بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مساجد کی آباد کاری

افادات

فقیہ عصر حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ترتیب:

محمد کریم سلطانی

ناشر:

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء، پیپلز کالونی فیصل آباد فون: 34-730833

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مساجد کی آباد کاری

افادات

فقیہ العصر حضرت خواجہ **مفتی محمد امین** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور
جامعہ تبلیغ الاسلام ریاض العلوم
مسجد خضراء پیپلز کالونی فیصل آباد
فون:730833-34
email:sultani@fsd.paknet.com.pk

نام کتاب	مساجد کی آبادکاری
افادات	فقیہ العصر حضرت خواجہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
ترتیب	محمد کریم سلطانی
اشاعت	اوّل ۲۰۰۰ء
کمپوزنگ	صبح نور کمپیوٹرز
ناشر	مکتبہ صبح نور
تعداد	۱۰۰۰
قیمت	

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	انتساب	۱۰
۲۔	ابتدائیہ	۱۱
۳۔	حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک	۱۴
۴۔	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعمیر مسجد میں خود حصہ لینا	۱۹
۵۔	جنت میں گھر	۲۶
۶۔	صدقہ جاریہ	۳۹
۷.	عِلْماً عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ.	۴۱
۸.	وَلَداً صَالِحاً تَرَكَهُ.	۴۲
۹.	مُصْحَفاً وَرَّثَهُ.	۴۳
۱۰.	مَسْجِداً بَنَاهُ.	۴۳
۱۱.	بَيْتاً لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ.	۴۴
۱۲.	نَهْراً أَجْرَاهُ.	۴۵
۱۳.	صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ.	۴۵
۱۴۔	تعمیر مسجد کے وقت کسی بزرگ سے سنگِ بنیاد رکھوانا	۴۷
۱۵.	فَتُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَاناً أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى.	۵۵
۱۶۔	مساجد کی تعمیر میں حسن و نفاست	۵۸
۱۷۔	مساجد طیب و طاہر	۶۴
۱۸۔	مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے وقت دعاء	۷۲

۱۹۔	مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں	۸۶
۲۰.	تحية المسجد	۸۹
۲۱.	احب البلاد	۹۱
۲۲.	اَبْغَضُ الْبِلَادِ.	۹۴
۲۳۔	مساجد کی آبادکاری سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے	۹۷
۲۴.	مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَداً مُسْلِماً.	۱۰۲
۲۵.	لَوْتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ.	۱۰۳
۲۶.	مَامِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيَعْمِدُ اِلَى الْمَسْجِدِ.	۱۰۴
۲۷۔	وصفِ ایمان سے متصف	۱۰۶
۲۸۔	حالتِ صلاۃ میں	۱۰۹
۲۹۔	صلاۃ میں	۱۱۱
۳۰۔	عزت ووقار سے	۱۱۴
۳۱۔	گناہوں کی مغفرت	۱۱۸
۳۲.	يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا.	۱۲۲
۳۳.	يَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ.	۱۲۳
۳۴.	اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ.	۱۲۵
۳۵.	كَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ.	۱۲۶
۳۶.	اِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.	۱۲۶
۳۷.	فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ.	۱۲۷
۳۸۔	گناہوں کا دھل جانا	۱۳۴
۳۹.	اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ .	۱۳۵

۴۰.	اِعْمَالُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْمَسَاجِدِ.	۱۳۶
۴۱.	وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ .	۱۳۷
۴۲.	يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلاً.	۱۳۸
۴۳.	اَتَانِیْ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ.	۱۴۴
۴۴.	فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ.	۱۴۵
۴۵.	فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ.	۱۴۶
۴۶.	فَعَلِمْتُ مَافِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ.	۱۴۶
۴۷.	فَتَجَلّٰى لِیْ كُلُّ شَیْءٍ فَعَرَفْتُ.	۱۴۷
۴۸.	اَلْكَفَّارَات.	۱۴۸
۴۹.	اَلْمَكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوَاتِ.	۱۴۸
۵۰.	اَلْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ.	۱۴۹
۵۱.	اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ.	۱۵۰
۵۲.	عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ.	۱۵۰
۵۳.	كَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ.	۱۵۱
۵۴۔	حسنات کی کثرت	۱۵۳
۵۵۔	ہر قدم پر دس نیکیاں	۱۶۳
۵۶.	كَتَبَ لَهٗ كَاتِبَاهُ اَوْ كَاتِبُهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ .	۱۶۵
۵۷.	اَلْقَاعِدُ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَالْقَانِتِ.	۱۶۵
۵۸.	يُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ.	۱۶۶
۵۹۔	حج اور عمرہ جتنا اجر و ثواب	۱۶۷

۶۰.	اَجْرُ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ.	۱۶۸
۶۱.	اَجْرُ الْمُعْتَمِرِ.	۱۷۲
۶۲.	کِتَاب" فِیْ عِلِّیِّیْنَ.	۱۷۴
۶۳۔	اللہ کی کفالت	۱۷۶
۶۴.	التَّقِیّ.	۱۷۷
۶۵.	تَکَفَّلَ اللّٰهُ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَةِ.	۱۷۹
۶۶.	وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ اِلٰی رِضْوَانِ اللّٰهِ اِلَى الْجَنَّةِ.	۱۸۰
۶۷۔	ضمانت الٰہیہ میں	۱۸۱
۶۸.	مَنْ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.	۱۸۴
۶۹.	مَنْ عَادَ مَرِیْضاً.	۱۸۴
۷۰.	مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ.	۱۸۵
۷۱.	مَنْ دَخَلَ عَلٰی اِمَامٍ یُعَزِّرُهٗ.	۱۸۷.
۷۲.	مَنْ جَلَسَ فِیْ بَیْتِهٖ لَمْ یَغْتَبْ اِنْسَاناً.	۱۸۷
۷۳۔	اللہ تعالٰی بطور مباہات فرشتوں سے ذکر کرتا ہے	۱۹۰
۷۴۔	حقیقی عزت والا	۱۹۵
۷۵۔	اللہ کی خوشنودی	۲۰۰
۷۶.	تَبَشْبَشَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِ کَمَا یَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ عَلَیْهِمْ.	۲۰۲
۷۷۔	نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر شفقت میں	۲۰۷
۷۸۔	ملائکہ مشغول دعاء	۲۱۵
۷۹.	کَانَ فِیْ صَلَاةٍ مَا کَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ.	۲۱۷

۸۰.	اَلْمَلاَئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی اَحَدِكُمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِہٖ.	۲۱۸
۸۱۔	اوتادالمساجد	۲۲۴
۸۲۔	اَلْمَلاَئِكَةُ جُلَسَاءُ هُمْ.	۲۲۷
۸۳.	اِنْ غَابُوْا يَفْتَقِدُوْهُمْ.	۲۲۹
۸۴.	وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ.	۲۳۰
۸۵.	اِنْ كَانُوْا فِیْ حَاجَةٍ اَعَانُوْهُمْ.	۲۳۵
۸۶.	اَخٌ" مُسْتَفَادٌ".	۲۳۶
۸۷.	كَلِمَةٌ" مُحْكَمَةٌ".	۲۳۶
۸۸.	رَحْمَةٌ" مُنْتَظِرَةٌ".	۲۳۷
۸۹۔	آگ سے آزادی	۲۳۸
۹۰۔	قیامت کونورتام	۲۴۲
۹۱۔	ظلِ الٰہی میں	۲۵۲
۹۲۔	ظلِ الٰہی	۲۵۴
۹۳.	اَلاِمَامُ الْعَادِلُ.	۲۵۶
۹۴.	شَابٌ" نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ.	۲۵۸
۹۵.	رَجُلٌ" قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ" بِالْمَسَاجِدِ.	۲۵۹
۹۶.	رَجُلاَنِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ.	۲۶۱
۹۷.	رَجُلٌ" دَعَتْهُ اِمْرَاَةٌ" ذَاتَ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ.	۲۶۳
۹۸.	رَجُلٌ" تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا.	۲۶۴
۹۹.	رَجُلٌ" ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِياً فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.	۲۶۵

۱۰۰۔	ضیافت الٰہیہ	۲۶۶
۱۰۱۔	اللہ سے ملاقات نور کی معیت میں	۲۶۹
۱۰۲۔	ایک عظیم بشارت۔	۲۷۲
۱۰۳۔	مسجد حرام میں ایک صلاۃ ایک لاکھ صلاۃ سے افضل	۲۷۳
۱۰۴۔	مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کے برابر	۲۷۷
۱۰۵.	فَاِنَّ صَلاۃً فِیْہِ کَاَلْفِ صَلاۃٍ.	۲۷۹
۱۰۶۔	مسجد نبوی میں ایک صلاۃ دس لاکھ صلاۃ سے بہتر	۲۸۰
۱۰۷۔	تین مبارک مساجد کی طرف سفر	۲۸۵
۱۰۸۔	طلبِ علم کیلئے سفر۔	۲۸۷
۱۰۹۔	سفرِ ہجرت	۲۹۰
۱۱۰۔	سفر جہاد	۲۹۳
۱۱۱۔	قبور کی زیارت کیلئے سفر	۲۹۶
۱۱۲۔	تبلیغ دین کیلئے سفر	۲۹۹
۱۱۳۔	ایک اور مفہوم	۳۰۲
۱۱۴۔	مسجد قباء میں صلاۃ ادا کرنے کا اجر	۳۰۲
۱۱۵۔	حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عمل مبارک	۳۰۵
۱۱۶۔	باجماعت صلاۃ الفجر اور صلاۃ العصر کی اہمیت	۳۱۱
۱۱۷۔	باجماعت صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء کی اہمیت	۳۱۵
۱۱۸۔	مسجد میں عشاء کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے نصف رات عبادت کا ثواب اور فجر کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے پوری رات عبادت کا ثواب ملتا ہے۔	۳۲۰

۱۱۹۔	مسجد میں ایک باجماعت صلاۃ تنہا پچیس صلوات (نمازیں) ادا کرنے سے بہتر ہے۔	۳۴۴
۱۲۰۔	مساجد میں خرید وفروخت کی ممانعت	۳۴۷
۱۲۱۔	مساجد میں غلاظت پھینکنا منع ہے	۳۴۸
۱۲۲۔	بدبودار چیز کھا کر مساجد آنا منع ہے	۳۴۵
۱۲۳۔	مساجد میں الحاد- گناہ کبیرہ	۳۵۰
۱۲۴۔	اِلْحَاد" فِی الْمَسْجِد.	۳۵۲
۱۲۵۔	بے ادب کسی مسجد میں امامت کے لائق نہیں	۳۵۷
۱۲۶۔	روئے زمین مسجد وطھور	۳۶۲
۱۲۷۔	مَبَارِکِ الْاِبِل اور مَرَابِضِ الْغَنَمِ میں صلاۃ ادا کرنا	۳۶۶
۱۲۸۔	مراجع ومصادر	۳۷۱

☆☆☆

انتساب

دربارعالیہ، گلہار شریف - کوٹلی - آزاد کشمیر کی مسجد

جامع مسجد الفردوس

کے نام

جس کے پہلو میں قدوۃ الاولیاء حضرت

خواجہ محمد فتح اللہ صدیقی شطاری

رحمۃ اللہ علیہ

کا مزارِ پرانوار

تشنگان بادۂ وحدت

کو آج بھی جام عرفاں پلا رہا ہے۔

امیدوارِ نظرِ کرم

محمد کریم سلطانی

یوم البدر: ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

بمطابق 14 دسمبر 2000ء

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَم

ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَم

سیدی وابی فقیہ العصر حضور مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتھم وفیوضاتھم کی زندگی خدمت اسلام کیلئے وقف ہے۔ آپ کی حیات مستعار کے روز وشب ترویج واشاعتِ دین میں گزر رہے ہیں۔ ارادتمند چند گھڑیاں آپ کے پاس بیٹھتے ہیں تو دین کا درد لے کر اٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے آپ کا سایہ صحت وعافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے۔

مساجد کی آبادکاری آپ کی زیر ترتیب کتاب ''احیاء السنۃ'' کا ایک باب ہے اور اھل اسلام کی خدمت میں پیش ہے۔ یاد رہے اس کتاب میں درج شدہ احادیث مبارکہ سنداً بھی صحیح ہیں۔

اس کتاب میں جو خوبی وکمال ہے وہ حضور سیدی وابی مدظلہ العالی کی وجہ سے ہے اور اس میں جو نقص وکجی ہے وہ میری کم علمی کی وجہ سے اور میری

ترتیب میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور ہمارے لیئے وجہ نجات بنائے اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات گرامی اور تعلیمات مبارکہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ - فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیِّی فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِماً وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْجَمِیْلِ وَالطَّرْفِ الْکَحِیْلِ وَالْخَدِّ الْاَسِیْلِ وَعَلٰی آلِہٖ بُدُوْرِ الدُّجٰی وَصَحْبِہٖ شُمُوْسِ الْھُدٰی وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ.

راقم الحروف:۔محمد کریم سلطانی

خادم جامعہ ریاض العلوم۔مسجد خضراء

جامعہ تبلیغ الاسلام، فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

اَمَّابَعْدُ :-

مساجد، بیوت اللہ ہیں۔ دین اسلام کا شعار ہیں۔ اھل اسلام کی اجتماعی عبادت کا مقام ہے۔ اللہ ذوالجلال کے حضور سر بندگی جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کہہ کر اپنے ایمان کو قوت وجلا بخشنے کی جگہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے گھر میں ذکر وفکر کا اپنا مقام ہے۔ اھل ایمان شروع دن سے مساجد سے الفت و پیار کرتے ہیں۔ اللہ کے گھر کو اپنے گھروں پر فوقیت دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مساجد سے دلی لگاؤ کی توفیق مرحمت فرمائے، اپنے ارشادت پر عمل کی سعادت عطا فرمائے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنن مبارکہ پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبَرَکَۃِ مَنِ اتَّخَذْتَہٗ حَبِیْباً فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ وَجَعَلْتَہٗ رَحْمَۃً لِلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

حضور رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کا حکم مبارک

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تعمیر مساجد کا حکم دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حکم ماننا اللہ کا حکم ماننا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ کی اطاعت کرو۔

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ.

اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کرلی۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

مَاأَمَرْتُکُمْ بِہٖ فَخُذُوْہُ وَمَانَھَیْتُکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا۔

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱)	جلد۱	صفحہ۲۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱)	جلد۱	صفحہ۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۵۵)	جلد۱	صفحہ۱۸۳
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۸۵۰)		جلد۲	صفحہ۵۳۰
قال الالبانی:	حدیث حسن صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۳۹۲)	جلد۹	صفحہ۳۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۲۰۴)	جلد۹	صفحہ۴۲۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۲۹)	جلد۱	صفحہ۳۲۹
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۰۳۷۲)	جلد۱۱	صفحہ۲۲۰
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۱۲۵)	جلد۲	صفحہ۴۷۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں اسے کر گزرو اور جس چیز سے میں تمہیں منع کروں اس سے رک جاؤ۔

-☆-

مساجد کی تعمیر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک ہے اور اس حکم پر عمل کرنا عین سعادت اور ذریعہ نجات ہے۔ جب مسجد کی تعمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے تو یقیناً یہ اللہ کا حکم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنے والا خائب وخاسر نہیں ہوا کرتا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵

قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۴
قال الترمذی:	وھذا اصح من الحدیث الاول		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۸۹۱)	جلد ۱۲	صفحہ ۱۴۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۶۰)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۴۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۷

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ گھروں میں مساجد تعمیر کی جائیں اور انہیں پاک وصاف رکھا جائے۔

-☆-

جہاں بھی چند گھر ہوں وہاں مسجد تعمیر کرنا ضروری ہے تا کہ ان

گھروں کے باسی اجتماعی طور پر عبادت الٰہیہ کا لطف لے سکیں اور پانچوں وقت مسجد سے اللہ اکبر اللہ اکبر کی دلنواز صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ یہ آذان کی آواز جہاں جہاں بھی جاتی ہے باعثِ برکت و رحمت ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی کریمی سے ہر اہل ایمان کے گھر کو مصدرِ خیرات و برکات بنائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تعمیر مسجد میں خود حصہ لینا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ فَنَزَلَ اَعْلَی الْمَدِیْنَةِ فِیْ حَیِّ یُقَالُ لَهُمْ بَنُوعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ النَّبِیُّ فِیْهِمْ اَرْبَعَ عَشَرَةَ لَیْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی بَنِی النَّجَّارِ فَجَاءُ وا مُتَقَلِّدِی السُّیُوْفِ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْبَکْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلاءُ بَنِی النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰی اَلْقٰی بِفِنَاءِ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَکَانَ یُحِبُّ ان یُصَلِّیَ حَیْثُ اَدْرَکَتْهُ الصَّلاةُ وَیُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَنَّهٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَلاءٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ فَقَالَ

یَابَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ

قَالُوْا! لاوَاللّٰهِ لانَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلاّ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

فَقَالَ اَنَس" وَکَانَ فِیْهِ مَااَقُوْلُ لَکُمْ قُبُوْرُالْمُشْرِکِیْنَ وَفِیْهِ

خَرِب" وفِيْهِ نَخل" فَامَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ

اَللّٰهُمَّ لَاخَيْرَ اِلَّاخَيْرُ الْآخِرَة

فَاغْفِرِالْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۱۴۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۱۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۷۸۸۹)	جلد ۹	صفحہ ۶۷
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
فتح الباری		جلد ۱	صفحہ ۵۲۴
اتحاف السادہ المتقین		جلد ۶	صفحہ ۴۸۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۳۲۸)	جلد ۶	صفحہ ۹۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۴۲)	جلدا	صفحہ ۴۰۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث اصحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۱)	جلدا	صفحہ ۲۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۷۶۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۶۶
قال البغوی:	ھذا احدیث متفق علی صحتہ		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۳)	جلدا	صفحہ ۱۸۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۳)	جلدا	صفحہ ۱۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۹۱)	جلدا	صفحہ ۴۳۵

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مدینہ منورہ نزول اجلال فرمایا تو پہلے عوالی مدینہ میں بنوعمرو بن عوف قبیلہ میں تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں چودہ (۱۴) دن قیام فرمایا پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنونجار کو پیغام بھجوایا تو وہ اپنی تلواریں حمائل کیے ہوئے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی سواری پر جلوہ افروز ہیں اور حضور کے پیچھے حضرت ابوبکر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بنونجار کے خوش قسمت صحابہ نے حضور کو اپنے جھرمٹ میں لیا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سامان مبارک حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے صحن میں رکھوا دیا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پہلے) جہاں صلاۃ کا وقت ہوتا وہیں صلاۃ ادا فرما لیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکریوں کے باڑوں میں بھی صلاۃ ادا فرما لیا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد شریف بنانے کا حکم صادر فرمایا تو (مسجد کی جگہ کے حصول کیلئے) بنونجار کو بلا بھیجا اور فرمایا

اے بنونجار! اپنے اس قطعہ زمین کی مجھ سے قیمت لے لو

انہوں نے عرض کی

اللہ کی قسم! ہم اسکی قیمت اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اس قطعہ زمین میں وہ تھا جو میں تمہیں کہتا ہوں اس میں مشرکین کی کچھ قبریں تھیں اور اس میں خرب تھے اور اس میں کھجور کے درخت تھے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا

مشرکین کی قبروں کے بارے میں تو انہیں اکھیڑ دیا گیا۔

خرب کے بارے میں حکم دیا تو انہیں برابر کر دیا گیا۔

کھجور کے درختوں کے بارے میں تو انہیں کاٹ دیا گیا پھر کھجور کے کٹے ہوئے درختوں کو مسجد کے قبلہ کی جانب لائن میں رکھ دیا گیا۔

اور اس کے دونوں بازوؤں پر (جہاں چوکھٹ کی لکڑیاں رہتی ہیں) پتھر رکھ دیے گئے۔ صحابہ کرام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ فرماتے جاتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ لَاخَیْرَ اِلَّاخَیْرُ الْآخِرَۃ

فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃ

اے اللہ! حقیقی بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے۔

اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

-☆-

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ

کَانَ مَوْضِعُ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِبَنِی النَّجَّارِ وَکَانَ فِیْہِ نَخْلٌ وَمَقَابِرُ لِلْمُشْرِکِیْنَ، فَقَالَ لَھُمْ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : ثَامِنُوْنِيْ بِهٖ قَالُوا: لَانَأْخُذُلَهُ ثَمَناً اَبَداً قَالَ : فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَبْنِيْهِ وَهُمْ يُنَاوِلُوْنَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

اَلَا اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَة

فَاغْفِرِالْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَه

قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۴۲)	جلدا	صفحہ۲۴۰
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۱)	جلدا	صفحہ۲۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۹۱)	جلدا	صفحہ۴۳۵

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد (مسجد نبوی) کی جگہ

بنونجار کی ملکیت تھی جس میں کچھ کھجور کے درخت اور مشرکین کی چند قبریں تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بنونجار سے فرمایا

اس خطہ زمین کو میرے ہاتھ بیچ دو

انہوں نے عرض کی

یارسول اللہ! (ہم یہ قطعہ زمین آپ کو دیتے ہیں لیکن) اس کی قیمت کبھی بھی نہیں لیں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (اس جگہ) مسجد بنارہے تھے اور صحابہ کرام حضور کو اینٹیں وغیرہ پکڑا رہے تھے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمارہے تھے۔

اَلا اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْآخِرَۃ

فَاغْفِرِالْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَہ

سن لیجئے! حقیقی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے

اے اللہ! انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اس مسجد (مسجد نبوی) کی تعمیر سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جہاں صلاۃ کا وقت ہوتا وہیں صلاۃ (نماز) ادا فرمالیتے تھے۔

جنت میں گھر

قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِداً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۹۳۲)	جلد ۶	صفحہ ۲۷۶
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
مجمع البحرین	رقم الحدیث (۵۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۷ عن اسماء بن یزید
قال محمد حسن محمد:	حسن		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۶۸)	جلد ۲۴	صفحہ ۱۸۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۷۸۴)	جلد ۱۸	صفحہ ۶۰۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۸۴۵۴)	جلد ۹	صفحہ ۲۰۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۰
قال محمد احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمار ہے تھے جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

مسجدیں اسلام کی عظمت کا نشان ہیں اور سلطنت اسلامیہ کی پہچان ہیں۔ اسلام کے اہم رکن صلاۃ کی ادائیگی کی جگہ ہیں اس لیئے اللہ تعالیٰ نے ان کی تعمیر کی ترغیب دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر جس شان سے بھی کیا جائے جس اہتمام سے کیا جائے اللہ وحدہٗ لاشریک اس سے بہتر شان سے اس ذکر کرنے والے کا ذکر کرتا ہے۔ ذکر الٰہی کی متعدد صورتیں ہیں اس کی ہر صورت اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے پر اپنی رحمتیں فرماتا ہے۔

مساجد کی تعمیر بھی اللہ کی یاد کا ایک طریقہ ہے۔ یہ اللہ کا گھر تعمیر ہوا

اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اس سے بہتر اس مسجد بنانے والے کا ذکر کرتا ہے اس بندہ نے تو اس عالم ناپائیدار میں اس عارضی جہاں میں اللہ کا گھر (مسجد) کو بنایا تو جواباً اللہ تعالیٰ باقی اور دائمی جہاں میں اس کیلئے گھر بناتا ہے۔

مسجد بنانے کی غرض وغایت ذکر الٰہی ہوتی ہے کہ ایک بندہ مومن ایک پاک وصاف جگہ میں دل جمعی کے ساتھ اللہ کو یاد کر سکے صلاۃ باجماعت ادا کر سکے اور زندگی کی چند سانسیں علیم وخبیر کے گھر میں گزار سکے۔

ایک اور حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ بَنٰى مَسْجِداً يُذْكَرُ فِيْهِ اسْمُ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۵)	جلدا	صفحہ۳۹۹
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۷)	جلدا	صفحہ۲۲۹
قال المحقق:	صحیح		

موارد الظمان	رقم الحدیث (۳۰۰)		صفحہ ۹۷
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۵۷۱)	جلد ۹	صفحہ ۲۹۰
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۳۱۰
سنن النسائی (عن عمرو بن عبسۃ) / رقم الحدیث (۶۸۴)		جلد ۲	صفحہ ۳۴

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عمر بن الخطاب امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرمارہے تھے: جس نے مسجد بنائی کہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

تعمیر مسجد کا مدعا ہی یہ ہے کہ اس میں ذکر الٰہی ہو۔ خالق و مالک کو یاد کیا جاسکے۔ تعمیر مسجد میں اسی چیز کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ہاں جس مسجد کی تعمیر کی غرض ذکر الٰہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے اس میں روک دیا جائے ہو تو ایسی جگہ صورۃً تو مسجد ہی ہے لیکن حقیقۃً مسجد کی برکات سے خالی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد کو جو مساجد میں ذکر الٰہی سے منع کرتے ہیں اور اللہ کی عبادت میں رکاوٹ بنتے ہیں انہیں ظالم ترین کہا ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ

ی فِیْ خَرَابِهَا.

اور اس ادمی سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا کہ جو اللہ کی مساجد میں ذکر الٰہی سے منع کرتا ہے اوران مساجد کو بے آباد کرنے کی سعی میں مصروف ہو۔

یقیناً وہ آدمی بڑا بدنصیب ہے جو مساجد میں ذکر الٰہی کرنے سے روکتا ہے اور مساجد کی آبادکاری میں رکاوٹ بنتا ہے اور یقیناً وہ آدمی بڑا خوش نصیب ہے جو مساجد کو آباد کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے اور مساجد آباد کرنے کی مقدور بھر سعی کرتا ہے۔ اگر رکاوٹ ڈالنے والا ظالم ترین آدمی ہے تو لامحالہ اس کو آباد کرنے والا اس کی رونقیں دوبالا کرنے والا یقیناً خوش قسمت ترین شخص ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِداً قَدْرَ مَفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتاً فِیْ الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۴۲۹۱)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۳
المصنف لابن ابی شیبہ	جلد ۱	صفحہ ۳۱۰
مجمع الزوائد	جلد ۲	صفحہ ۱۰

قال: رواہ البزار والطبرانی فی الصغیر ورجالہ ثقات

صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (۱۶۱۰)　جلد۴　صفحہ۴۹۰

قال الارنووط: اسنادہ صحیح

صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (۱۶۱۱)　جلد۴　صفحہ۴۹۱

قال المحقق: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس شخص نے اللہ کی رضا کیلئے مسجد بنائی اگر چہ قطا کے گھونسلہ کے برابر ہو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کسی کام میں قلت وکثرت نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر میں اخلاص وللہیت ہوتا ہے ایک آدمی خلوص دل سے اللہ کا گھر بناتا ہے مسجد تعمیر کرتا ہے اگر چہ وہ مسجد حجم کے اعتبار سے کتنی ہی مختصر کیوں نہ ہو کریم ورحیم اللہ اسے ضرور اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز کرتا ہے اور اسے اپنی رحمتوں سے مالا مال کرتا ہے۔

اس حدیث پاک میں پرندہ کے گھونسلہ کے برابر مسجد بنانے کا ذکر

ہے تو شارحینِ حدیث پاک نے اس کی دو توجیہیں کی ہیں:

ا۔ اس سے مقصود مبالغہ ہے کیونکہ گھونسلہ کے برابر مسجد ہوتی ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے اگر چہ تو مختصر ترین مسجد بنائے اس بات کا غم نہ کھا کہ تو محروم رکھا جائے گا بلکہ یقین رکھ کہ تیرے لیئے بھی جنت میں گھر تعمیر کر دیا جائے گا۔ اگر وسیع و عریض مسجد بنانے والے کیلئے جنت میں محل تیار ہے تو مختصر اور چھوٹے رقبے پر تعمیر کرنے والے کیلئے بھی محل تیار ہے۔

۲۔ گھونسلہ کے برابر کہہ کر ان افراد کو بھی جنت میں گھر کی نوید سنائی گئی ہے جو پوری مسجد تعمیر نہیں کر سکتے بلکہ چند افراد مل کر ایک مسجد تعمیر کرتے ہیں اگر کوئی خلوص سے ایک اینٹ بھی تعمیر مسجد میں صرف کرے گا وہ بھی اللہ کی جناب سے امیدوار رہے کہ اسے بھی جنت میں گھر ملے گا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَنٰى مَسْجِداً لِلّٰهِ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ اَوْ اَصْغَرَ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۴۲۹۳) جلد ۲ صفحہ ۶۱۴

المعجم الاوسط للطبرانی	رقم الحدیث (۱۸۷۸)	جلد۲	صفحہ ۵۱۱
المعجم الاوسط للطبرانی	رقم الحدیث (۲۲۳۶)	جلد۳	صفحہ ۱۱۵
المطالب العالیۃ ابن حجر عسقلانی / رقم الحدیث (۳۵۲)		جلد۱	صفحہ ۹۹
موارہ الظمآن	رقم الحدیث (۳۰۱)		صفحہ ۹۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۸)	جلد۱	صفحہ ۴۰۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۵)	جلد۱	صفحہ ۲۲۹
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ کیلئے قطا پرندے کے گھونسلے کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

اس حدیث پاک میں ہے جو گھونسلہ یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بناتا ہے اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

اس سے بھی یہی مقصود ہے کہ جو بندہ پوری مسجد تعمیر نہیں کر سکتا بلکہ اس کے پاس اتنے وسائل ہی نہیں کہ وہ مسجد تعمیر کر سکے لیکن اس کے دل میں

تڑپ اور امنگ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے اس کیلئے خزانوں کے منہ کھول دے تو وہ ضرور اس کا گھر تعمیر کرے گا لیکن فی الوقت اسے کھانے کیلئے روٹی بھی میسر نہیں اپنی اولاد کیلئے چند نوالوں کا رزق تلاش کرنا اس کیلئے ایک مسئلہ ہے تو ایسا شخص اگر کسی جگہ تعمیر ہونے والی مسجد میں بالکل معمولی رقم دیتا ہے تو وہ بھی یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کیلئے بھی جنت میں گھر بنائے گا۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی اس حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ کچھ اس اضافہ کے ساتھ بھی ہیں۔ ملاحظہ ہو:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ حَفَرَ بِئْرَمَاءٍ لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدُ حَرِيٍّ مِنْ جِنٍّ وَلاَ اِنْسٍ وَلاَ طَائِرٍ اِلاّ جَازَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ بَنٰى مَسْجِداً كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ اَوْ اَصْغَرَ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِيْ الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۸)	جلد۱	صفحہ۲۰۰
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۹)	جلد۱	صفحہ۲۲۹
قال الالبانی:	صحیح		

صحیح ابن خزیمۃ رقم الحدیث (۱۲۹۲) جلد۲ صفحہ۲۶۹

قال المحقق: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس نے پانی کا کنواں کھدوایا تو اس سے جن وانس اور پرندہ کے کسی گرم جگر نے پانی پیا (پیاسے نے پیاس بجھائی) تو اللہ اسے قیامت کے دن اجر عطا فرمائے گا۔

جس نے مسجد بنائی قطاہ کے گھونسلے جتنی یا اس سے بھی چھوٹی اللہ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنٰى مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَنْ بَنٰى مَسْجِداً يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِى الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۲۸۹)	جلد۲	صفحہ ۶۱۳
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۹۳۱)	جلد۶	صفحہ ۲۷۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۵۰)	جلد۱	صفحہ ۱۵۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۳۳)	جلد۲	صفحہ ۱۶
سنن الترمذی مختصراً	رقم الحدیث (۳۱۸)	جلد۲	صفحہ ۱۳۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۶)	جلد۱	صفحہ ۳۹۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۸)	جلد۱	صفحہ ۲۲۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۴)	جلد۱	صفحہ ۳۵۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

آپ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مبارک کو وسعت دیکر از سر نو تعمیر کیا تو جب لوگوں نے طرح طرح کی باتیں کیں تو آپ نے فرمایا

تم نے کچھ زیادہ ہی باتیں کر لی ہیں میں نے سنا حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

جس نے کوئی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

ان احادیث مبارکہ میں تعمیر مسجد میں اجر وثواب کے ذکر کے ساتھ ''للہ'' کا لفظ آیا ہے اور بعض جگہ'' یُبْتَغٰی بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ '' کے الفاظ مبارکہ آئے ہیں تو اس کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ تعمیر وبنائے مسجد میں غرض وغایت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہو ظاہری نام ونمود اور ریاکاری کا دخل نہ ہو۔

ہاں وہی کام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوا کرتا ہے جس کے کرنے والے کی نیت خالص ہو اور جو نیک کام کیا جائے اور اس کے کرنے والا حسن نیت کی دولت سے مالا مال ہو تو وہ کام یقیناً آخرت میں ثمر آور ہوا کرتا ہے اور اسکے کرنے کے خالق ومالک راضی ہوتا ہے۔

خلوص وللٰہیت سے کیے گئے کام میں برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے اخلاص کو ضائع نہیں کرتا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی سنیئے

مَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَابَ نِیَّۃٍ حَسَنَۃٍ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَبْعِیْنَ

بَاباً مِنَ التَّوْفِيْقِ وَمَنْ فَتَحَ عَلٰى نَفْسِهٖ بَابَ نِيَّةٍ سَيِّئَةٍ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَبْعِيْنَ بَاباً مِنَ الْخَذْلَانِ مِنْ حَيْثُ لَايَشْعُرُ.

-الطبقات الکبریٰ للشعرانی:۱/۸۶-

جس خوش نصیب نے اپنی ذات پر نیت حسنہ کا دروازہ کھول دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دے گا اور جس نے اپنی ذات پر نیتِ سیءہ کا دروازہ کھول دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر ذلت ورسوائی کے ستر دروازے وہاں سے کھولے گا جہاں اس کو شعور تک نہ ہوگا۔

سلطان الاولیاء اکاملین عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے کس خلوص وللّٰہیت سے مساجد سے محبت کی اور انکی تعمیر وبناء میں دلچسپی لی کہ اج انکی اولاد امجاد کثرھم اللہ پر اللہ تعالیٰ نے توفیق کے یوں دروازے کھول دیے کہ آزاد کشمیر کا علاقہ خوبصورت اور آباد مساجد سے جگمگا اٹھا۔

بات کشمیر تک نہ رہی بلکہ توفیق الٰہی سے پاکستان کے کئی شہروں میں مساجد تعمیر ہوئیں بلکہ دیار غیر میں اللہ کے گھروں کی تعمیر وبناء جاری وساری ہے۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااللّٰہُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الشُّکْرُ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

صدقه جاریه

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمؤمِنَ عَمَلِہٖ وَحَسَنَاتِہٖ بَعْدَ مَوْتِہٖ عِلْماً عَلَّمَہٗ وَنَشَرَہٗ اَوْوَلَداً صَالِحاً تَرَکَہٗ اَوْ مُصْحَفاً وَرِثَہٗ اَوْمَسْجِداً بَنَاہُ اَوْ بَیْتاً لِاِبْنِ السَّبِیْلِ بَنَاہُ اَوْنَھْراً اَجْرَاہُ اَوْ صَدَقَۃً اَخْرَجَھَا مِنْ مَالِہٖ فِیْ صِحَتِہٖ وَحَیَاتِہٖ تَلْحَقُہٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِہٖ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۶
قال محمود محمد محمود:	حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۹۷
قال الالبانی:	حسن		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۲۴۹۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۱
قال المحقق:	اسنادہ حسن		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا

جن اعمال اور جن حسنات (نیکیوں) کا ثواب مومن کو اس کے مرنے کے بعد پہنچتا ہے ان میں سے

۱۔ علم جس کی اس نے کسی اور کو تعلیم دی اور اسے پھیلایا۔

۲۔ نیک اولاد کو چھوڑا۔

۳۔ قرآن کریم جس کا اس نے کسی کو وارث بنایا۔

۴۔ مسجد جو اس نے تعمیر کی۔

۵۔ مسافروں کیلئے کوئی رہائش گاہ تعمیر کی۔

۶۔ نہر جاری کی یا

۷۔ صدقہ جسے اس نے اپنی زندگی میں زمانہ صحت میں اپنے مال سے نکال دیا۔

ان تمام اعمال کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہے گا۔

-☆-

مومن کچھ نیک کام اس لیئے سرانجام دیتا ہے کہ انکا اجروثواب

مومن کے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔اس حدیث پاک میں چند کا ذکر کیا گیا ہے۔

عِلْماً عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ:

علم انسانیت کی بزرگی اور شرف ہے یہ علم ہی مومن کی متاع عزیز ہے ۔اسی علم کی بدولت انسان کو برتری نصیب ہوئی ہے۔علم سے آراستہ افراد کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وہ علماء جن کا علم صرف انکی ذات تک ہے اس سے وہ خود آراستہ ہوئے اور تہذیب واخلاق کی دولت نصیب ہوئی لیکن اپنے کچھ مشاغل کے باعث وہ علم دوسروں تک منتقل نہ کر سکے۔

۲۔ وہ علماء جو علم سے آراستہ ہونے کے ساتھ اس علم کی دولت کو بانٹتے بھی ہیں۔صبح وشام قال اللہ اور قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دیتے ہیں طلباء ان سے اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں ایسے خوش نصیب افراد جب دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو فیض یافتگان کی ایک کثیر تعداد چھوڑ جاتے ہیں ۔ان علماء کے مرنے کے بعد اگر ان کے شاگردوں میں سے کوئی اس علم پر عمل کرتا ہے یا اس کو مزید آگے بانٹتا ہے تو اس کا فائدہ اور اجر اس عالم کو اس کی قبر میں بھی پہنچتا ہے۔ان کا دیا ہوا علم جیسے جیسے پھیلتا ہے اللہ

تعالیٰ قبر میں ان کے ویسے درجات بلند کرتا جاتا ہے۔

کچھ علماء تصنیف وتالیف کی طرف مائل ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد اپنی ایک کتاب یا چند کتابیں بطور یادگار چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ ملت اسلامیہ جیسے جیسے ان کی تصانیف سے ان تالیفات سے مستفیض ہوتی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ویسے ہی ان کے قبر میں درجات بلند کرتا جاتا ہے۔

وَلَداً صَالِحاً تَرَکَہٗ:

نیک اولاد اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عطیہ ہے یہ وہ انعام ہے کہ جسے یہ نصیب ہوا گروہ اس کا شکر ادا کرنا چاہے تو شاید نہ کر سکے۔ مومن کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اس کی نیک اولاد اس کے بڑے کام آتی ہے۔ اولاد جو بھی نیکی کرتی جائے گی باپ کو قبر میں اس کا فائدہ پہنچتا جائے گا۔

اولاد اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود ہو تو ماں باپ کی قبر منور ہو جاتی ہے۔

اولاد علم کی خیرات بانٹے یا صدقہ وخیرات کرے کسی راہ چلتے کو راہ بتائے یا کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آئے غرباء ومساکین کی خدمت کرے یا مہمان نوازی اور سخاوت کو اپنا شعار بنائے ان تمام صورتوں میں نیک اولاد کا اجر اس کے ماں باپ کو قبر میں ملتا ہے اور ان کے درجات بلند ہوتے جاتے ہیں۔

مُصْحَفاً وَرَّثَہٗ:

اولاد کو وراثۃً قرآن مل گیا اب اولاد اس قرآن کریم کی تلاوت کرتی ہے اپنے باطن کو اس سے منور کرتی ہے تو اس کا اجر وثواب اس کے وارث بنانے والے کو اس کی قبر میں ملتا رہتا ہے۔

مَسْجِداً بَنَاہٗ:

ایک مسلم نے مسجد بنائی اور وہ اس دنیا سے رخصت ہو گیا اب اس مسجد کی وجہ سے اسے مسلسل ثواب پہنچتا رہے گا۔

مسجد کے میناروں سے پانچ وقت اذان کی آواز سے اس کی قبر پر رحمتوں کا نزول ہوگا کیونکہ اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے اور نیک روحیں مسجد کی طرف متوجہ ہوتی ہیں تو اس کا اجر اس صورت میں بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی قبر سے عذاب دور کر دیا جائے اور جنت کے منتظم فرشتے مقرر کر دیئے جائیں۔

مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کی جاتی ہے اس کا ثواب اس بنانے والے کو بھی مسلسل ملتا رہے گا پھر جماعت جتنی بڑی ہوگی اجر وثواب بھی اتنا زیادہ ہوگا۔ مسجد میں قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی ہے بچے اپنے سینے قرآن کریم سے معطر کرتے ہیں تو یقیناً اس بنانے والے کو بھی اللہ تعالیٰ معطر کرے

گا اور قرآن کریم کی برکات سے اسے معمور کرے گا۔

مسجد میں وعظ و نصیحت کی جاتی ہے دین کا درس دیا جاتا ہے نا معلوم کتنے لوگ اس وعظ و نصیحت سے متاثر ہوتے ہیں تو ان سب کا اجر و ثواب اس مسجد بنانے والے کو بھی ملتا رہے گا۔

بعض مساجد میں صلاۃ الجمعۃ ادا کی جاتی ہے صلاۃ الجمعۃ میں اہل ایمان کی کثیر تعداد شرکت کرتی ہے اور سب ایک امام کے پیچھے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں تو اس کا اجر و ثواب بھی اس بنانے والے کو ملتا رہے گا۔

مسجد میں یہ نیکیاں دن دو دن کی بات نہیں بلکہ جب تک مسجد ہے اور اس میں اللہ کی بندگی کرنے والے آتے رہتے ہیں اس وقت تک اس بنانے والے کے درجات بلند و برتر ہوتے رہیں گے۔

بَيْتاً لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ:

مسافروں کیلئے ایک گھر بنایا کہ جس میں سفر سے تھکے ماندے مسافر چند گھڑیاں آرام کرلیں۔ اس کا اجر و ثواب بھی اس بنانے والے کو ملتا رہے گا۔ یہ مسافر خانہ جب تک رہے گا اور مسافر اس میں آرام کرتے رہیں گے اس بنانے والے کی قبر کو راحت و آرام سے بھر دیا جائیگا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بنانے والے نے اسے بنایا اور اس سے مسافروں سے سفر کی کلفت میں کمی

آئی ان کی تھکاوٹ دور اور ان کی پریشانی کا ازالہ ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے عالم برزخ کے سفر کو آسان کر دے اس کی پریشانیاں ختم کر دے اور اس کی قبر کو جنت کا باغ بنا کر اسے راحت و آرام سے ہمکنار کر دے۔

نَهْراً اَجْرَاهُ:

کوئی نہر کھدوا کر جاری کر دی۔ نہر جاری ہو تو اس کا پانی جہاں جہاں جائے گا وہاں زندگی کے آثار ہونگے۔ سبزہ ہو گا۔ چرند و پرند اس سے مستفیض ہونگے انسان خود پیاس بجھائے گا اپنے کھیتوں کو سیراب کرے گا اور اپنے جانوروں کو پلائے گا۔

الغرض اس نہر سے جو بھی فائدہ حاصل کرے چاہے وہ جانور ہی کیوں نہ ہو اس کا اجر و ثواب اس نہر جاری کرنے والے کو ہو گا اور اگر وہ اس دنیا سے چلا جائے تو جیسے جیسے اللہ کی مخلوق اس نہر سے فائدہ حاصل کرتی رہے گی ویسے ہی اس کے قبر میں درجات بلند ہوتے رہیں گے۔

صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ:

زندگی میں اور حالت صحت میں نکالے جانے والے صدقے کا اجر و ثواب بھی مومن کو اس کی قبر میں پہنچتا رہتا ہے۔ صحت اور حیات کی شرط

اس لیئے لگائی گئی کہ اگر کوئی زندگی کے آخری سانسوں میں بیماری کی حالت میں یعنی مرض الموت میں کہے کہ میرا یہ مال صدقہ ہے یہ مال صدقہ ہے تو اس کی بات نہ مانی جائے گی کیونکہ اب یہ مال اس کا نہیں رہا بلکہ اسکے ورثاء کا ہو گیا ہے۔

تعمیر مسجد کے وقت کسی بزرگ سے سنگِ بنیاد رکھوانا

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْسَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ تَعَالَ فَخُطَّ لِیْ مَسْجِداً فِیْ دَارِیْ اُصَلِّی فِيْهِ وَذٰلِکَ بَعْدَمَا عَمِیَ فَجَاءَ فَفَعَلَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٦١٨)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ جب انکی بینائی بالکل ختم ہوگئی اور وہ

نابینا ہو گئے تو انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک آدمی کے ذریعے عرض پیش کی

حضور! تشریف لائیے میرے گھر میں مسجد کی جگہ کی نشان دہی فرما دیجئے کہ میں اس میں صلاۃ ادا کیا کروں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے گھر تشریف لے گئے تو حضور نے ان کی خواہش کے مطابق جگہ کی نشان دہی فرما دی۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنھم کس درجہ فیروز بخت تھے کہ وہ اپنی ہر خواہش حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دیا کرتے تھے اور کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام ہی کرم فرمانا ہے اس لیئے وہ ان کی خواہشات کا خیال فرماتے اور انکی دلجوئی کیا کرتے تھے۔

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نابینا ہو جاتے ہیں اب وہ مسجد آ جا نہیں سکتے۔ وہ اپنے گھر میں صلاۃ ادا کرنا چاہتے ہیں اور گھر میں ایک جگہ کو مسجد قرار دینا چاہتے ہیں اس کیلئے بھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتجی ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا نبی اللہ! گھر قدم رنجہ فرمایئے اور خود نشان دہی فرما دیجئے کہ صلاۃ کہاں ادا کروں۔ حضور رحمۃ للعالمین کمال کرم نوازی

سے انکے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور ایک جگہ نشان لگا دیتے ہیں۔ یہ جگہ اس صحابی کیلئے مسجد بن جاتی ہے۔

سبحان اللہ! وہ جگہ کس درجہ خیرات و برکات کا منبع ہوگی جس کی نشان دہی اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہوگی اور اس مسجد کے انوار کا کیا عالم ہوگا جس کی حدود حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعین فرمائی ہونگی۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ جب بھی مسجد بنانے کا ارادہ ہو تعمیر مسجد کا خیال ہو کسی صاحب نسبت بزرگ سے اسکی نشان دہی کروانی چاہیئے کیونکہ فیضانِ نبوت کے امین یہ بزرگ جہاں جائیں گے وہ جگہ خیرات و برکات کا مصدر بن جائے گی نیز اللہ کی رحمتوں سے اس جگہ مسجد بھی جلد پایۂ تکمیل تک پہنچے گی اور وہاں صلاۃ ادا کرنے کا کیف بھی دو چند ہوگا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَنَعَ بَعْضُ عُمُوْمَتِیُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ تَاْكُلَ فِیْ بَيْتِیْ وَتُصَلِّیَ فِيْهِ قَالَ : فَاَتَاهُ وَفِی الْبَيْتِ فَحْلٌ " مِنْ هٰذِهِ الْفُحُوْلِ فَاَمَرَ بِنَاحِيَةٍ مِنْهُ فَكُنِسَ

وَرُشَّ فَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ:

قَالَ اَبُوعَبْدِاللّٰهِ ابْنُ مَاجَه: اَلْفَحْلُ هُوَ الْحَصِيْرُ الَّذِىْ قَدِاسْوَدَّ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٦١٩)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٧٥٦)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۲۴۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۱۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۵

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا

میری ایک پھوپھی صاحبہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کھانا تیار کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی: میری یہ خواہش ہے کہ حضور میرے گھر کھانا تناول فرمائیں اور میرے گھر میں صلاۃ ادا کردیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر

تشریف لائے۔گھر میں چٹائیوں میں سے ایک چٹائی تھی۔گھر کے ایک کونہ میں حکم دیا تو وہاں جھاڑو دیا گیا اور اس پر پانی چھڑکاؤ کر دیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلاۃ ادا کی اور ہم نے آپ کے ساتھ صلاۃ ادا کی۔

امام ابوعبداللہ ابن ماجہ نے فرمایا:

اَلْفَحْلُ: اس چٹائی کو کہتے ہیں جو سیاہ ہو چکی ہو۔

-☆-

عَنْ مَحْمُوْدِبْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ —وَكَانَ قَدْ عَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ فِيْ بِئْرٍ لَهُمْ—عَنْ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ السَّالِمِيِّ —وَكَانَ اِمَامَ قَوْمِهٖ بَنِيْ سَالِمٍ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ —قَالَ:

جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ قَدْ اَنْكَرْتُ مِنْ بَصَرِيْ وَاِنَّ السَّيْلَ يَاْتِيْ فَيَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ وَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهٗ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَافْعَلْ قَالَ اَفْعَلُ فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ بَعْدَ

مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ وَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنْتُ لَهُ وَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ؟ فَاَشَرْتُ لَهُ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ احْتَبَسْتُهُ عَلٰى خَزِيْرَةٍ تُصْنَعُ لَهُمْ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۴)	جلدا	صفحہ۴۱۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۷)	جلدا	صفحہ۲۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۲۵)	جلدا	صفحہ۱۵۱
سنن النسائی	رقم الحدیث (۷۸۴)	جلدا	صفحہ۸۷
سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۴۰)	جلدا	صفحہ۱۱۴
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۳۹۲)	جلد۱۰	صفحہ۲۱۱
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۶۵۳)	جلد۳	صفحہ۷۷
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۶۷۳)	جلد۳	صفحہ۸۷
مسند ابی عوانہ		جلدا	صفحہ۱۱

ترجمۃ الحدیث:

حضرت محمود بن الربیع الانصاری رضی اللہ عنہ (یہ اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات ظاھرہ میں عمر میں چھوٹے تھے لیکن) انہیں یاد رہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈول میں جو انکے کنویں میں تھا کلی فرمائی تھی یہ روایت فرماتے ہیں حضرت عتبان بن مالک السالمی رضی اللہ عنہ سے جو اپنی قوم بنی سالم کے امام تھے اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں (بھی) شریک ہوئے تھے نے فرمایا:

میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو عرض کی:

یارسول اللہ! میری بینائی بہت کمزور ہو چکی ہے سیلاب کا ریلا آتا ہے جو میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور اسکا عبور کرنا مجھ پر دشوار ہوتا ہے۔ اگر آپ کرم نوازی فرمائیں میرے ہاں تشریف لائیں میرے گھر میں ایک جگہ صلاۃ ادا فرمادیں تو میں اسے جائے نماز (مسجد) بناؤں گا۔ (یارسول اللہ!) یہ کرم نوازی فرما دیجئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - میں ایسا کروں گا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

خوب دن چڑھ جانے کے بعد تشریف لائے اور آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اندر تشریف لانے کا عرض کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے لیکن بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا: تم کہاں پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے لیئے تمہارے گھر میں صلاۃ ادا کروں تو میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں میں چاہتا تھا کہ صلاۃ ادا کیا کروں۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم نے اپ کی پیچھے صف بنائی تو حضور نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر میں نے آپ سے کچھ وقت ٹھہرنے کی درخواست کی کھانا تناول کرنے کیلیے جوان کیلیے تیار کیا گیا تھا۔

-☆-

حضرت عتبان بن مالک سالمی رضی اللہ عنہ ان خوش بخت صحابہ میں سے ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ غزوۂ بدر میں شرکت ایسا اعزاز ہے جو صحابہ کرام میں بھی اعلیٰ مقام دلا گیا ہے۔

حضرت عتبان رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے امام ہیں۔ مسجد جا کر مصلی امامت پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور امامت کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

وقت گزرتے گزرتے ان کی بینائی چلی گئی انکے گھر اور انکی قوم کی

مسجد کے درمیان وادی حائل ہے جب بارشیں ہوتیں تو وہ وادی پانی سے بھر جاتی اور انکے لئے گزرنا مشکل ہو جاتا۔اب وہ مسجد جانہیں سکتے اور اپنے گھر صلاۃ ادا کرنا چاہتے ہیں۔

فَتُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِیْ مَکَانًا اَتَّخِذُہٗ مُصَلًّی:

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حضرت عتبان رضی اللہ عنہ حاضر ہوتے ہیں اور ساری عرضداشت عرض کرنے کے بعد یوں التجا کرتے ہیں

یارسول اللہ! میرے گھر تشریف لائے کسی جگہ صلاۃ ادا کردیجئے وہ جگہ میری عبادت گاہ (مسجد) بن جائے گی۔

ہاں ہاں جہاں اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم لگا کرتے ہیں جہاں حبیب رب العالمین سجدہ کیا کرتے ہیں وہ جگہ عشاقِ جمالِ نبوی کیلئے مسجد بن جاتی ہے۔ وہاں وہ سجدے کرکے عجب کیف لیا کرتے ہیں وہاں پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوکر ازلی سعادتوں کو سمیٹا کرتے ہیں۔

یہ ایک بدری صحابی رضی اللہ عنہ کی التجا ہے اور صحابہ کرام کی التجائیں انکے اعمال خصوصاً غزوۂ بدر میں شریک صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے اعمال

اس امت کیلئے باعثِ حجت ہیں اور ان جیسی تمنا کرنا سعید و نیک بخت ہونے کی علامت ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لجپال نبی ہیں وہ نسبتوں کا بڑا خیال رکھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بدری صحابی رضی اللہ عنہ کی دلجوئی کیلئے اور اپنی امت کیلئے ایک اسوۂ قائم کرنے کیلئے ان کے گھر تشریف لے جاتے ہیں تنہا نہیں جاتے بلکہ اپنے ساتھ سید العشاق راز دان کاشانۂ نبوت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لے جاتے ہیں۔

ایک جگہ پر صلاۃ باجماعت ادا فرماتے ہیں اور وہ جگہ اس صحابی رضی اللہ عنھم کیلئے مسجد بن جاتی ہے۔

اللہ رب العزت نے اس عالم آب و گل میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسل مبعوث فرمائے لیکن حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سب کا مقتدا و پیشوا بنایا۔ تاج سیادت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر انور پر سجایا یوں ہی ان انبیاء ورسل کے امتیوں کو سرفراز فرمایا اور انبیاء ورسل کے امتیوں کو بہت بلند درجات سے نوازا لیکن اس خیر الامم کے جانثار اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مقام و مرتبہ ہر نبی کے ہر امتی سے افضل و برتر عطا فرمایا۔

تو اب غور کیجئے جس جگہ صلاۃ کی امامت کرنے والے رسولوں کے امام ہوں اس اس صلاۃ میں مقتدیوں کی صف میں خیر الامم کی سب سے افضل و برتر ہستی موجود ہو تو وہ صلاۃ کس درجہ بلند مرتبہ عظیم الشان ہوگی۔

اس سے یہ درست عیاں ہوتا ہے کہ جب بھی مسجد کی تعمیر یا افتتاح ہو تو ان لوگوں سے اس کا افتتاح کروانا چاہیئے جو تقویٰ و ورع میں اور اخلاص وللٰہیت میں فائق و برتر ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

مساجد کی تعمیر میں حسن ونفاست

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَبْنِيّاً بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَعُمُدُهٗ مِنْ خَشَبِ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْفِيْهِ اَبُوْبَكْرٍ شَيْئاً وَزَادَ فِيْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰى بِنَائِهٖ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَاَعَادَ عُمُدَهٗ وَفِيْ لَفْظٍ عُمُدَهٗ خَشَباً وَغَيَّرَهٗ عُثْمَانُ فَزَادَفِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً وَبَنٰى جِدَارَهٗ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهٗ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوْشَةٍ وَسَقَفُهٗ بِالسَّاجِ وَفِيْ لَفْظٍ وَسَقَفُهُ السَّاجُ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۱)	جلد ا	صفحہ ۱۳۳
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۱)	جلد ا	صفحہ ۱۳۳
قال الالبانی:	صحیح		

صحیح البخاری رقم الحدیث (۴۳۵) جلد۱ صفحہ۱۷۱

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کچی اینٹوں اور لکڑی کی بنی ہوئی تھی اور اسکے ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مسجد میں کچھ بھی اضافہ نہ فرمایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اضافہ فرمایا۔ اسے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک کی بنیادوں پر کچی اینٹوں اور لکڑی سے تعمیر کروایا اور اس کے ستوں دوبارہ بنائے۔

ایک روایت میں اس مسجد کے ستوں دوبارہ لکڑی کے بنائے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اور اس میں بہت زیادہ اضافہ فرمایا اور اس کی دیواریں منقوش پتھروں اور چونے کی بنائیں اور اسکے ستون منقوش پتھروں کے بنائے اور اسکی چھت ساگوان کی لکڑی کی بنائی۔

اور ایک روایت میں ساگوان کو اس کی چھت بنایا۔

امام ابوداود فرماتے ہیں: اَلْقَصَّةُ کا معنی چونا ہے۔

-☆-

اللہ والے ہر دور میں تعمیر مسجد میں خصوصی دلچسپی لیتے رہے ہیں اور اسکے حسن ونفاست کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسجد شریف تعمیر فرمائی وہ مسجد سادگی کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ کچی اینٹیں اور لکڑی استعمال کی گئی اور اسکے ستون بھی کھجور کی لکڑی کے تھے۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہری دور مبارک سے بالکل متصل اور بڑا اہم تھا جس میں ملت اسلامیہ کی ہچکولے کھاتی ہوئی ناؤ کو سنبھالنا تھا۔ جانشینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بڑی اولوالعزمی اور پامردی کے ساتھ امت کی کشتی کو سنبھالا۔ اندرونی اور بیرونی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ایک ایک فتنہ کو ابدی نیند سلادیا یہ دور مبارک بڑا پُر بہار، اہم ہونے کے ساتھ مختصر تھا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال مبارک کے سوا دو سال بعد اس دنیا کو خیر باد کہہ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پہلو میں آرام فرما ہوئے۔ اس مختصر اور مبارک دور میں مسجد نبوی میں کسی قسم کی تبدیلی عمل میں نہ آئی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں اس مسجد کی

طرف بھی توجہ دی گئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنیادوں پر ہی اس کی دوبارہ تعمیر کی گئی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عہد ہمایوں خیرات و برکات سے لبریز تھا۔ حضرت فاروق اعظم کے دور فتوحات کا ثمر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنھم کے عہد مبارک میں بطریق احسن ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس دور کو خوشحالی کا دور بنادیا جہاں ظاہری طور پر بھی مسلمانوں کے پاس مال ومتاع آ گیا۔ اس دور مبارک میں، دورِامن وسکون میں مسجد نبوی کی طرف خصوصی توجہ دی گئی۔ جگہ کی قلت کے پیش نظر اس میں وسعت کردی گئی اور اسکی تعمیر میں، مسجد کی دیواروں میں پتھر استعمال کیا گیا وہ پتھر عام پتھر نہ تھا بلکہ نقش ونگار والا پتھر تھا اور چونا بھی استعمال کیا گیا۔ لکڑی کے ستونوں کی جگہ منقوش پتھروں کے ستون بنائے گئے اور چھت پر کھجور کی شاخوں کی بجائے ساگوان کی لکڑی استعمال کی گئی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے عمل سے ملت اسلامیہ کو ایک سبق دیا کہ اپنے دور کے مطابق مساجد میں نقش ونگار والے پتھر استعمال کرو اور اعلیٰ سے اعلیٰ لکڑی استعمال کرو۔ یہ خلیفہ راشد رضی اللہ عنھم کا عمل مبارک ہے اور خلیفہ راشد کا عمل اس امت کے لئے حجت ہے اور اس پر عمل باعث

اجر وثواب ہے۔

حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عُضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

تم پر میری اور میرے خلفاءِ راشدین مھدیین کی سنت لازم ہے اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔

عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنھم کی تعلیمات پر زندگی بھر عمل کیا اور انکے غلاموں کو بایں الفاظ تلقین فرمائی:

مسجدیں اللہ کا گھر ہیں اور اللہ کے گھر اپنے گھروں سے اچھے ہونے چاہیں۔

سبحان اللہ!

یہ کتنی جامع تعلیم ہے۔ قیامت تک آنے والے، دردِ دل رکھنے والے اور مساجد سے پیار کرنے والے کیلئے ایک روشنی کا مینار ہے۔ اپنا گھر جیسا بناؤ جس طرح چاہو مضبوط اور خوبصورت بناؤ۔ لیکن جب مسجد بنانے لگو تو دیکھ لو مسجد اپنے گھر سے مضبوط ہونی چاہیئے۔ مسجد اپنے گھر سے خوبصورت

ہونی چاہیئے۔ مسجد میں وضو وطہارت کی سہولت اپنے گھر سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ اپنے گھروں میں اگر اچھی لکڑی استعمال ہوئی ہے تو مساجد میں اس سے بہتر لکڑی استعمال ہونی چاہیئے۔ اپنے گھروں میں پتھر استعمال کیا ہے تو مساجد میں اس سے بہتر پتھر استعمال ہونا چاہیئے۔

اپنے گھروں میں بیٹھنے کیلئے قالین ہیں تو مساجد میں عبادتِ خداوندی کیلئے اس سے بہتر قالین ہونے چاہییں۔

الغرض اللہ کے گھر کو ہر اعتبار سے فوقیت ملنی چاہیئے حسن نیت سے صرف اسی ہدایت پر عمل انشاءاللہ نجات اخروی کا ضامن ہے۔

مساجد طیب وطاہر

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ فِي الدُّوْرِ، وَأَنْ تُطَهَّرَ وَتُطَيَّبَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۹)	جلد۱	صفحہ ۴۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۱)	جلد۱	صفحہ ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد۲	صفحہ ۴۸۹
الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۶)	جلد۲	صفحہ ۴۹۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۶۰)	جلد۱۵	صفحہ ۱۴۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	جلد۲	صفحہ ۶۱۷

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا

گھروں میں (قبائل میں) مساجد بنائی جائیں اور انہیں طیب

وطاھر رکھا جائے۔

-☆-

''الدور'' سے مراد ''قبائل'' ہیں۔

ملاحظہ ہوں سنن الترمذی کے الفاظ

قَالَ سُفْيَانُ بِنَاءُ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ يَعْنِي الْقَبَائِلَ.

الترمذی (۵۹٦) ۲/۴۹۰

حضرت سفیان فرماتے ہیں

اس حدیث پاک میں ''الدور'' میں مساجد بنانے کا حکم ہے تو یہاں

''الدور'' سے مراد القبائل ہیں۔

ہر قبیلہ میں مسجد ہونی چاہیئے جہاں لوگ آسانی سے صلاۃ ادا کر سکیں

اور اللہ کے ذکر سے اپنے قلوب واذھان کو معطر کر سکیں۔ اس دور میں

کالونیاں اور محلے بن رہے ہیں آبادی بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے نئے

نئے گاؤں وجود میں آرہے ہیں نئے نئے شہر بن رہے ہیں تو جہاں بھی آبادی ہو چند گھر ہوں وہاں مسجد تعمیر ہونی چاہیئے۔

سنن ابی داؤد کے الفاظ ملاحظہ ہوں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد۱	صفحہ۱۷۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد۱	صفحہ۱۳۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	برقم الحدیث (۷۵۸)	جلد۱	صفحہ۴۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٦۲۰)	جلد۱	صفحہ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد۲	صفحہ۱۰۴
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد۱	صفحہ۳۲۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ گھروں میں مساجد تعمیر کی جائیں اور انہیں پاک وصاف رکھا جائے۔

-☆-

اس روایت کے الفاظ اس طرح بھی ہیں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْمَسَاجِدِ اَنْ تُبْنٰى فِي الدُّوْرِ وَاَنْ تُطَهَّرَ وَتُطَيَّبَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۷۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۳
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۵۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۲۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۰
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
موارد الظمآن	رقم الحدیث (۳۰۶)		صفحہ ۹۸

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ اپنے اپنے قبائل میں مساجد تعمیر کی جائیں اور انہیں طیب وطاہر رکھا جائے۔

-☆-

اسلام طہارت ونظافت کا درس دیتا ہے اسکی تعلیمات میں نظافت وطہارت کو بڑی اہمیت ہے یہ طیب وطاہر اور نظیف لوگوں کا دین ہے اور طہارت ونظافت اس دین کا طرہ امتیاز ہے۔

جہاں اللہ کی بندگی ہو اللہ وحدہٗ لاشریک کے حضور سر جھکا کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کا سعادت سے لبریز کلمہ ادا کرنا ہو اور جہاں بیٹھ کر زبان قلب وقالب سے اس کا ذکر کرنا ہو اس جگہ کا پاک وصاف ہونا اشد ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کا دین اس کو پاک رکھنے کا حکم بھی دیتا ہے۔

جگہ پاک وصاف ہو تو انسانی طبعیت خود بخود اس کی جانب مائل ہوتی ہے نظافت نکھار اور دلکشی کا سبب بنتی ہے تو جب اللہ تعالیٰ کا گھر مسجد پاک وصاف ہوگی تو بندہ مومن کا دل خود بخود مسجد کی طرف کھنچا چلا جائے گا اور جب دل مسجد کی طرف مائل ہوگا تو یقیناً زیادہ دیر مسجد میں بیٹھنے کو جی

چاہے گا اور جو بندہ مومن جتنی دیر مسجد میں بیٹھے گا اتنا ہی اللہ کی رحمتوں سے لبریز ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ کوئی بعید نہیں جو خوش قسمت خلوصِ دل سے محبت اور چاہت سے اللہ کے گھر کو پاک وصاف رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بھی پاک وصاف کر دے۔ یقیناً پاک وصاف دل والا عام انسانوں میں رہتا ہوا عام انسان نہیں ہوتا۔

عَنْ سَمُرَةَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى اِبْنِهٖ : اَمَّا بَعْدُ فِاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْمَسَاجِدِ اَنْ نَصْنَعَهَا فِيْ دِيَارِنَا وَنُصْلِحَ صَنْعَتَهَا وَنُطَهِّرَهَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۴۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
صحیح سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۴۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵
قال الالبانی:	صحیح		
مجمع الزوائد		جلد ۲	صفحہ ۱۴
قال الھیثمی:	رواہ احمد واسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو لکھ کر بھیجا۔

امابعد!

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اپنی اپنی آبادیوں میں مسجدیں تعمیر کریں اوران تعمیر شدہ مساجد کی اصلاح کرتے رہیں اورانہیں پاک وصاف رکھیں۔

-☆-

مساجد تعمیر کر کے انہیں چھوڑ نہیں دیا جاتا بلکہ مسلسل انکی دیکھ بھال کی جاتی۔ مسجد کی صفائی کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے جہاں سر بندگی جھکانا ہو جہاں اللہ سے قرب کی سعادت سے لبریز ہونا ہو اس جگہ کا نظیف ہونا اشد ضروری ہے۔

مساجد کی اصلاح کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ یہ اسلامی شعار ہے اور اسلامی شعار کی تعظیم وتکریم تقویٰ کی اعلیٰ قسم ہے۔

مساجد کی اصلاح سے مراد مساجد کے ظاہری حسن ودلکشی کو برقرار رکھا جائے۔ وقت کے ساتھ ساتھ وقت کے تقاضوں کے مطابق اس پر توجہ دی جائے۔ جب بھی کوئی نمازی نماز ادا کرنے کیلئے اللہ کے گھر میں آئے تو

اس کے دل کے ساتھ اس کی نظر کو بھی سکون ملے وہاں پر اس چیز کا اہتمام ہو جس کے سبب اس کی عبادت و بندگی میں دلجمعی پیدا ہو اور اس کا اللہ کے گھر بیٹھے رہنے کو جی چاہے۔

مساجد کی اصلاح اس طرح ہو کہ انسان ہنگامہ دنیا سے جب منہ موڑ کر ان کی جانب رخ کرے تو حقیقی سکون ملے اور مساجد میں گزارے ہوئے لمحات کو ہی وہ اپنی زندگی کے حقیقی اور قیمتی لمحات جانے۔ مسجد کا ماحول اس درجہ راحت بخش ہو کہ جب وہ واپس جا رہا ہو تو اس کا دل مسجد میں ہی رہ جائے اور وہ بار بار ان لمحوں کا انتظار کرے۔ جب مسجد کے منارہ سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہو، تا کہ وہ پھر حقیقی کیف کو حاصل کرلے اور اپنے آخرت سنوار سکے۔

مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے وقت دعاء

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۵)	جلد۱	صفحہ۱۸۰
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۵)	جلد۱	صفحہ۱۳۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۲)	جلد۱	صفحہ۴۲۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۳)	جلد۱	صفحہ۲۳۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو (پہلے) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے پھر (اس کے بعد) کہے

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

اے اللہ! میرے لیئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

اور جب مسجد سے نکلے تو کہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ.

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل وکرم کا سوالی ہوں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً.

بے شک اللہ اور اسکے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو اور

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرو تو خوب سلام عرض کرو۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کا حکم دیا

۱۔ درود شریف ۲۔ سلام مبارک

اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کے حکم کو مفعول مطلق، تسلیماً ذکر کر کے مؤکد کر دیا یہ تاکید اس لیئے کہ ہم اہل ایمان درود شریف تو بہت پڑھتے ہیں سلام کو اکثر نظر انداز کر جاتے ہیں۔

اس حدیث پاک میں مسجد داخل ہوتے سلام کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ ایک مسلم روزانہ کئی مرتبہ مسجد جاتا ہے تو کم از کم ہر مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر سلام بھیج کر اس حکم خداوندی پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو درود شریف کے ساتھ کثرت سے سلام بھیجنے کی سعادت بھی ارزانی فرمائے۔

یاد رہے درود شریف کے متعدد صیغے ہیں جس صیغے سے بھی درود شریف بھیجا جائے بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول و منظور ہے۔ ہاں سلام میں اصل صیغہ خطاب ہے۔ آج بھی ہم جب ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں تو صیغہ خطاب ''اسلام علیکم'' استعمال کیا جاتا ہے۔ اب

بارگاہ خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جب بھی مسجد میں داخل ہوتے سلام عرض کیا جائے تو صیغہ خطاب استعمال کیا جائے اور بایں الفاظ نہایت ادب سے سلام کیا جائے

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!

اس رمز کو بے جان درخت اور پتھر ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔

حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

کُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ فَخَرَجْنَا مَعَہٗ فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْھَا فَمَرَرْنَا بَیْنَ الْجِبَالِ وَالشَّجَرِ فَلَمْ نَمُرَّ بِشَجَرٍ وَلَا جَبَلٍ اِلَّا قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الدارمی رقم الحدیث (۲۲) جلد ۱ صفحہ ۲۸۷

قال ابوعاصم نبیل العمری: صحیح بالشواھد

دلائل النبوۃ للبیہقی جلد ۲ صفحہ ۱۵۳

ترجمۃ الحدیث:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم مکہ مکرمہ کے بعض نواحی
میں گئے ہم پہاڑوں اور درختوں کے درمیان سے گزرے ہم جس بھی
درخت اور پہاڑ سے گزرتے وہ کہتا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ!

آج ہمیں بھی چاہیئے کہ جب مسجد میں داخل ہوں تو سب سے پہلے

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ!

کہیں اور پھر درج بالا دعا مانگیں۔

شریعت اسلامیہ میں سلام کہنا سنت ہے لیکن سلام کا جواب دینا
واجب ہے۔اب کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ذات اقدس پر سلام عرض کریں اور وہ جواب نہ دیں۔

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاڈلے امتی! مسجد داخل
ہوتے ہوئے نہایت ادب سے اور محبت و پیار سے سلام عرض کرلے جب
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب دیں تو ہوسکتا ہے کہ وہ
جواب تو اپنے کانوں سے سن لے اور جس دن یہ کرم ہوگیا تیرے مقدر کا
ستارہ اوج ثریا سے بلند ہوگا۔

سنیے! سنیے! عارف باللہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں:

ایک دن میں نے پکارا یارسول اللہ!

آواز آئی لبیک (اے میرے غلام میں موجود ہوں)

تذکرہ مشائخ نقشبندیہ از نور بخش توکلی صفحہ (۳۲۷)

اے ایمان والے! ان بزرگوں کی نسبت سے اپنا سینہ معمور کر لے پھر تو بھی کسی مسجد میں داخل ہوتے ہوئے السلام علیک یارسول اللہ! کہے گا تو اپنے کانوں سے حضور نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جواب سن لے گا۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ:

اے اللہ! میرے لیئے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔

رحمۃ کا لفظ جامع ہے۔ یہ دنیا وآخرت کی تمام نعمتوں اور دین وایمان کی تمام بہاروں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے لیکن قرآن کریم میں اکثر جگہ رحمۃ سے اُخروی انعامات اور دین کی ترقی مراد ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت اس کا یہ معنی زیادہ مناسب ہے کہ مسجد میں دنیاوی تعلقات سے کٹ کر حاضری دی جاتی ہے اپنی آخرت سنوارنے کیلئے اور اپنے دین وایمان کو تقویت دینے کیلئے حاضر ہوا جاتا ہے۔

بندے کو یہ تلقین کی جارہی ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے پہلے تو نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام کا نذرانہ پیش کر دیا ہے جس سے وہ رحمتوں والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کرم سمیت متوجہ ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم بھی تیری طرف مائل ہے۔ اب اللہ سے عرض کر دے اے اللہ اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔

اللہ کی رحمت کا تو ایک دروازہ کھل جانا ہی کافی ہوا کرتا ہے لیکن جب دینے والا کریم اللہ ہے اور اسکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام عرض کر دیا گیا ہے تو پھر ایک دروازہ کی کشادگی نہ مانگ بلکہ تمام دروازوں کی کشادگی مانگو۔

تقوی وطہارت، خوفِ الٰہی، عفت وعصمت، سجدہ بندگی، زھد وورع، علم وعرفان......الخ یہ سب کچھ اللہ کی رحمتیں ہیں تو مسجد داخل ہوتے صرف ایک رحمت پر اکتفا کیوں کیا جائے اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں سے اپنے دامن کو معمور کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہم سب کو اپنے در سے مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ:

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوالی ہوں۔

اکثر جگہ فضل سے مراد دنیاوی انعامات ہیں تو جب ایک مسلم مسجد سے رخصت ہو رہا ہے تو اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کرے

اے اللہ! جیسے تو نے مجھے اپنی رحمتوں سے لبریز کیا ہے اب دنیا کے انعامات سے بھی محروم نہ رکھنا میری روزی میں میرے رزق میں برکت عطا کرنا اور مجھے اپنی رحمتوں کے طفیل کسی کا محتاج نہ کرنا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۳)	جلد۱	صفحہ۲۱ ۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۴)	جلد۱	صفحہ۲۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم		جلد۱	صفحہ۲۰۷
قال الحاکم:	صحیح علیٰ شرط الشیخین		
التلخیص بذیل المستدرک		جلد۱	صفحہ۲۰۷
قال الذھبی:	علی شرطھما		
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد۱	صفحہ۳۳۹

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم میں کوئی مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے اور کہے

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ .

اے اللہ! میرے لیئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلے تو (پھر)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے اور کہے

اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ.

اے اللہ! مجھے شیطان سے محفوظ فرما۔

-☆-

اس حدیث پاک میں مسجد سے نکلتے وقت بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر سلام عرض کرنے کا کہا گیا ہے کیونکہ مسجد سے نکلتے وقت اب دنیاوی مشاغل میں انسان مشغول ہوگا ہوسکتا ہے کہ وہ دنیا میں اتنا منہمک ہوجائے کہ اسے دنیا کے علاوہ کچھ اور یاد نہ رہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!

تو لازمی بات ہے کہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب دیں گے اور جب اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کر کے مسجد سے نکلنے والے امتی کو اپنے سلام سے نوازیں گے تو یقیناً وہ امتی دنیاوی کاروبار میں مگن رہنے کے باوجود اپنی آخرت کو فراموش نہیں کرے گا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام اس کے دین وایمان کی نگرانی کرے گا۔

اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ:

اے اللہ! مجھے شیطان سے محفوظ رکھنا۔

شیطان انسان کا دشمن ہے اور ازلی دشمن ہے یہ کبھی بھی خیر خواہ نہیں ہوسکتا اس کا شر شرِ عظیم ہوا کرتا ہے۔ یہ انسان کی نعمت ایمان کو ضائع کرنے میں اپنی جملہ توانائیاں صرف کر دیتا ہے اس کیلئے اللہ ذوالجلال والاکرام سے عرض کی جارہی ہے

اے اللہ! میں نے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کا تحفہ بھیجا ہے اس سلام کے صدقے مجھے شیطان کے شر سے محفوظ رکھنا۔

جس خوش نصیب کا حامی و ناصر اللہ تعالیٰ ہو وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہا کرتا ہے۔ اللہ ہم سب کو شیطان کے شر سے محفوظ و مامون فرمائے۔

آمین ببرکۃ سید الانبیاء المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

-☆-

عَنْ حَیْوَۃَ بْنِ شُرَیْحٍ قَالَ لَقِیْتُ عُقْبَۃَ بْنِ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بِنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَادَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ

الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

قَالَ اَقَطُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذَالِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ

حَفِظَ مِنِّیْ سَائِرَ الْيَوْمِ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۶)	جلد۱	صفحہ ۱۸۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۶)	جلد۱	صفحہ ۱۳۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت حیوہ بن شُرَیح نے بیان فرمایا

میں حضرت عقبہ بن مسلم سے ملا تو ان سے عرض کی

مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما کی وہ حدیث پاک بیان کرتے ہیں جو انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ

الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

میں اللہ العظیم کی حفاظت و پناہ میں آتا ہوں اور اس کے وجہِ کریم اور سلطانِ قدیم کی پناہ وحفاظت میں آتا ہوں شیطان مردود کے شر سے بچتے ہوئے۔

تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنھما نے فرمایا بس یہی پوچھنا تھا۔

میں نے عرض کی ہاں! تو آپ نے فرمایا (جو مسجد داخل ہوتے ان الفاظ سے دعا مانگتا ہے تو) شیطان کہتا ہے یہ پورے دن کیلئے مجھ سے محفوظ ہوگیا۔

-☆-

مسجد داخل ہوتے وقت یہ دعا کتنی پیاری دعا ہے۔اس دعا کو مانگنے والا اللہ العظیم کی رحمتوں سے یوں مالا مال ہوتا ہے کہ انسان کا ازلی دشمن شیطان بھی پکار اٹھتا ہے کہ یہ پورے دن کیلئے مجھ سے محفوظ ہوگیا۔شیطان ہی انسان کو وسوسہ اندازی کر کے اور ورغلا کر اللہ کی نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے اور انسان کو معصیتوں کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے پھنسے ہوئے انسان پر پھر شیطان اپنا کاری وار استعمال کرتا ہے جس سے رفتہ رفتہ اس کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے پھر وہ شیطان کیلئے تر نوالہ بن جاتا ہے تو جو بندہ مومن

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے یہ دعا مسجد جاتے وقت پڑھ لے تو وہ 24 گھنٹے کیلئے شیطان کے شر و فساد سے محفوظ ہو گیا اور جو بندہ مومن اس کو معمول بنا لے ہر صلاۃ ادا کرتے وقت مسجد جاتے ہوئے یہ دعا مانگ لے تو وہ ہمیشہ کیلئے شیطان کے شر سے محفوظ ہو گیا اور جو شیطان کے شر سے محفوظ ہو گیا وہ یقیناً اپنا ایمان بچا گیا اور پھر ایمان کے ساتھ کثیر تعداد میں نیکیاں بھی لے گیا جو بندہ مومن اس عالم میں دنیا سے رخصت ہوتا ہے کہ ایمان بھی سلامت اور عمل صالح کی بھی کافی مقدار ہو تو یقیناً وہ نجات پانے والا اور اللہ کی رحمتوں و کرم نوازیوں سے شادکام ہونے والا ہے اور اسکی قبر و اسکا حشر قابل رشک ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت

پہلے دایاں پاؤں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَااسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۱۶)	جلد ا	صفحہ ۱۶۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۸)	جلد ا	صفحہ ۲۸۶

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں تک ہوسکتا اپنے تمام امور کو دائیں طرف سے شروع کرتے۔ اپنے وضو کو، اپنی کنگھی کرنے کو اور اپنا جوتا پہننے کو۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جملہ امور کو سرانجام دیتے تو انکی ابتداء دائیں طرف سے کرتے مثلاً اگر وضو کرتے تو اعضاء وضو میں پہلے دایاں عضوء دھوتے یعنی پہلے دایاں ہاتھ دھوتے پھر بایاں اسی طرح پہلے دایاں پاؤں دھوتے پھر بایاں اسی طرح جب آپ کنگھی کرتے تو پہلے دائیں طرف سے کرتے یعنی اگر سر انور میں کنگھا استعمال کرتے تو پہلے سر کی دائیں جانب استعمال کرتے پھر سر کی بائیں جانب اسی طرح جب جوتا پہنتے تو پہلے دایاں پاؤں پہنتے پھر بایاں پاؤں پہنتے۔

درج بالا حدیث پاک میں مسجد میں داخل ہونے کا صراحتاً ذکر نہیں ہے لیکن حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پاک کو باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ میں ذکر کر کے یہ بات واضح کی ہے کہ اگرچہ صراحۃ مسجد میں داخل ہونے کا ذکر نہیں بلکہ اس حدیث پاک میں

یُحِبُّ التَّیَمُّنَ مَااسْتَطَاعَ فِیْ شَأْنِہٖ کُلِّہٖ

تو اس میں مسجد میں داخلہ بطریق اولیٰ آ گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک اس پر روشن دلیل ہے کیونکہ یہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقتداء بآثار النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک خصوصی شان رکھتے ہیں:

كَانَ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنٰى، فَإِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى.

صحیح البخاری، باب التیمن فی دخول المسجد ۱/۱۶۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو پہلے دایاں پاؤں داخل کرتے اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو پہلے بایاں پاؤں نکالتے۔

-☆-

تحیۃ المسجد

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِذَاجَاءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُصَلِّ سَجْدَتَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَجْلِسَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۷)	جلد ا	صفحہ ۱۸۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۷)	جلد ا	صفحہ ۱۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۹
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶)	جلد ا	صفحہ ۱۸۸ (فلیصل بفلیر)
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم میں سے کوئی مسجد آئے تو مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل (تحیۃ المسجد) ادا کرے۔

-☆-

مسجد اللہ کا گھر ہے اور بیت اللہ میں جو داخل ہوا سے گھر کے مالک کے قریب ہونا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا اس کی رحمتوں اور کرم نوازیوں سے مالا مال ہوتا ہے اس کا دامن اس کی عنایات سے خالی نہیں ہوتا۔

قرب الٰہی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ اس کے حضور سر بندگی جھکانا ہے اور جو مومن مسجد میں داخل ہوتے ہی تحیۃ المسجد ادا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی دولت سے سرفراز کیا جاتا ہے۔

احب البلاد

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۷۱)	جلد۲	صفحہ۱۱۸
المستدرک للحاکم		جلد۲	صفحہ۸
تلخیص المستدرک للذھبی		جلد۲	صفحہ۸

ترجمۃ الحدیث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب تر جگہ مساجد ہیں اور مبغوض تر جگہ اسواق ہیں۔

-☆-

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْبُلْدَانِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ وَاَیُّ الْبُلْدَانِ اَبْغَضُ اِلَی اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِیْ حَتّٰی اَسْاَلَ جِبْرِیْلَ فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ اَحْسَنَ الْبِقَاعِ اِلَی اللّٰهِ الْمَسَاجِدُ وَاَبْغَضُ الْبِقَاعِ اِلَی اللّٰهِ الْاَسْوَاقُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱٦٦۸۹)	جلد۱۳	صفحہ۱۴۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
المستدرک		جلد۱	صفحہ۹۰
المستدرک		جلد۲	صفحہ۷
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح		
المستدرک		جلد۲	صفحہ۸
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۸۴)	جلد۳	صفحہ۹۲
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۳۳۳۲)	جلد۷	صفحہ۸۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٦۷۱)	جلد۲	صفحہ۱۱۸
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۲۹۳)	جلد۲	صفحہ۲٦۹
قال الھیثمی مجمع الزوائد		جلد۴	صفحہ۷۹

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک آدمی نے عرض کی
یارسول اللہ! اللہ کے ہاں کونسی جگہ سب سے محبوب ہے اور اللہ کے ہاں کونسی جگہ سب سے مبغوض ہے؟
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جبریل امین حاضر خدمت ہوئے اور انہیں اللہ کا ارشاد پہنچایا
اللہ کے ہاں سب سے حسین جگہ مسجدیں ہیں اور اللہ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ جگہ بازار ہیں۔

-☆-

روئے زمین کا خالق ومالک اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ نے ہی بلا شرکت غیرے اس زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے مخلوق ہونے میں تو سب زمین برابر ہے لیکن ان میں سے وہ حصہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے جس حصہ میں اسکی بندگی کی جائے اس کی اطاعت وفرمانبرداری ہو۔

اَحَبُّ البِلَادِ:

مساجد اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں بلکہ احب البلاد ہیں کیونکہ ان مساجد

سے پانچوں وقت اس کی عظمت وکبریائی کا اعلان ہوتا ہے اس خالق ومالک کے حضور سر بندگی جھکانے کا اہتمام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے اجتماعی طور پر اس کے حضور سجدہ ریز ہوکر سبحان ربی اللہ الاعلیٰ کا ورد کرتے ہیں۔

مساجد وہ پاکیزہ جگہیں ہیں جہاں ذکر الٰہی کی محافل برپا کی جاتی ہیں۔ مے توحید سے سرشار جام معرفت پینے والوں کو یہیں سکون واطمینان ملتا ہے۔ ملائکہ (فرشتے) مساجد میں باقاعدہ حاضری دیتے ہیں۔ مساجد کے گوشوں میں ہی تلاوت قران کریم کی جاتی ہے۔ درس قران وحدیث مساجد میں دیے جاتے ہیں ان ہی وجوہات کی بنا پر مساجد کو احب البلاد الی اللہ کہا گیا ہے۔

اَبغَضُ الْبِلَاد:

جو جگہ ذکر الٰہی سے خالی ہو بلکہ اس جگہ علانیہ اللہ الواحد کی نافرمانی کی جائے احکام الٰہیہ کو نظر انداز کیا جائے وہ جگہ یقیناً مبغوض ہے۔

بازار اور منڈی میں کاروبار ہوتا ہے مال تجارت بیچا اور خریدا جاتا ہے۔ عموماً مال کی خرید وفروخت میں بے احتیاطی برتی جاتی ہے سچی بات بتانے سے گریز کیا جاتا ہے بات بات پر جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں گویا انسان آخرت کو بھول چکا ہے اور ذکر الٰہی کو فراموش کر چکا ہے تو ایسی جگہ

شیطان کی رزم گاہ ہوا کرتی ہے اور جس جگہ شیطان کی دلچسپی ہو اور اسے خوش کرنے کے حربے استعمال ہوتے ہوں تو وہ جگہ اللہ تعالیٰ کو کیسے پسند ہوگی بلکہ اس جگہ کو ابغض البلاد الی اللہ قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی نظر رحمت سے بعض احباب اس درجہ پاک باطن ہوا کرتے ہیں کہ بازار کی ظلمت بھی ان کے باطن کو مکدر نہیں کرسکتی بلکہ بازار و منڈی میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں یہ ہنگامہ دنیا ایک لمحہ کیلئے بھی ان سے اللہ کی یاد کو محو نہیں کرسکتا۔ جو بازار میں بھی اللہ کو یاد رکھے غفلت کی جگہ میں اپنے پروردگار کا ذکر کرے یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت فرماتا ہے اور اس کے اجر وثواب میں بہت زیادہ اضافہ فرماتا ہے۔

ایسا خوش نصیب آدمی جب مسجد میں آتا ہوگا جو جگہ سراپا خیر و برکت ہے تو اس وقت اس کے ذکر کا عالم کیا ہوگا۔ ہاں مسجد میں اس کا دخول پھر اللہ کے گھر میں اس کی سجدہ ریزیاں اس کی تلاوت قرآن کا کیف اور ذکر الٰہی کا جوبن نرالا ہوا کرتا ہے۔

اے اہل ایمان! مسجد کو احب البلاد قرار دیکر کتنی بڑی نوید سنائی گئی ہے۔ محبوب سے محبت کرنے والا بھی محبوب ہوا کرتا ہے۔ آیئے اللہ کے گھر

مساجد سے محبت کریں یقیناً اللہ تعالیٰ بھی محبت فرمائے گا۔ مساجد سے محبت و پیار کرنے والا اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم نہیں ہوا کرتا بلکہ اس کے انگ انگ میں محبت الٰہی یوں موجزن ہوجاتی ہے کہ پھر جب تک وہ سر بندگی جھکا نہ لے علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو نہ جائے اسے سکون وقرار نہیں ملتا۔ اس کا سکون اسکا قرار اور چین اللہ تعالیٰ کی بندگی وعبادت میں ہے۔

مساجد کی آبادکاری

سنتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَلْقَی اللّٰہَ غَداً مُسْلِماً فَلْیُحَافِظْ عَلٰی ھٰؤُلاَءِ الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسِ حَیْثُ یُنَادٰی بِھِنَّ فَاِنَّھُنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی وَاِنَّ اللّٰہَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْھُدٰی وَلَعُمْرِیْ لَوْ اَنَّ کُلَّکُمْ صَلّٰی فِیْ بَیْتِہٖ لَتَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْھَا اِلاَّ مُنَافِقٌ'' مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَاَیْتُ الرَّجُلَ یُھَادٰی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یَدْخُلَ فِی الصَّفِّ وَمَا مِنْ رَجُلٍ یَتَطَھَّرُ فَیُحْسِنُ الطُّھُوْرَ فَیَعْمِدُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیُصَلِّیْ فِیْہِ فَمَا یَخْطُوْ خُطْوَۃً اِلاَّ رَفَعَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَادَرَجَۃً وَحُطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً''۔

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۷)	جلد۱	صفحہ۴۲۴
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۸)	جلد۱	صفحہ۲۳۹
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا

جس آدمی کی یہ دلی آرزو ہو کہ وہ کل قیامت کو اللہ تعالیٰ سے ایک مسلم کی حیثیت سے ملے تو اسے چاہیئے کہ جہاں بھی ان صلوات خمس (پانچ نمازوں) کیلئے اذان دی جائے تو وہ صلاۃ میں شریک ہو کر ان کی محافظت کرے کیونکہ یہ سنن ھدی سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے سنن ھدی مشروع فرمائی ہیں۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم! اگر تم یہ صلوات اپنے گھروں میں ادا کرو گے تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے تارک ہو گے اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ترک کر دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ میں نے اپنے احباب کو دیکھا لیکن صلوات باجماعت سے پیچھے وہی رہتا تھا جس کا نفاق معلوم ہوتا تھا۔ میں نے ایسے (خوش نصیب) آدمی کو بھی دیکھا کہ جسے دو آدمیوں کے

سہارے گھسیٹ کر لایا جاتا یہاں تک کہ وہ صف میں شامل ہو جاتا۔

جو بھی آدمی وضو کرے، اچھی طرح وضو کرے پھر وہ مسجد کی طرف قصد کرے تاکہ صلاۃ باجماعت ادا کر سکے تو جو قدم بھی وہ اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک گناہ مٹائے گا۔

-☆-

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابی ہیں۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اِقْتَدُوْا بِاللَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ؛ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۰۷۵)		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸۰۵)	جلد۳	صفحہ۵۵۰
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

میرے بعد میرے اصحاب ابوبکر و عمر کی اقتداء کرنا اور عمار کی ھدایت سے ہدایت یافتہ رہنا اور عبداللہ بن مسعود کے عہد کو مظبوطی سے پکڑے رکھنا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ حُذَيْفَةَ! كُنَّا جُلُوْساً عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّىْ لاَ اَدْرِىْ مَاقَدْرُ بَقَائِىْ فِيْكُم فَاقْتَدُوا بِاللَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِىْ وَاَشَارَ اِلَى اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْىِ عَمَّارٍ وَمَاحَدثَّكُم ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوْهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸۲۵)	جلد۵	صفحہ۴۳۹
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۹۹)	جلد۳	صفحہ۵۴۸
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضور نے ارشاد فرمایا: نہ معلوم میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ ہوں تو میرے بعد ان کی اقتداء کرنا اور حضرت ابوبکر وعمر کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور عمار کی ھدایت سے ہدایت یافتہ رہنا اور عبداللہ بن مسعود جو بھی تم سے حدیث بیان کریں اسکی تصدیق کرنا۔

-☆-

اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ": تمام صحابہ عادل ہیں یہ ہمارا متفق علیہ مسئلہ ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں تاکیداً فرمانا

تَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ -ابن مسعود کے عہد کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور یہ بھی ارشاد گرامی کہ

وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ -ابن مسعود جو بھی حدیث بیان کریں اسکی تصدیق کرنا چہ معنی دارد؟

بات واضح ہے کہ نگاہ نبوت دیکھ رہی تھی حضرت عبداللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ کی قیامت تک آنے والے مسلمانوں پر چھاپ بڑی گہری ہوگی اور مسلمانوں کی اکثریت ان کے استدلال کی گرویدہ ہوگی تو کچھ لوگوں کو یہ بات گراں گزرے گی اور ان کی ذات گرامی پر بات کرنا چاہیں گے تو میرے امتیوں کیلئے یہ واضح اور روشن ارشاد موجود ہو کہ عبداللہ بن مسعود جو کہ دیں حق وسچ وہی ہے۔

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَلْقَی اللّٰہَ غَداً مُسْلِماً:

کس کی یہ دلی تمنا اور خوشی نہیں کہ کل قیامت کو اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے ہو اور پھر وہ ملاقات اس عالم میں ہو کہ یہ بندہ سراپا تسلیم ورضا ہو اسکے انگ انگ سے فرمانبرداری کے سوتے پھوٹ رہے ہوں۔

اس تمنا کے پورا ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ

صلوات خمس (پانچ نمازوں) پر محافظت ومداومت ہو۔ جہاں بھی اذان کی آواز آئے مسجد شریف کا رخ کرکے اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں اجتماعی طور پر سربسجود ہوا جائے اور دل کی گہرائیوں سے سبحان ربی اللہ الاعلیٰ کا ورد کیا جائے۔ یہ سنن ھدی ہے یہی ہدایت کے طریقے ہیں اور یہی راہِ جنت ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی زندگی کی قسم کھاتے ہیں۔

کون عبداللہ؟ جنکی زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل اتباع میں گزری جنکی حیات مکہ مکرمہ میں ہو یا مدینہ منورہ جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نظارے کرتے اور آپکی اقتداء واتباع کرتے گزری اور جنکے سانسوں کا اتار چڑھاؤ وصال مصطفیٰ کے بعد بھی رشد وارشاد میں مخلوق خدا کو راہِ حق بتانے میں اور احیاء سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں گزرا۔ ایسے نصیبوں والے کی زندگی اس قابل ہے کہ اسکی قسم کھائی جائے۔

لَوتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ:

صلاۃ باجماعت ادا کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے اور اس سنتِ مطہرہ کی پیروی ہر ایک مسلم پر لازم ہے اگر اس سنت کو چھوڑ کر گھر میں صلاۃ ادا کی جائے تو تارکین سنت کے مکروہ گروہ میں نام آتا ہے اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ترک کرنا گمراہی وضلالت ہے۔ تارک سنت ایسا گروہ ہے کہ اس کا نام صرف گمراہوں میں ہی نہیں بلکہ علانیہ منافقین کے زمرہ میں آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو منافقت جیسی کریہہ بیماری سے نجات عطا فرمائے اور اسلام اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا والا وشیدا بنائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو صلاۃ

الجماعت سے کس درجہ محبت تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سنت مبارکہ کو کس درجہ اہمیت دیتے تھے کہ اگر ان میں سے کسی کو بیماری لاحق ہوتی ، عمر بھی جوانی کی حدود پھلانگ گئی ، بڑھاپے نے قویٰ مضمحل کر دیئے اب چلنے پھرنے سے بھی معذوری نظر آتی ہے لیکن جیسے ہی مؤذن کی آواز کانوں سے ٹکراتی ہے دو آدمیوں کا سہارا لے کر گھسیٹتے قدموں سے مسجد کا رخ کرتے ہیں اور سر بندگی جھکا کر ہی دل کو سکون واطمینان بخشتے ہیں۔

مَامِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيَعْمِدُ اِلَى الْمَسْجِدِ:

جو آدمی وضو کرتا ہے اور خوش دلی سے وضو کرتا ہے اور کامل ومکمل وضو کرتا ہے پھر وہ اللہ کے گھر، مسجد کا رخ کرتا ہے تاکہ وہاں صلاۃ الجماعت میں شریک ہو سکے اپنے مسلم بھائیوں کے ہمراہ اللہ کی عبادت کا لطف لے سکے اور بندگی کے شرف سے مشرف ہو سکے تو یہ مت سمجھیئے کہ وہ خالی جا رہا ہے نہیں نہیں بلکہ وہ رحمت الٰہیہ کی معیت میں جا رہا ہے اللہ کی کرم نوازیوں سے مالا مال ہو کر جا رہا ہے۔

بظاہر تو اس کے قدم عام انسانوں کی طرح اٹھ رہے ہیں لیکن حقیقت میں اس کا ہر قدم اس کا درجہ بلند کر رہا ہے اور اسکے گناہ کو مٹا رہا ہے۔

دو آدمی گھر سے نکلتے ہیں اور مسجد کے دروازے تک آتے ہیں۔

ایک دروازے سے داخل ہوکر مسجد میں چلا جاتا ہے اور اللہ کی بندگی کرتا ہے دوسرا دروازے سے مڑ کر کسی اور جانب رخ کرتا ہے۔ ایسے دونوں افراد کے بظاہر قدم ایک جیسے اٹھے اور ایک جیسا فاصلہ طے کیا لیکن حقیقت میں صلاۃ کی غرض سے مسجد میں داخل ہونے والا جنت کے بہت سے درجات طے کر گیا اور اپنے اعمال نامہ سے بہت سے گناہوں کو مٹا گیا ہے۔

وصف ایمان سے متصف

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا رَأَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْاِیْمَانِ قَالَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ: اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ /التوبة(۱۸)

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

المستدرک		جلد۱	صفحہ۲۱۲
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۵۰۲)	جلد۲	صفحہ۳۷۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۹۳)	جلد۱۰	صفحہ۲۱۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
المستدرک	رقم الحدیث (۸۰۱)	جلد۱	صفحہ۴۶۷
قال المحقق:	اَنّ ابن معین کان یصحح روایتہ ھذہ۔		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۸۷)	جلد۱	صفحہ۲۹۵

قال المحقق: حسن

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم دیکھو کسی آدمی کو کہ وہ مسجدوں میں آنے جانے کا عادی ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دے دو۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے

مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں۔

-☆-

انسان کچھ کام اپنی طبیعت پر جبر کر کے کیا کرتا ہے ایسے کام کرنے کو طبیعت مائل نہیں ہوتی لیکن کچھ کام انسان خوش دلی سے کیا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کی طبیعت کا جزو بن جاتے ہیں جب کوئی کام طبیعت کا جزو بن جائے تو اسے کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی بلکہ ایسے کام خود بخود سرانجام پا جاتے ہیں۔ انسان نہ بھی چاہے پھر بھی ہو جایا کرتے ہیں۔

وہ آدمی بڑا خوش قسمت ہے کہ مساجد میں آنا جانا جس کی طبیعت کا لازمہ بن جائے وہ خوش دلی سے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مساجد کا چکر لگائے

اگر مسجدوں کی طرف نہ بھی آنا چاہے تو اپنی طبیعت کے ہاتھوں مجبور ہو کر آ جائے اور صلاۃ کی ادائیگی سے لطف اندوز ہو۔

ایسے سعادت مند کیلئے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فَاشْهَدُوا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ

اس کے ایمان کی گواہی دے دو۔

جس کے ایمان وایقان کی ایک آدمی ہی گواہی دے دے وہ بھی محروم نہیں رہتا تو جس کے ایمان کی گواہی دینے کیلئے اھل ایمان کا جم غفیر ہو اس کے ایمان کی بہاروں کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

بڑے ہی سعادت مند ہیں وہ جو مساجد سے دلی لگاؤ رکھتے ہیں۔

بڑے ہی خوش بخت ہیں وہ جو روزانہ مساجد کا چکر لگاتے رہتے ہیں۔

بڑی سعید روحیں ہیں وہ جن کا مساجد آنا جانا طبیعت کا جزو بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہر اھل ایمان کو مساجد سے قلبی لگاؤ عطا فرمائے اور انہیں توفیق دے کہ ان کے قدم بے ساختہ مساجد کی طرف اٹھتے رہیں۔

حالتِ صلاۃ میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ

لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلَاةٍ مَاکَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا یَمْنَعُهُ اَنْ یَنْقَلِبَ اِلٰی اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلَاةُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تم میں سے جس کسی کو صلاۃ کی ادائیگی مسجد میں روکے رکھے وہ اللہ کے ہاں حالت صلاۃ میں ہی ہے۔ اسے صلاۃ کی ادائیگی ہی اپنے اھل خانہ کی طرف لوٹنے سے روک رہی ہے۔

-☆-

بندہ جب صلاۃ ادا کرتا ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں غوطہ زن ہے اور اللہ تعالیٰ کے انوار سے منور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں صلاۃ ادا کرتے وقت ہوتی ہیں اور بندہ قرب الٰہی کی منزلیں طے کرتا چلا جاتا ہے۔

ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں جو آدمی مسجد میں بیٹھا ہے اسے بیکار مت سمجھیئے اور کبھی یہ خیال نہ کیجئے کہ یہ اپنا وقت ضائع کر رہا ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درج بالا ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صلاۃ کا انتظار کرتے ہوئے صلاۃ میں ہی ہے جو انوار صلاۃ ادا کرنے والے کو ملتے ہیں وہی انوار اسے بھی ملتے ہیں جو صلاۃ کے انتظار میں بیٹھا ہے ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد وہ گھر نہیں گیا بلکہ دوسری صلاۃ کے انتظار میں ہے تو اسے جو قرب الٰہی صلاۃ ادا کرتے نصیب ہو رہا تھا وہ منقطع نہیں ہوا بلکہ وہ جب تک مسجد میں بیٹھا ہے مسلسل قرب الٰہی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔

صلاۃ میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ کَانَ فِیْ صَلَاةٍ حَتّٰی یَرْجِعَ فَلَا یَقُلْ هٰکَذَا وشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۴۴۶)	جلد۱	صفحہ۲۲۹
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۴۴۷)	جلد۱	صفحہ۲۲۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم		جلد۱	صفحہ۲۰۶
قال الحاکم:	صحیح علی شرط الشیخین		
التلخیص بذیل المستدرک		جلد۱	صفحہ۲۰۶
قال الذھبی:	علی شرطھما		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی اپنے گھر وضو کرے پھر مسجد آئے تو وہ گھر سے مسجد کی طرف نکلنے سے لیکر واپس گھر پلٹنے تک صلاۃ میں ہے اور وہ (اس سارے عرصہ میں) ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل نہ کرے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اللہ تعالیٰ اس امت پر کس درجہ مہربان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی بھی امتی جب گھر سے وضو کر کے مسجد جاتا ہے تو جب وہ گھر سے چلتا ہے تو وہ گویا صلاۃ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے آنے جانے کا اجر وثواب صلاۃ کا اجر و ثواب لکھتا ہے۔

جب انسان صلاۃ ادا کر رہا ہوتا ہے تو اس کے کچھ آداب ہیں جن کی پاسداری ایمان کی نشانی ہے۔ تو جب گھر سے وہ مسجد کی طرف چلا تو وہ صلاۃ میں ہے تو راستہ کے دوران ایسی چیزوں سے بچے جو صلاۃ کے منافی ہیں۔

یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنے سے منع فرمایا۔ صرف یہی چیز ممنوع نہیں بلکہ ہر وہ کام جو انسانی عزت ووقار کے منافی ہو ادائیگی صلاۃ کے تقاضوں کو پورا نہ کرتا ہو ممنوع ہے۔

عزت ووقار سے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةَ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَافَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٣٦)	جلد ا	صفحہ ۲۰۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۵)	جلد ا	صفحہ ۴۲۲
قال المحقق:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٦٣٦)	جلد ا	صفحہ ۲۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۷۲)	جلد ا	صفحہ ۲۱۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۷۲)	جلد ا	صفحہ ۱۷۱

قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۷)	جلد۲	صفحہ۱۴۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۲)	جلد۲	صفحہ۶۷
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۲۸۲)	جلد۱	صفحہ۳۳۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۲۹)	جلد۷	صفحہ۷۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۴۹)	جلد۷	صفحہ۸۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۵۱)	جلد۷	صفحہ۸۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۹۴۳)	جلد۹	صفحہ۶۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۹۱)	جلد۹	صفحہ۵۸۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب صلاۃ باجماعت ادا کی جارہی ہو تو تم اس میں شامل ہونے کیلئے دوڑ کر نہ آو بلکہ چل کر آو تم عزت و وقار کو لازم رکھو۔ صلاۃ کا جو حصہ تم

امام کے ساتھ پالو اسے ادا کرو اور جو صلاۃ کا حصہ تم سے رہ جائے اسے بعد میں مکمل کرو۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت کا کس درجہ خیال ہے امتی نبی کی اولاد ہوتی ہے اور ایک باپ اپنی اولاد کے بارے میں کتنا فکرمند ہوتا ہے اور انہیں زندگی کی تمام منازل میں سرخرو دیکھنا چاہتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو ہر مقام پر باعزت و باوقار دیکھنا چاہتے ہیں اور حضور کی تعلیمات ہمہ گیر ہیں۔ اس حدیث پاک میں کتنی عمدہ تعلیم دی ہے اور اپنے امتیوں کا کس درجہ خیال رکھا ہے کہ مسجد عبادت کیلئے آو، صلاۃ ادا کرنے کی غرض سے آو تو پھر بھی وقار و سکینت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اللہ کی بندگی کیلئے آنے والا جب عزت وقار سے آتا ہے تو اللہ کی رحمتیں اس کی طرف لپک لپک کر آتی ہیں اور اپنے حصار میں لے لیتی ہیں۔

مسجد میں صلاۃ باجماعت ادا ہو رہی ہو تو جب بھی کوئی مسلم بھائی صلاۃ میں شامل ہونے کیلئے آئے تو ہرگز دوڑ کر شامل نہ ہو اور نہ ایسی تیزی دکھائے جو وقار کے منافی ہو۔

آرام وسکون سے آئے جتنے حصے میں شامل ہو جائے وہ تو امام کے ساتھ ادا کرے اور جو حصہ رہ گیا ہوا سے بعد میں مکمل کرے۔

گناھوں کی مغفرت

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰی اِلٰی صَلاَۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ فَصَلاَّھَا مَعَ الْاِمَامِ غُفِرَلَہٗ ذَنْبُہٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۴۸۹)	جلد۲	صفحہ۳۷۳
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۵۲)	جلد۲	صفحہ۱۲۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۵۹)	جلد۱	صفحہ۳۶۱
قال احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۸۳)	جلد۱	صفحہ۳۷۲
قال احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۱۶)	جلد۱	صفحہ۳۸۵
قال احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۲)	جلد۱	صفحہ۲۶۵

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے

جس نے وضو کیا تو اس وضو کو مکمل کیا پھر وہ صلاۃ مکتوبہ (فرض نماز) کی ادائیگی کیلئے (مسجد کی جانب) چل دیا اور امام کے ساتھ صلاۃ ادا کرلی تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

-☆-

انسان جب اپنے گھر کی دہلیز سے باہر قدم رکھتا ہے اور کسی لمبے سفر پر روانہ ہوتا ہے تو سفر کے لوازمات سے اسے پالا پڑتا ہے گرد وغبار سے اس کے کپڑے متاثر ہوتے ہیں اور اسکے بال پراگندہ ہوجاتے ہیں چلتے چلتے ہوسکتا ہے کسی کانٹے سے پاؤں الجھ جائے کہیں پھسلن پر پاؤں پھسل جائے اور کسی نوک دار پتھر سے پاؤں زخمی ہوجائے۔

اسی طرح اس رزم گاہ حیات میں جگہ جگہ ایسی چیزیں موجود ہیں جن سے متاثر ہوئے بغیر انسان رہ نہیں سکتا۔ دنیا اپنی پوری رنگینی کے ساتھ اسکے سامنے ہے اب اس کا دامن بچا کر نکل جانا بہت مشکل ہے ہاں کچھ خوش قسمت افراد ایسے بھی ہوئے ہیں کہ وہ اس زندگی میں اپنی متاع ایمان کو صحیح

سلامت لے کر نکل جاتے ہیں اور اعمال حسنہ کی عطر بیز خوشبو سے ان کی کشتِ ایمان مہک رہی ہوتی ہے لیکن اکثریت اس کو داغ دار ہونے سے محفوظ نہیں رکھ سکتی لامحالہ گناہوں کی تاریکی اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے۔

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گناہوں کی ظلمت سے نکل جانے کا ایک نسخہ تجویز فرمایا

انسان وضو کرے اور مسجد کا رخ کرے اور امام کے ساتھ صلاۃ ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اس کی لغزشوں کوتاہیوں اور نافرمانیوں پر قلم عفو پھیر دیتا ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟

قَالُوا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمْ

الرِّبَاطُ فَذَٰلِكُمُ الرِّبَاطُ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۷۲
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۴
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ جس کے ذریعے خطاؤں کو مٹاتا ہے اور درجات کو بلند فرماتا ہے؟

صحابہ کرام نے عرض کی ہاں یارسول اللہ! ضرور خبر دیجئے۔

فرمایا

نفس پر شاق گزرنے والے لمحات میں خوش دلی سے مکمل وضو کرنا،

مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا۔ یاد رکھیے یہی رباط ہے یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بے شمار شانیں اور کمالات عطا فرمائے ہیں ان میں ایک آپ کا مبشر ہونا ہے۔

يَاۤ اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا۔

اے نبی کریم ہم نے آپ کو شاہد، مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا۔

مبشر اس ذات کو کہتے ہیں جو خوشخبریاں سنائے یعنی ایسی خبریں سنائے جن کو سن کر ایمان والے کا دل خوش ہو جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ کیجئے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آپ کا یہ وصف مبارک اور آپ کی یہ شان عجیب نمایاں تھی موقع بموقع اپنی امت کو بشارتیں دیا کرتے تھے۔ اس حدیث پاک میں بھی بشارت دے رہیں ہیں۔

يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا:

ایسے اعمال جن کی بدولت اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس درجہ کریم ورحیم ہے کہ انسان گناہ کرتا ہے جرم کرتا ہے معصیتیں کرتا

ہے لیکن اللہ تعالیٰ بعض اعمال کی بدولت اسکے گناہ مٹا دیتا ہے اسکے جرموں پر قلم عفو پھیر دیتا ہے اور اسکی معصیتوں کے داغ ختم کر دیتا ہے۔

اے بندہ مومن! اللہ کی اس کرم نوازی پر غور کر کہ وہ تجھے کس طرح اپنی آغوش رحمت میں لیتا ہے اگر تو اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرے اسکے احکامات پر عمل کرے اسکے ارشادات کو حرز جاں بنائے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرے انکی سنتوں سے اپنے من کو آراستہ کرے تو وہ کریم اللہ کس درجہ خوش ہوگا پھر وہ خوش ہو کر وہ کچھ عطا کرے گا کہ اس کا حصر وشمار ناممکن ہے۔

یَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ:

نیک اعمال کی بدولت اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے جنت میں انگنت درجات ہیں جن پر اللہ الکریم اہل ایمان کو فائز فرمائے گا جیسے اعمال اچھے ہونگے ویسے ہی درجات کی بلندی ہوگی۔ یہ درجات کی بلندی خواب غفلت کے مزے لینے والے کیلئے نہیں بلکہ اس کیلئے ہے جو رضائے الٰہی کا طالب ہے اور اس کی رضا میں زندگی گزارنا اسکا شعار ہے۔

ایک درجہ کتنا بڑا ہوگا اور کس قدر اونچا ہوگا اس کی کسے کیا خبر؟ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اسکی عطا انسانی عقل وخرد سے وراء ہے۔ جنت کی حقیقت

کوئی نہیں جانتا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:

اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِيْنَ مَالاَ عَيْنٌ" رَأَتْ وَلاَ اُذُنٌ" سَمِعَتْ وَلاَ خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ: فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ" مَااُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۴۴)
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۲۴)

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میں نے اپنے نیک وصالح بندوں کیلئے وہ کچھ تیار کیا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر گزر ہوا۔

اگر تم چاہو تو قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت کرو:

فَلاَ تَعْلَمُ نَفْس" مَا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ.

-☆-

یہ درجات انکی بلندی، یہ انعامات، انکی حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے

آج جو تصور جو خیال آئے اللہ تعالیٰ کے انعامات اس سے وراء ہیں۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِہِ:

نفس انسانی آرام طلب ہے نیک وصالح کاموں کی طرف یہ جلد مائل نہیں ہوتا لیکن بعض امور ایسے بھی ہیں جن کا کرنا اس کیلئے بڑا گراں گزرتا ہے۔ ان امور میں سے مکارہ میں مکمل وضو کرنا ہے۔

موسم سرما میں جب سردی جوبن پر ہو ہوا میں حد درجہ ٹھنڈک ہو اس وقت نرم وگرم بستر چھوڑ کر وضو کرنا نفس کیلئے بڑا دشوار ہے۔

ایک ایمان والا کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا ہے اس تکلیف کا تقاضا ہے کہ وضو نہ کیا جائے لیکن اس کا جذبہ ایمانی اسے وضو کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

ایک ایمان والا کسی کاروبار میں مصروف ہے سامان خریدنے والوں کا ایک اژدھام ہے ادھر موذن کی آواز کانوں سے ٹکراتی ہے تو وہ سب کچھ چھوڑ کر وضو شروع کرتا ہے تو یقیناً یہ لمحات نفس انسانی کیلئے بہت گراں ہیں۔

ان لمحات میں ان اوقات میں خوش دلی سے وضو کرنا گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجات کو بلند سے بلند تر کرتا ہے۔

كَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ:

مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا۔

گھر سے مسجد سے دور ہے۔ صلاۃ کا جب وقت آتا ہے بندہ مومن کا اشتیاق عبادت قابل دید ہوا کرتا ہے وہ کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا گھر میں اولاد و اطفال ہیں اھلیہ ہے ان سب کو خیر باد کہتا ہے مسجد کا رخ کرتا ہے یہ بندہ مومن مسجد میں جا کر سکون لیتا ہے اس کا چین صلاۃ ادا کرنے میں ہے اس کا اطمینان اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے میں ہے۔ دنیا کی کوئی بھی نعمت دی جائے اسے اس قدر سکون نہیں ملتا جتنا اسے اللہ کی بندگی میں ملتا ہے۔ یقیناً ایسے آدمی کا گھر چھوڑ کر مسجد آنا گناہوں کو مٹاتا ہے معصیتوں کے داغ دھوتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔

اِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ:

انسانی روح جب عشق الٰہی کی لذت سے لبریز ہوتی ہے تو پھر اس کی سوچ کا محور بدل جاتا ہے وہ دنیا، فانی دنیا کے فوائد نہیں سوچتا وہ سوچتا ہے تو اخروی فوائد سوچتا ہے۔ وہ دنیا کا طلبگار نہیں ہوتا بلکہ آخرت کا طلبگار رہوتا ہے

وہ فانی لذتوں کا دلدادہ نہیں ہوتا بلکہ باقی انعامات کا شیدا ہوا کرتا ہے وہ صلاۃ (نماز) بددلی سے ادا نہیں کرتا اور نہ ہی صلاۃ ادا کرنے کے فوراً بعد گھر کا رخ کرتا ہے بلکہ وہ صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں بیٹھ جاتا ہے اس کا صرف صلاۃ کے انتظار میں بیٹھنا اللہ تبارک وتعالیٰ کو اتنا پسند ہے کہ صرف بیٹھنے کے سبب اسکے گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اسکے درجات بلند کردیئے جاتے ہیں جس کے درجات بلند کرنے والا اللہ تعالیٰ ہو اس کے درجات کی بلندی کا عالم کیا ہوگا۔

فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ:

فذالکم الرباط یہ جملہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا آیئے اس جملہ پر غور کریں

۱۔ رباط اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی دوسری چیز کو باندھا جائے

۲۔ رباط جہاد کے لئے مستعد رہنے اور اس غرض سے گھوڑے باندھنے کو کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا امور وہ امور ہیں جو نفس انسانی کو باندھ رکھتے ہیں جب نفس انسانی بندھا ہوا ہوگا تو گناہوں کی طرف نہیں جاسکے گا۔ جب گناہوں کی طرف نہ جائے گا تو انسان ہر قسم کی نافرمانیوں معصیتوں اور جرموں سے

محفوظ رہے گا۔

جہاد فی سبیل اللہ کا اجر وثواب بہت زیادہ اس کیلئے تیار و مستعد رہنا گھوڑے باندھ کر رکھنا معمولی نیکی نہیں اللہ تعالیٰ کے کرم سے بعید نہیں کہ مندرجہ بالا امور سرانجام دینے والے کو اللہ تعالیٰ مجاھد فی سبیل اللہ کا اجر وثواب عطا فرمائے۔

جہاد دشمن کے خلاف ہوا کرتا ہے۔ انسان کا سب سے بڑا دشمن نفس اور شیطان ہیں۔ ان امور کو رضائے الٰہی سے ادا کرنے والا نفس وشیطان کے خلاف مستعد ہے اور ان کے نبرد آزما ہونے کے لیئے تیار کھڑا ہے۔ جب بندہ مومن تائید الٰہی کی معیت میں مجاھد کے روپ میں ہو تو پھر شیطان کے جملہ فریبوں سے محفوظ ہوا کرتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کُلُّ سَلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ" کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْهِ الشَّمْسُ یَقُوْلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَةٌ" وَیُعِیْنُ الرَّجُلُ فِیْ دَابَّتِهٖ فَیَحْمِلُهٗ عَلَیْهَا، اَوْ یَرْفَعُ عَلَیْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ" وَالْکَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ صَدَقَةٌ" وَبِکُلِّ خُطْوَةٍ یَمْشِیْهَا اِلَی الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ" وَیُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ"

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۹۸۹)	جلد۲	صفحہ۹۱۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۰۹)	جلد۲	صفحہ۳۹۴

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے۔

دو روٹھے ہویوں کے درمیان بات کرانا صدقہ ہے۔

کسی کو اس کی سواری پر بٹھانے میں اس کی مدد کرنا یا سوار کو اس کا سامان اٹھا کر دینا صدقہ ہے۔

اچھی بات صدقہ ہے۔

ہر قدم جو وہ صلاۃ کی ادائیگی کیلئے چلتا ہے صدقہ ہے۔

راستہ سے تکلیف دہ چیز کا دور کرنا صدقہ ہے۔

-☆-

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

مَنْ رَاحَ اِلَى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخُطْوَةٌ" تَمْحُوْ سَيِّئَةً وَخُطْوَةٌ" تُكْتَبُ لَهٗ حَسَنَةً ذَاهِبًا وَرَاجِعًا.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۳۹)	جلد ۵	صفحہ ۳۸۷
قال الارنورط:	اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد		جلد ۲	صفحہ ۳۲
قال الھیثمی:	رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر رجال الطبرانی رجال الصحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۵۹۹)	جلد ۶	صفحہ ۱۷۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو آدمی اس مسجد کی طرف چلا جہاں صلاۃ باجماعت ہوتی ہو تو اس کا قدم گناہ مٹاتا ہے اور اس کا قدم اسکے لیئے نیکی لکھتا ہے یہ سعادت جاتے اور آتے دونوں مرتبہ ملتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ لَایَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلَاةُ لَا یُرِیْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ یَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً حَتّٰی یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَ فِیْ صَلَاةٍ مَا کَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلدا	صفحہ۲۰۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلدا	صفحہ۱۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۷۷)	جلدا	صفحہ۱۶۵
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۰۳)	جلد۲	صفحہ۴۹۹
مسند ابی عوانۃ		جلدا	صفحہ۳۸۸
ابوداود الطیالسی	رقم الحدیث (۲۴۱۴)		صفحہ۳۱۷
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۴۹۰)	جلد۲	صفحہ۳۷۳
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۱)	جلدا	صفحہ۱۶۷
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۲)	جلدا	صفحہ۱۰۷
قال الالبانی:	صحیح		

السنن الکبری للبیہقی رقم الحدیث (۴۹۶۶) جلد۳ صفحہ۸۷

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۷۴۲۴) جلد۷ صفحہ۲۳۴

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم میں سے کوئی (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) وضو کرے اور احسن طریقہ سے وضو کرے پھر مسجد کو آئے اسکے مسجد آنے کا قصد صرف صلاۃ کی ادائیگی ہو تو مسجد میں داخل ہونے تک وہ جتنے قدم اٹھائے گا اللہ ہر قدم کے بدلے اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور ہر قدم کے بدلے اس کا گناہ مٹا دے گا۔ پس جب وہ مسجد میں داخل ہوگا تو وہ صلاۃ میں ہے جب تک صلاۃ کی ادائیگی اسے مسجد میں روکے رکھے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْراً فِی الصَّلاۃِ اَبْعَدُهُمْ اِلَیْهَا مَمْشًی فَاَبْعَدُهُمْ وَالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلاۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَهَا مَعَ الْاِمَامِ ، اَعْظَمُ اَجْراً مِنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْهَا ثُمَّ یَنَامُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۱)	جلد۱	صفحہ ۲۰۷
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۷۸)	جلد۳	صفحہ ۹۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۶۲)	جلد۲	صفحہ ۱۱۴

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: صلاۃ کی ادائیگی میں لوگوں میں زیادہ اجروالا وہ ہے جوان میں سے زیادہ دور سے چل کرآتا ہےاوراس سے زیادہ اجروالا وہ ہے جواس سے زیادہ دور سے چل کرآتا ہےاوروہ شخص جوصلاۃ کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے امام کے ساتھ ادا کرے وہ اس آدمی سے اجر میں زیادہ ہے جوصلاۃ ادا کرنے کے بعد سو جاتا ہے۔

-☆-

گناھوں کا دھل جانا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِسْبَاغُ الْوَضُوْءِ فِی الْمَكَارِهِ وَاِعْمَالُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلاً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد ا	صفحہ ۲۷۸
المستدرک		جلد ا	صفحہ ۱۳۲
قال الحاکم:	صحیح علیٰ شرط مسلم		
تلخیص المستدرک		جلد ا	صفحہ ۱۳۲
قال الذھبی:	علیٰ شرط مسلم		

ترجمة الحدیث:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا

جن اوقات میں طبیعت پر بوجھ بنے ان اوقات میں وضو کرنا، صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مساجد کی طرف چل کر آنا، صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا، یہ چیزیں گناہوں کو بالکل دھودیتی ہیں۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس حدیث پاک میں تین چیزدں کا ذکر فرمایا جو گناہوں کو بالکل دھودیتی ہیں۔ جب لوحِ دل کو گناہوں کی آلودگی سے پاک کردیا جائے اور گناہوں کی ظلمات کو دھودیا جائے تو وہ دل یقیناً رشک قدسیاں ہے۔

اِسْبَاغُ الْوَضُوْءِ فِی الْمَكَارِہِ :

موسم سرما میں جب سردی اپنے جوبن پر ہو وضو کرنے کو کس کا جی چاھتا ہے۔ نفس تو ایسے وقت میں گرمی وراحت کا طلبگار رہوتا ہے لیکن وہ آدمی جو اللہ کی رضا کیلئے خواہشاتِ نفس کو پسِ پشت ڈال دے بلکہ نفس کی مخالفت پر کمربستہ ہوجائے تو اللہ کی رحمت سے کوئی بعید نہیں کہ اس کے گناہ دھودیے جائیں بلکہ اھل ایمان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان مبارک پر یقین رکھنا چاہیئے کہ مکارہ میں وضو کرنے سے گناہ دھودیے گئے ہیں۔

اِعمَالُ الاَقْدَامِ اِلَی المَسَاجِدِ:

مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں خیر بقاع الارض ہیں۔ مساجد پر ہروقت عنایات الٰہیہ کی بارش ہوتی ہے یہ وہ مبارک جگہیں ہیں جہاں سر بندگی جھکایا جاتا ہے۔اہل ایمان پانچوں وقت مل کر اللہ کے حضور عبادت کرتے ہیں۔ان پاک جگہوں کی طرف آنا معمولی نیکی نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق مساجد کی طرف آنا گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

کس مومن کی یہ خواہش نہیں کہ اس کے گناہ دھودیے جائیں یا اسکی خطائیں مٹادی جائیں؟ اسکے جرموں پر قلم عفو پھیر دیا جائے؟ تو آیئے اللہ کی رضا اور خوشنودی کیلئے مساجد کا رخ کریں مساجد کی طرف چل کر جانا گناہوں کو مٹاتا ہے۔انسان کے نامہ اعمال سے معصیتوں کو ختم کردیا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ اکبر ہے اسکی کبریائی اور عظمت کائنات کی ہر چیز سے عیاں ہے۔اہل ایمان جب اسکی کبریائی کے عملی اظہار کیلئے اسکی بارگاہ میں قدموں کی جگہ سر رکھ کر سجدے کرنے کیلئے دیوانہ وار مساجد کا رخ کرتے ہیں تو اسکی رحمت کو جوش آتا ہے۔ایمان والے کا جیسے جیسے قدم مساجد کی طرف بڑھتا جاتا ہے اللہ ذوالجلال والاکرام کی رحمت اس کے دفتر سے گناہوں کو مٹاتی

جاتی ہے اور معصیتوں کی سیاہی دھودی جاتی ہے۔

وَانْتِظَارُ الصَّلاةِ بَعْدَ الصَّلاةِ :

صلاۃ ادا کرنے کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کا رخ کرتے ہیں جہاں ان کے اہل وعیال ان کے انتظار میں ہیں۔ بعض لوگ صلاۃ ادا کرنے کے بعد اپنی اپنی دکانوں کا رخ کرتے ہیں اپنے دفاتر کی طرف جاتے ہیں لیکن کچھ افراد ایسے بھی ہیں جو ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں۔ ایسے افراد کسی اور کو اچھے لگیں نہ لگیں کوئی ان کی اس ادا کو پسند کرے یا نہ کرے لیکن جس خالق و مالک نے عبادت کا حکم دیا انسان کو اپنی طرف پلٹ آنے کا حکم دیا وہ یقیناً راضی وخوش ہوتا ہے۔ اسکی خوشی کی پہلی برکت یہ ہوتی ہے کہ انتظار صلاۃ میں بیٹھنے والے کے گناہ دھودیے جاتے ہیں اس کے دل کی تختی کو گناہوں کی سیاہی سے پاک کر دیا جاتا ہے۔

کسی کو اپنے گھر سے محبت ہے یقیناً گھر والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں کسی کو اپنے کاروبار سے محبت ہے یقیناً اہل تجارت اس سے چاہت کرتے ہیں کسی کو اپنے کام سے غرض ہے اپنی فیکٹری سے انس ہے تو فیکٹری کے مالک یقیناً اس سے بھی انس کرتے ہیں۔ تو کیا جس کو اللہ تعالیٰ

سے محبت ہے اللہ تعالیٰ کے گھر سے، مسجد سے پیار ہے اس کی عبادت سے لگاؤ ہے اور اس درجہ لگاؤ ہے کہ ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کیلئے اس کے گھر بیٹھا ہوا ہے تو کیا ایسے آدمی سے اللہ ذوالجلال والاکرام محبت نہیں کرتا؟ اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے اسے گناہوں سے بچاتا ہے۔ گناہوں کے داغ اس سے مٹاتا ہے گناہوں کی ظلمت اس کے دل سے ختم کرتا ہے۔ اسے نیکی سے رغبت دیتا ہے۔ عبادت کا ذوق وشوق عطا کرتا ہے اور اسکے دل کو بقعہ انوار بناتا ہے اسکے قلب کو یوں چمکاتا ہے کہ قلب والے اس سے راحت وسکون پاتے ہیں۔

يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلًا:

کسی چیز کو دھونے کیلئے غسل کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے پھر دھونے دھونے میں فرق ہوا کرتا ہے کپڑے دھوتے وقت ہر ایک کی دھلائی ایک جیسی نہیں ہوتی بلکہ بعض دھوتے ہیں تو اس کپڑے میں کچھ میل رہ جاتی ہے بعض دھوتے ہیں تو برائے نام دھوتے ہیں لیکن جب غسل کے بعد غسلاً بطور مفعول مطلق ذکر کیا جائے تو اس سے مراد خوب دھونا ہے یعنی جو دھو کر میل کا نام ونشان مٹادے اس کیلئے غسل غسلاً بولا جاتا ہے تو یہاں بھی یہی مفعول مطلق استعمال ہوا ہے تو مطلب بالکل واضح ہے کہ یہ اعمال گناہ دھوتے ہی

نہیں بلکہ گناہ دھوکر گناہ کا نام ونشان مٹادیتے ہیں اور دل اور نامہ اعمال میں گناہ کا کوئی معمولی سے بھی معمولی اثر نہیں چھوڑتے۔

سُبْحَانَ مَنْ يُعْطِىْ وَيُكْرِمُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اَلاَ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَايُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ بِهٖ فِى الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلاةِ بَعْدَ الصَّلاةِ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۷)	جلد ا	صفحہ ۴۲۳
قال المحقق:	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۲)	جلد ا	صفحہ ۲۳۹
قال الالبانی:	حسن صحیح		

سنن الدارمی	رقم الحدیث (۶۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۹
المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۱۹۱
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط الشیخین ولم یخرجاہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۳۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۴
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۷۲
قال ابوعیسیٰ	ھذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۷۱۵)	جلد ۷	صفحہ ۴۴۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسلم فی الصحیح	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
موارد الظمان	رقم الحدیث (۱۶۱)		صفحہ ۶۸

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سنا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے

کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ

خطاؤں کو مٹادے اور جس کے ذریعے نیکیوں میں اضافہ فرمادے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کی

ہاں یارسول اللہ! ضرور بتائیے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جن اوقات وحالات میں طبیعت پر وضو کرنا گراں گزرے ان

اوقات میں مکمل وخوش دلی سے وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا، صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا۔

-☆-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

اَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّيْ – تَبَارَكَ وَتَعَالٰى – فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ – قَالَ: أَحْسَبُهُ قَالَ: فِي الْمَنَامِ – فَقَالَ : يَامُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ، حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ–اَوْقَالَ : فِيْ نَحْرِيْ – فَعَلِمْتُ مَافِي السَّمٰوٰاتِ وَمَافِي الْاَرْضِ، قَالَ: يَامُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ، فِي الْكَفَّارَاتِ، وَالْكَفَّارَاتُ: اَلْمَكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوٰاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ: عَاشَ بَخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَامُحَمَّدُ! اِذَاصَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ

الْمَسَاكِيْنِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً ؛ فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنَ قَالَ: وَالدَّرَجَاتُ: إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ".

تخريج الحديث:

الحديث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۶
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آج رات قیام میں میرے پاس میرا رب تبارک وتعالیٰ احسن صورت میں تشریف لایا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا یا محمد! کیا تم جانتے ہو ملا اعلیٰ کس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا یہاں

تک کہ میں نے اسکی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی یا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے گلے میں پائی۔تو جو کچھ آسمانوں وزمین میں ہے اسکا مجھے علم ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اے سراپا حمد وخوبی ! کیا تم جانتے ہو کہ مَلا اعلیٰ کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں؟

تو میں نے عرض کی

ہاں کفارات میں جھگڑ رہے ہیں۔

کفارات صلوات (نمازوں) کے بعد مساجد میں ٹھہرنا اور چل کر باجماعت صلوات (نمازوں) میں شریک ہونا اور جن اوقات میں طبیعت پر گراں گزرے خوش دلی سے وضو مکمل کرنا ہے اور جس نے ایسا کیا وہ خیر سے زندہ رہے گا اور خیر سے دنیا سے رخصت ہوگا اور گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے سراپا حمد وخوبی! جب تم صلاۃ (نماز) ادا کرو تو میری بارگاہ میں یہ دعا مانگا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَالُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ

وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنَ.

اور فرمایا

اور درجات: السلام علیکم کی اشاعت کرنا۔ کھانا کھلانا اور رات کو صلاۃ (نماز) ادا کرنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

-☆-

اہل ایمان کیلئے یہ حدیث پاک ایمان کی جان ہے۔ محبت وعظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز دل اس حدیث پاک سے عجب چاشنی پاتے ہیں اور ارباب ذوق ووجدان کیلئے یہ ذوق وسکون کا سامان ہے۔

اَتَانِیْ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ:

ہر انسان کا کسی نہ کسی سے رابطہ ہوتا ہے اس تعلق کی بنا پر ایک دوسرے کے پاس جایا جاتا ہے کسی کے ہاں اس کے عزیز واقارب آتے ہیں تو کسی کے ہاں اس کے دوست احباب کی محفل ہوا کرتی ہے۔ قربان جائیں اللہ کے پیارے حبیب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن کے ہاں تشریف لاتا ہے تو خود رب تعالیٰ تشریف لاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وہ لمحات کس درجہ راحت بخش

اور سکون آور ہونگے جب انکا خالق و مالک ان کے پاس تشریف لایا ہوگا۔ ان مازاغی نگاہوں کا عالم کیا ہوگا جو اپنے محبوب حقیقی اور معبود برحق کو اپنے قریب دیکھ رہی ہیں جس رب تعالیٰ کے دیدار اور رضا کیلئے غارِ حراء کے خلوت خانہ کو عبادات کے انوار سے مرکز تجلیات بنا دیا بیت اللہ العتیق کو اپنی جبین سے سرفراز فرمایا ملتزم سے چمٹ کر مناجات کا کیف لیا۔ آج وہی رب تعالیٰ جلوہ افروز ہے وہ حسن لم یزل اپنی تابانیاں کو بکھیرے تو اس کیفیات کا عالم کیا ہوگا یہ دیدار کرانے والا جانے یا دیدار کرنے والا۔ یہ زیارت کرانے والا جانے یا زیارت کرنے والا۔ بہرحال زبانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف اتنا بتایا ''فِیْ اَحْسَنِ صورۃٍ'' سب سے حسین صورت میں۔

فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ:

اللہ رب العزت نے اپنا دستِ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ کبھی نگاہوں سے فیض دیا جاتا ہے تو کبھی دست مبارک رکھ کر فیضان کے دریا انڈیل دیے جاتے ہیں۔ جب دینے والا اللہ تعالیٰ ہو اور لینے والا اس کا پیارا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تو اس وقت فیضان کے جوبن نرالا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا دریا

کس قدر جوش میں ہوگا اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ کے کرم سے مکرم سینہ اقدس پر تجلیات کا عالم کیا ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس کھلی تو اتنا فرمایا:

فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ:

میں نے اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی اس ٹھنڈک پر کائنات ارضی وسمائی قربان کردی جائے عابدین کی سجدہ ریزیاں اور مقربین کی مناجاتیں محبت الٰہی سے مخمور نگاہوں کی مستی اور واصلین الی اللہ کے جامہائے وصل سب فدا کردیے جائیں تو حق ادا نہیں ہوتا۔

فَعَلِمْتُ مَافِى السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ:

پس جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے مجھے اسکا علم ہوگیا۔

آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے؟ اسکی تفصیل کون جانتا ہے؟ آج علم ترقی کی بہت سی منازل طے کرچکا ہے لیکن آج تک یہ دعویٰ کسی نے نہیں کیا کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ہمیں اسکا علم ہوگیا۔

یہ شان اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی۔ جب اللہ تعالیٰ دینے پر آجائے تو اسے کون روک سکتا ہے وہ جواد

ومنعم ہے اسکے جود وسخا وانعام واکرام عدد وحصر سے وراء ہیں۔

قادر وقیوم اللہ کے قدرتوں والے ہاتھ نے اپنے محبوب کے سینہ اقدس کو یوں کشادہ کیا آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا علم ہو گیا۔

فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ فَعَرَفْتُ:

میرے لئے ہر چیز منکشف ہو گئی تو میں نے ہر چیز کو پہچان لیا۔

تَجَلّٰی – تَجَلِّیاً الشیء : ظھر وتکَشَّفَ

تجلی -کا معنی چیز کا ظاہر ہونا اور منکشف ہونا ہے۔

اب غور کیجئے!

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میرے لیے ہر چیز ظاہر ومنکشف ہو گئی۔ یعنی ہر چیز کا مجھے علم تو ہو ہی گیا بس علم تک بات نہ رہی بلکہ ہر چیز نے اپنا آپ ظاہر کر دیا۔ اب فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق کائنات ارضی وسمائی کی کوئی چیز ایسی نہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے منکشف وظاہر نہ ہوئی ہے کوئی پردہ ایسا نہیں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سرک نہ گیا ہو۔ بلکہ ہر چیز نے آپ کیلئے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا کہ اس میں کوئی خفا نہیں رہا اور ہر چیز منکشف ہو گئی کہ اس میں کوئی پوشیدگی نہ رہی۔

اس حدیث پاک میں لفظ ''لی'' قابل غور ہے۔ یعنی ہر چیز کا منکشف اور ظاہر ہونا صرف آپ کے لیے ہے۔ یہ سعادت کسی اور کے مقدر میں نہیں ہاں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے سینے میں علم وحکمت انڈیل دیں اور اسے محرم راز بنا دیں یہ الگ بات ہے۔

اَلْکَفَّارَاتُ:

اَلْکَفَّارَۃُ : ھِیَ عِبَارَۃ'' عَنِ الفَعْلَۃِ وَالْخَصْلَۃِ الَّتِیْ مِنْ شَأْنِھَا اَنْ تُکَفِّرَ الْخَطِیْئَۃَ اَیْ تَسْتُرَھَا وَتَمْحُوھَا.

النہایۃ ۴/۱۸۹

کفارہ اس فعل یا خصلت کو کہتے ہیں جس کی شان یہ ہے کہ وہ گناہ کو چھپا لیتی ہے اور اسے بالکل مٹا دیتی ہے۔

اس حدیث پاک میں تین کفارات کا ذکر ہے یعنی تین ایسے امور اور خصلتیں ہیں جو ان کو بجالاتا ہے تو اس کے گناہ اور معصیتیں چھپا دی جاتی ہیں اور مٹا دی جاتی ہیں۔

اَلْمَکْثُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ:

صلوات (نمازیں) ادا کرنے کے بعد مسجد میں ٹھہرے رہنا۔

یہ وہ عمل ہے جو گناہوں کو چھپا دیتا ہے اور انہیں محو کر دیتا ہے۔

اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے

اِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

جب تم صلاۃ ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

صلاۃ ادا کرنے کے بعد مسجد میں بیٹھ کر ذکر کرنا انسان کے پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے۔ اس کی معصیتوں کے داغ ختم کر دیے جاتے ہیں اور نافرمانیوں کی سیاہی دھو دی جاتی ہے وہ اللہ کی طرف سے چنے ہوئے افراد ہیں جو صلاۃ ادا کرنے کے بعد مساجد میں بیٹھے رہتے ہیں اور متوجہ الی اللہ ہو کر اس کی یاد کے مزے لیتے ہیں۔ صلاۃ ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا بہت بڑی نیکی ہے اور اسکی توفیق اسے ہی ملتی ہے جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہوا کرتا ہے۔

اَلْمَشْیُ عَلَی الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ:

مسجد میں صلاۃ باجماعت میں شرکت کیلئے پیدل چل کر آنا یہ عمل بھی گناہوں کا کفارہ ہے۔ جتنے قدم زیادہ مسجد کی طرف اٹھیں گے اتنے ہی گناہ معاف ہونگے۔ یہ عمل اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بہت محبوب ہے۔ محبّ محبوب کی پسندیدہ چیز سے محبت کیا کرتا ہے اگر ہمیں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے تو اس محبت سے سرشار ہو کر ہمیں

صلاۃ باجماعت کی ادائیگی کیلئے مساجد کی طرف چل کرآ نا چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ ہراھل ایمان کواس عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِہ:

وہ اوقات جو نفس پر شاق گزریں ان میں خوش دلی سے وضو کرنا یہ عمل بھی گناہوں کا کفارہ ہےاوراس سے انسان کے گناہ مٹ جاتے ہیں اور لوحِ دل معصیتوں کی ظلمتوں سے پاک ہوجاتی ہے۔

عَاشَ بِخَیْرٍ وَمَاتَ بِخَیْرٍ:

جس نے ان درج بالا امور کو سرانجام دیا اس کی زندگی خیر سے گزرے گی۔ خیر ایک جامع لفظ ہے جو ہر نیکی اور بھلائی کو شامل ہے۔ گویا یہ اسے ایک نوید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اس کی بندگی کے جذبہ سے سرشار ہوکر یہ کام سرانجام دینے والے ہوسکتا ہے کہ تیرے اعزہ اقارب تیرے جاننے والے اسے پسند نہ کریں لیکن یہ یادرکھنا جس خالق و مالک نے پیدا فرمایا ہےاور جس نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی کا ہار زیب گلو ہے وہ ضرور پسند فرماتے ہیں اور اس کا اجر یہ ہے کہ تیری زندگی خیر سے لبریز رہے گی نیکیاں تیرا مقدر ٹھہریں گی اور سعادتیں تیرے حصہ میں آئیں گی۔ بات صرف یہاں تک نہیں بلکہ یہ بشارت بھی ہے کہ "مَاتَ بِخَیْرٍ" ان امور کو

سرانجام دینے والا خیر سے وفات پائے گا۔ یہ وعدہ الٰہی ہے اور وعدہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے۔ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعدہ خلافی نہیں کیا کرتے۔ خیر سے وفات پانے والا وہی ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا جو دنیا سے باایمان رخصت ہوگا۔ جس کی باایمان موت کا وعدہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کریں اس سے بڑھ کر اور کون سعید ہوگا یاد رہے اگر دنیا سے جاتے ہوئے ایمان سلامت چلا گیا تو سب خیریت ہے اور سب سعادتیں دامن میں ہیں۔

پھر یہ بھی نہیں کہ وہ دنیا سے ایمان تو لے جائے گا لیکن ساتھ گناہوں کے انبار بھی لے جائے گا ہرگز نہیں بلکہ

كَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّه:

وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک وصاف ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو گناہوں سے پاک وصاف پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت اس پر کسی معصیت کا داغ نہیں ہوتا اور نہ وہ گناہوں کی آلودگی سے ملوث ہوتا ہے بلکہ قطرۂ شبنم کی طرح پاک وصاف ہوتا ہے۔

تو مساجد میں صلاۃ ادا کرنے کے بعد ذکر الٰہی کے مزے لینے والا

مساجد کی طرف چل کر آنے والا اور

مکارہ میں خوش دلی سے وضو کرنے والا

کس درجہ سعید ہے اس کے بختوں پر ایک جہاں نثار ہو تو بھی حق ادا نہیں ہوتا۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ الَّذِیْنَ یَقْتَلُوْنَ بِآثَارِ نَبِیِّکَ الْکَرِیْمِ وَیَتَحَلَّوْنَ بِسُنَنِ رَسُوْلِکَ الْعَظِیْمِ آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبَرْکَةِ سَیِّدِ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ اَفْضَلُ التَّحِیَّاتِ وَاَکْمَلُ التَّسْلِیْمَاتِ.

حسنات کی کثرت

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْسَلِمَۃَ اَنْ یَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھُمْ اِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّکُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ قَالُوْا نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِکَ فَقَالَ یَابَنِیْ سَلِمَۃَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۴۲)	جلد ۵	صفحہ ۳۹۰
قال الارنوؤط:	اسنادہ صحیح رجالہ ثقات		
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۱۱۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۵۰۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۸۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۸۱)	جلد۳	صفحہ۹۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۱۲۳)	جلد۱۲	صفحہ۹۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۱۹۸۲)	جلد۱	صفحہ۵۱۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۹۳۲)	جلد۱۲	صفحہ۴۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر بن عبداللہ نے ارشاد فرمایا:

مسجد نبوی کے نزدیک کچھ جگہ خالی ہوگئی تو قبیلہ بنوسلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ان کے اس ارادہ کی خبر پہنچی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! ہم نے ایسا ارادہ کرلیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اے بنوسلمہ اپنے گھروں کو لازم پکڑو (جب تم صلاۃ ادا کرنے کیلئے مسجد میں آتے ہوتو) تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔ اپنے انہیں گھروں میں رہو تمہارے قدموں کے نشانات لکھتے جاتے ہیں۔

-☆-

مسجد کے قرب کا ایک اپنا شرف ہے لیکن جو مسجد سے بعید ہیں جنکے گھر مسجد سے فاصلے پر ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیوں اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمتوں سے محروم نہیں۔

ایک بندہ مومن جب اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنا شعار بناتا ہے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خوگر ہوتا ہے تو پھر انسان ہوتے ہوئے بھی انسانوں سے وراء ہوا کرتا ہے۔غور کیجئے فرشتے نوری مخلوق ہیں اور اللہ کے ہاں عزت وکرامت والے ہیں لیکن جب ایک مسلمان وضو کر کے گھر سے مسجد کی طرف رخ کرتا ہے سجدے کی بے تابی اسے مسجد کھینچ لاتی ہے تو یہی نوری مخلوق اسکے نشاناتِ قدم کو گنتی ہے۔جتنے زیادہ نشانات ہونگے اتنا ہی زیادہ اجر وثواب ملتا ہے۔

جن افراد کے گھر مساجد سے دور ہوں وہ غمگین نہ ہوں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے کسی بھی امتی کو محروم نہیں رکھا ہے۔ اگر مسجد کے قرب والے اللہ تعالیٰ کی عنایات سے مالا مال ہیں تو مسجد سے دور رہنے والے بھی اس کے لطف وکرم سے خالی نہیں وہ جب بھی صلاۃ ادا کرنے کیلیئے باوضو ہوکر مسجد کا رخ کرتے ہیں تو ان پر بھی رحمتوں کی بارش ہوتی ہے۔ انکا رکھنے والا ہر قدم انکی نیکیوں میں اضافہ کرتا جاتا ہے اور انہیں رحمت

الٰہی سے معمور کرتا جاتا ہے۔

بنوسلمہ مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونا چاہتے تھے تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں منع فرما دیا کیونکہ وہ جتنے قدم چل کر مسجد میں آئیں گے وہ نشانات قدم لکھ لئے جائیں گے جس کے آج قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں کل قیامت کو اس کی عزت وشرف کا عالم کیا ہوگا۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: کَانَتْ بَنُو سَلِمَةَ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَدِیْنَةِ فَاَرَادُوْا النَّقْلَةَ اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الآیَةُ (اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَاقَدَّمُوْا وَآثَارَهُمْ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ آثَارَکُمْ تُکْتَبُ فَلَمْ یَنْتَقِلُوْا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۲۶)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۴۴) جلد ۱ صفحہ ۲۴۱

قال الالبانی: صحیح

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۶۱۲۷) جلد ۵ صفحہ ۱۴۳

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

بنو سلمہ مدینہ منورہ کے ایک ناحیہ میں آباد تھے تو انہوں نے مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوْا وَ آثَارَهُم

بے شک ہم زندہ کرتے ہیں مردوں کو اور لکھتے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور لکھتے ہیں ان کے قدموں کے نشان (جب وہ مسجد کی طرف صلاۃ ادا کرنے کیلئے چل کر آتے ہیں)

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلاۃ کی ادائیگی کیلئے تمہارے مسجد آتے وقت قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔ (یہ ارشاد گرامی سن کر بنو سلمہ) مسجد کے قریب منتقل نہ ہوئے۔

-☆-

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَرَادَتْ بَنُو سَلِمَةَ اَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ

وَسَلَّمَ اَنْ یُعْرُوا الْمَدِیْنَةَ فَقَالَ یَابَنِیْ سَلِمَةَ! اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ آثَارَکُمْ؟ فَاَقَامُوْا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵٦٦)		
قال المحقق:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦۵٦)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۸
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیهقی	رقم الحدیث (۴۹۸۰)	جلد ۳	صفحہ ۹۱
قال المحقق:	اخرجہ البخاری فی الصحیح		
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۲۰۷

ترجمة الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے اپنے گھر مسجد نبوی کے قریب منتقل کر لیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ بنو سلمہ مدینہ طیبہ کے اطراف کو خالی چھوڑ دیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشادفرمایا: اے بنوسلمہ!

کیاتم صلاۃ کی ادائیگی کیلئے آتے، جاتے اپنے اپنے قدموں کے نشانات کا ثواب نہیں لیناچاہتے؟

اس ارشادکوسن کرانہوں نے اپنے اپنے گھروں میں قیام رکھا۔

-☆-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْاَنْصَارُ بَعِيْدَةً مَنَازِلُهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادُوْا اَنْ يَقْتَرِبُوا فَنَزَلَتْ وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوْا وَ آثَارَهُمْ قَالَ فَثَبَتُوا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد۱	صفحہ۲۰۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۵)	جلد۱	صفحہ۴۲۹
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۲)	جلد۱	صفحہ۲۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
المصنف لابن ابی شیبۃ		جلد۱	صفحہ۲۰۷

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ

انصار کے گھر مسجد نبوی سے دور تھے تو انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ مسجد نبوی کے قرب میں سکونت اختیار کرلیں تو قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی

وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوْا وَآثَارَهُمْ.

اور ہم لکھتے ہیں ان اعمال کو جو وہ آگے بھیج رہے ہیں اور ان کے مساجد کی طرف چلتے وقت نشانِ قدم بھی لکھ رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے

اس فرمان کے نازل ہونے کے بعد وہ اپنے سابقہ مکانات میں ہی قیام پذیر رہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اَلْاَ بْعَدُ وَالْاَ بْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَعْظَمُ اَجْراً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۷
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۵
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۶۰۳)	جلد ۸	صفحہ ۳۶۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
الموطا للامام مالک		جلد ۱	صفحہ ۵۷
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۸۲)	جلد ۳	صفحہ ۹۱

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس کا گھر مسجد سے دور ہے جس کا گھر مسجد سے دور ہے اس کا (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد کی طرف آتے اور جاتے) بہت بڑا اجر وثواب ہے۔

-☆-

ایک مسلم مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا جب وہ صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد کا رخ کرے گا تو اسے اتنا ہی زیادہ اجر وثواب ملے گا۔ وجہ بالکل واضح ہے کہ دور سے مسجد آنا قوی ایمان کی نشانی ہے اور دور سے آنے والا زیادہ قدم چل کر آئے گا تو جتنے زیادہ قدم مسجد کی طرف اٹھیں گے اتنا ہی

اجر وثواب زیادہ ملے گا اور اتنے ہی زیادہ اسکے گناہ مٹیں گے اور اتنے ہی زیادہ اس کے درجات بلند ہونگے۔

ہر قدم پر دس نیکیاں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ : اِذَاتَطَهَّرَ الرَّجُلُ ثم أَتٰى الْمَسْجِدَ يَرْعَى الصَّلاةَ كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ اَوْ كَاتِبُهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَالْقَاعِدُ يَرْعَى الصَّلاةَ كَالْقَانِتِ وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۳۷۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۷۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
المستدرک للحاکم		جلد ۱	صفحہ ۲۱۱
قال الحاکم:	صحیح علیٰ شرط مسلم		
تلخیص المستدرک بذیل المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۲۱۱
قال الذھبی:	صحیح علیٰ شرط مسلم		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۴

قال المحقق: اسنادہ صحیح

مجمع الزوائد جلد۲ صفحہ۳۲

قال الھیثمی: رواہ احمد، ابو یعلی والطبرانی بعض الطرق صحیح وصححہ الحاکم

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۲۰۴۵) جلد۵ صفحہ۳۹۳ مختصراً

قال المحقق: اسنادہ صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی وضو کرے پھر مسجد کی طرف آئے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے تو اس کے دونوں لکھنے والے فرشتے یا ایک لکھنے والا فرشتہ ہر قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی طرف چل کر آیا ہے دس نیکیاں لکھتا ہے صلاۃ کے انتظار میں بیٹھنے والا ایسے ہے جیسے عبادت کرنے والا ہے۔ گھر سے نکلنے کے وقت سے لے کر گھر لوٹ جانے تک وہ صلاۃ ادا کرنے والوں (نمازیوں) میں لکھا جاتا ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس امت پر کس درجہ کرم فرمایا ہے صلاۃ بندے پر فرض ہے اور یہ اس پر بندہ ہونے کے ناطے لازم ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس پر کوئی بھی اجر نہ دے تب بھی یہ بندوں پر

فرض ہے اس کی ادائیگی کے بغیر مفر نہیں لیکن اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہونے کے ناطے ہم پر کریم اللہ کس درجہ کرم کرتا ہے۔

كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ اَوْكَاتِبُهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ :

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک امتی اپنے گھر سے وضو کر کے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد کا رخ کرتا ہے تو نیکیاں لکھنے والا فرشتہ اس کے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھتا ہے۔

آیئے عبادت الٰہی کو لازم پکڑیں۔ پانچوں وقت مسجد جا کر با جماعت صلاۃ ادا کریں۔ مسجد سے گھر کی دوری کا عذر نہ کریں۔ اللہ کے گھر کی طرف چلتے ہوئے جتنے قدم اٹھیں گے نیکیاں لکھنے والا فرشتہ ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا۔ جب بندگی کیلئے جاتے ہوئے جب مسجد کی طرف رخ کرتے ہوئے ہر قدم پر دس نیکیاں ملیں تو اس مسجد میں داخل ہو کر کتنا اجر وثواب ملے گا وہاں صلاۃ ادا کرنے پر کس درجہ کرم ہوگا اور وہاں عبادت کی نیت کے ٹھہرنے سے کس قدر درجات بلند ہونگے۔

اَلْقَاعِدُ يَرْعَى الصَّلاَةَ كَالْقَانِتِ:

اللہ کے گھر مسجد میں صلاۃ کے انتظار میں بیٹھنے والا ایسے ہیں جیسے

عبادت گزار رہوا کرتا ہے۔اس امت پر کتنا کرم ہے ابھی عبادت کرنی ہے ابھی صلاۃ ادا کرنی ہے لیکن اس کے انتظار میں بیٹھنے والا عبادت گزار متصور ہوگا۔اس کا ہر لمحہ عبادت لکھا جائے گا۔یہ اس کے گھر مسجد میں آنے کا اجر ہے مسجد میں بیٹھ کر صلاۃ کے انتظار کا اجر ہے۔مسجد میں جس صلاۃ کے انتظار پر اتنا اجر ہے کہ وہ قانتین میں شمار ہوتا ہے تو خود صلاۃ ادا کرنے کا کتنا اجر وثواب ہوگا۔

يُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ:

گھر سے نکل کر مسجد کا رخ کرنے والا جب تک واپس گھر نہیں آجاتا اس وقت تک وہ مصلین سے ہے۔اس کا نام مصلین کی فہرست میں لکھا جاتا ہے۔ایک آدمی گھر سے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد نکلا پھر مسجد میں اس نے قیام کیا صلاۃ ادا کی پھر صلاۃ سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ وہ گھر پہنچا۔اگر اس طرح اس کے دو یا تین گھنٹے بھی صرف ہو چکے ہوں تو یہ مت سمجھے یہ وقت اس کا بے کار گیا ہے۔العیاذ باللہ! بلکہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبتِ غلامی پر فخر کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ یہ سارے لمحات اس کی عبادت میں گزرے ہیں اور کریم اللہ نے اس کا نام مصلین (نمازیوں) میں لکھ دیا ہے۔

حج اور عمرہ جتنا اجر وثواب

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ مُتَطَھِّراً اِلٰی صَلاۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰی تَسْبِیْحِ الضُّحٰی لَا یَنْصِبُہٗ اِلَّا اِیَّاہُ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلَاۃٌ عَلٰی اَثَرِ صَلَاۃٍ لَا لَغْوَ بَیْنَھُمَا کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۶
قال الالبانی:	حسن		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو اپنے گھر سے وضو کر کے فرض صلاۃ ادا کرنے کیلئے نکلا تو اسے اتنا اجر ملتا ہے جتنا احرام باندھے ہوئے حاجی کو ملتا ہے۔

جو اپنے گھر سے ضُحیٰ (چاشت) کے نوافل ادا کرنے کیلئے نکلا اس کے مسجد جانے کی غرض صرف یہی ہو تو اسے اتنا اجر ملتا ہے جتنا عمرہ ادا کرنے والے کو ملتا ہے۔

ایک صلاۃ (نماز) کے بعد دوسری صلاۃ اس طرح ادا کرنا کہ ان دونوں کے درمیان کوئی لغو بات نہ ہو علیّین میں نام لکھوانا ہے۔

-☆-

اَجْرُ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ:

گھر سے وضو کر کے پاک وصاف ہو کر مسجد کی جانب رخ کرنا سعید ہونے کی نشانی ہے اور جو خوش بخت ایسا کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے بشارت دے رہے ہیں کہ ایسے احرام باندھے ہوئے حاجی کا ثواب ملتا ہے۔

حج کا کتنا ثواب ہے ملاحظہ ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۲۵۱۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۱
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۸۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳۰
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۶۱۹۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۶۱
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۸۲)	جلد ۹	صفحہ ۱۷۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۸۴)	جلد ۹	صفحہ ۱۷۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۵۵۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۹۴)	جلد ۹	صفحہ ۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۸۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۰۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۷

قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۸۱۱)	جلد۲	صفحہ۲۱۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۸۱۱)	جلد۱	صفحہ۴۲۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۵۱۹)		صفحہ۳۲۹
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۰۰۴)	جلد۲	صفحہ۴۴۰
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۸۴۱)	جلد۷	صفحہ۴
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علیہ صحتہ		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۲۳)	جلد۵	صفحہ۱۱۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۲۶)	جلد۲	صفحہ۲۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۳۸۵)	جلد۵	صفحہ۴۲۹
قال البیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے

جس نے حج کیا کہ نہ دوران حج کوئی بیہودہ بات کی اور نہ فسق کا مرتکب ہوا تو وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگا جس دن اس کی

ماں نے اسے جنا تھا۔

-☆-

گھر سے وضو کر کے مسجد کی طرف صلاۃ مکتوبہ (فرض نماز) کی نیت سے جانے والا حج کا ثواب لے رہا ہے۔ حج گناہوں سے پاک کرتا ہے تو یہ عمل بھی گناہوں سے پاک کرتا ہے۔

کبھی کبھی انسان سوچتا ہے کہ صلاۃ ادا کرنے کی نیت سے باوضو ہو کر گھر سے مسجد جانا معمولی عمل ہے اس سے حج کا ثواب کیسے ملتا ہے؟

اے بندہ مومن! یہ شیطانی وسوسہ ہے ثواب نہ تو نے دینا ہے نہ میں نے یہ ثواب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے دینا ہے وہ علیٰ کل شئ قدیر ہے جو چاہے کرے وہ رحیم وکریم اللہ ہے اس کے کرم کا کوئی کنارہ نہیں۔

دوسری بات: سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل سکتا ہے لیکن اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ ہمارا کام ایمان لانا ہے اور نعمت ایمان سے معمور خوش بخت ان چیزوں کو فوراً مان جایا کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے کرم کو اپنے ذہن کے پیمانے پر نہیں تولا کرتا۔

اَجْرُ الْمُعْتَمِرْ:

صلاۃ الضحٰی ادا کرنے والے کو عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۹۶)	جلد۹	صفحہ۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۴۹)	جلد۳	صفحہ۱۵۶
صحیح بخاری	رقم الحدیث (۱۶۸۳)	جلد۲	صفحہ۶۲۷
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۲۵)	جلد۵	صفحہ۱۱۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۲۸)	جلد۲	صفحہ۲۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۷۳)	جلد۹	صفحہ۳۹۰
الموطا امام مالک	رقم الحدیث (۶۵)	جلد۱	صفحہ۲۸۱
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۸۸)	جلد۳	صفحہ۴۰۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۵۳)	جلد۳	صفحہ۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد۳	صفحہ۲۷۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد۱	صفحہ۴۷۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۶۴۱)	جلد۱۲	صفحہ۲۷۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۲۵۱۳)	جلد۴	صفحہ۱۳۱
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۸۴۲)	جلد۷	صفحہ۶
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۳۸۲)	جلد۵	صفحہ۴۲۸
قال البیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۸۷۹۹)	جلد۵	صفحہ۴
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۶۴۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۷
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۱۰۹۶)		جلد۲	صفحہ۴
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزاء جنت ہی ہے۔

-☆-

ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہے تو مفہوم واضح ہوا ایک صلاۃ الضحٰی دوسری صلاۃ الضحٰی تک گناہوں کا کفارہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کے گناہوں کو معاف فرمائے اور اپنی رضا کی خاطر سانس لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

کِتَاب" فِی عِلِّیِّین:

علیین میں جنتی افراد کا نام لکھا جاتا ہے۔ اسکے جنتی ہونے میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا۔ ایک صلاۃ (نماز) کے ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ (نماز) کا انتظام کرنا اس طرح کہ اس وقت میں کسی قسم کی کوئی لغو بات نہ ہو انسان کو جنتی بنا دیتا ہے۔

اے ایمان والے! دیکھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اللہ تعالیٰ کس درجہ مہربان ہے اس کا دریائے جود وعطا کس درجہ موجزن ہے آجا اسکی رحمتوں سے لبریز ہو جا اسکی رضا کی خاطر مسجد میں بیٹھ کر ایک صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کر لے اس طرح کہ زبانِ قلب

وقالب ذکرالٰہی کے مزے لے رہی ہو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق تیرا نام علیین میں مرقوم فرمائے گا اور عالم بالا میں تیرے جنتی ہونے کی منادی ہو جائے گی۔

اللّٰہ کی کفالت

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :

اَلْمَسْجِدُ بَیْتُ کُلِّ تَقِیٍّ وَتَکَفَّلَ اللّٰہُ لِمَنْ کَانَ الْمَسْجِدُ بَیْتَہٗ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَۃِ وَالْجَوَازِ عَلَی الصِّرَاطِ اِلٰی رِضْوَانِ اللّٰہِ اِلَی الْجَنَّۃِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۲۰۲۶) جلد ۲ صفحہ ۱۳۴

قال الھیثمی: رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط والبزار

وقال: اسنادہ حسن قلت ورجال البزار کلھم رجال الصحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے

مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔ مسجد جس کا گھر ہو جائے اللہ تعالیٰ اس آدمی کو راحت، رحمت اور پل صراط سے گزار کر اللہ کی رضا جنت تک لے جانے کا کفیل ہے۔

-☆-

مسجد ہر متقی و پرہیزگار کا گھر ہے۔ گھر سے محبت ایک فطرتی چیز ہے گھر کی ہر چیز اور ہر کونے سے الفت ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح متقی مسجد سے محبت کرتا ہے ہر وقت اس کی الفت سے سرشار رہتا ہے وہ جہاں بھی چلا جائے مسجد کی محبت و چاہت اس کے دل سے نہیں نکلتی۔ مسجد سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت کی دلیل ہے۔

اَلتَّقِیُّ:

تقوی کی دولت سے آراستہ متقی و پرہیزگار

فخر العلماء امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ متقی کی تعریف ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

اَلْمُتَّقِیُ : مَنْ سَلَکَ سَبِیْلَ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَنَبَذَ الدُّنْیَا وَرَاءَ الْقَفَا وَکَلَّفَ نَفْسَہُ الْاِخْلَاصَ وَالْوَفَا وَاجْتَنَبَ الْحَرَامَ وَالْجَفَا. — تفسیر الکبیر للرازی۔

متقی وہ ہے جو حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر چلے دنیا کو پسِ پشت پھینکے اور اپنے نفس کو اخلاص ووفا کا پیکر بنائے اور حرام و جفا سے اجتناب کرے۔

جو آدمی مسجد کو گھر بنایا ہے وہ متقی ہے۔ جب وہ تقویٰ کی سعادت سے سعادت مند ہو گیا تو یقیناً وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر کاربند ہے دنیا اور متاعِ دنیا سے اسے کوئی رغبت نہیں بلکہ وہ آخرت کا طلبگار ہے اپنے نفس کو اخلاص ووفا کا پیکر بنا چکا ہے اور حرام و بے وفائی سے اجتناب کر چکا ہے۔

مسجد کو گھر بنانے والے کو اتنی سعادتیں اللہ اکبر!

اے ارحم الرحمین! ان سعید لوگوں کے صدقے جو مساجد کو اپنا گھر بناتے ہیں ہمیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما، ہمارے ظاہر کو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار سے آراستہ فرما اور ہمارے باطن کو اپنے ذکر کے انوار سے فروزاں فرما۔ دنیا اور متاعِ دنیا سے بے رغبتی عطا فرما۔ دنیا میں اتنا منہمک نہ کرنا کہ آخرت کو بھول جائیں بلکہ ہر لحہ ہماری نگاہوں کے سامنے قبر و آخرت رکھنا، اخلاص وللّٰہیت کی دولت ارزانی فرما اور وفا کی پاکیزہ خوشبو سے معطر فرما اور ہمیں

ہمیشہ حرام سے بچنے کی توفیق عطا فرما بلکہ جو امور مکروھات کے زمرے میں آتے ہیں ان سے بھی محفوظ و مامون فرما اور ہمیں اپنی رحمت خاصہ کا صدقہ بے وفائی کے داغوں سے معرا فرما۔

تَكَفَّلَ اللّٰهُ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَةِ:

جو آدمی مسجد کو گھر بناتا ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اسے راحت وچین سے نوازے اور اس کیلئے اپنی رحمتوں کے در کھول دے۔

اللہ تعالیٰ جس کو راحت پہنچانے کا ذمہ لے لے، اسے رحمتوں سے نوازنے کا وعدہ فرمالے اس آدمی کے راحت وآرام اور رحمتوں سے لبریز ہونے پر کون ہمسری کرسکتا ہے؟

مساجد کو گھر بنانے والے کو راحت وچین نصیب ہے وہ راحت اھل ثروت کو کہاں؟ بڑے بڑے سرمایہ دار کاروبار کی وسعتیں رکھنے والے اقتدار کی مسند پر بیٹھنے والے بلکہ وہ باجبروت حکمران جو لوگوں کی تقدیروں سے کھیلتے ہیں انہیں وہ چین وہ سکون کہاں نصیب ہے جو ایک مسجد میں بیٹھنے والے اسے اپنا وطن اور گھر بنانے والے تقویٰ کی دولت سے آراستہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کو حاصل ہے۔اس کے ایک ایک لمحہ پر دنیاوی راحتیں قرباں اس کی ایک ایک ساعت پر عارضی وناپائیدار بادشاہیں نثار!

وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ اِلٰى رِضْوَانِ اللّٰهِ اِلَى الْجَنَّةِ:

جو سعید روح مسجد کو اپنا گھر بنا لے اللہ ذوالجلال والاکرام اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے کہ اسے پل صراط سے امن و عافیت سے گزار دے گا اور اسے اللہ کی رضا جنت تک لے جائے گا۔

جہنم سے ہر ایک نے گزرنا ہے اِنْ مِنْکُمْ اِلاَّ وَارِدُهَا وَكَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا. بدنصیب جہنم میں رہ جائیں گے اور خوش نصیب گزر کر جنت چلے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی ابدی و سرمدی رضا کی دولت سے سرفراز ہونگے۔

مسجد کو گھر بنانے والا کتنا سعید ہے کہ اللہ تعالیٰ آج دنیا میں اس سے وعدہ فرما رہا ہے کہ میں تجھے پل صراط سے گزار دوں گا، تجھے اپنی رضا کی سعادت سے لبریز کروں گا اور تجھے جنت میں داخل کر دوں گا۔

اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کیا کرتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لاَ يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.

ضمانت الٰہیہ میں

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْروٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّۃُ مَجَالِسَ، اَلْمُؤْمِنُ ضَامِنٌ" عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مَا کَانَ فِیْہِ شَیٌٔ" مِنْھا : فِیْ مَسْجِدِ جَمَاعَۃٍ اَوْ عِنْدَ مَرِیْضٍ اَوْفِیْ جَنَازَۃٍ اَوْفِیْ بَیْتِہٖ اَوْ عِنْدَ اِمَامٍ مُقْسِطٍ یُعَزِّرُہٗ وَیُوَقِّرُہٗ اَوْفِیْ مَشْھَدِ جِھَادٍ۔

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۰۳۴)	جلد۲	صفحہ۱۳۶
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی فی الکبیر والبزار بنحوہ ورجالہ موثقون		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۸۹)	جلد۱	صفحہ۲۹۶
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب الترھیب/رقم الحدیث (۳۲۸)		جلد۱	صفحہ۲۵۲
قال الالبانی	حسن لغیرہ		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ (6) مجلسیں ہیں ان میں اللہ تعالیٰ مومن کا ضامن ہے۔ان مجالس میں اس کا جتنا بھی حصہ ہو، مسجد جماعت میں، مریض کے پاس، جنازہ میں، اپنے گھر میں، عادل حکمران کے پاس جو اس کی تعظیم وتوقیر کرے، مشہد جہاد میں۔

حدیث پاک کے ایہ الفاظ مبارکہ بھی ملاحظہ ہوں:

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ مَرِيْضاً كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى اِمَامٍ يُعَزِّرُهٗ كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ جَلَسَ فِيْ بَيْتِهٖ لَمْ يَغْتَبْ اِنسَاناً كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب

قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۱۳۱۶) جلد ۲ صفحہ ۱۰۸

قال الالبانی: صحیح

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۲۴۹۵) جلد ۲ صفحہ ۴۱۲

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۳۷۲) جلد ۲ صفحہ ۹۴

قال شعیب الارنووط: اسنادہ حسن

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۱۹۹۲) جلد ۱۶ صفحہ ۱۹۵

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

ترجمۃ الحدیث:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے فی سبیل اللہ جہاد کیا اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔ جس نے کسی مریض کی عیادت کی اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔ جو صبح یا شام مسجد گیا اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے جو امامِ وقت کے ہاں گیا اس کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اور جو اپنے گھر میں بیٹھا کسی انسان کی غیبت نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔

-☆-

ضامن تمام امور اپنے ذمہ لے لیا کرتا ہے۔ انسان اپنے ذمہ جو

چیز لے ہوسکتا ہے وہ اپنی ذمہ داری پوری نہ کرسکے انسان کی کمزوری اور اسکی بے بضاعتی اسے تمام امور کی نگرانی نہ کرنے دے لیکن جس خوش نصیب کا ضامن اللہ تعالیٰ ہو اس کے بختوں کا کیا کہنا۔ اللہ تعالیٰ کی ضمانت ہر قسم کے نقص اور کجی سے معرا ہے جس کی ضمانت نقص کے داغ سے داغدار ہو وہ الٰہ نہیں ہوسکتا۔

مَنْ جَاهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ:

جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔

فی سبیل اللہ کے الفاظ قابل غور ہیں دشمن سے نبرد آزما ہونا آسان کام نہیں دین کے دشمن سے بھڑ جانا مردانگی ہے لیکن پھر بھی دیکھا جائے گا کہ اس نے یہ جہاد کس غرض سے کیا ہے اگر اپنی نام ونمود کیلئے کیا یا اپنی شجاعت و بہادری کے جوہر دکھانے کیلئے کیا یا اپنے قبیلہ وقوم کی دھاک بٹھانے کیلئے کیا تو یہ جہاد بارگاہِ ذوالجلال میں قبول نہیں وہاں وہی جہاد قبول ہے جو فی سبیل اللہ اس اللہ کی راہ میں ہو اس کے دین کی سر بلندی کیلئے اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر ہو۔ فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے مجاھد کا ضامن اللہ تعالیٰ ہوا کرتا ہے۔

مَنْ عَادَ مَرِيْضاً:

جو کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہے اسکی مزاج پرسی کرتا ہے وہ اللہ

تعالیٰ کی رحمتوں سے محروم نہیں ہے۔ مریض مرض میں مبتلا ہے شفا تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن اس کا دوست اس کا بھائی اسکی دلجوئی تو کرسکتا ہے اس کے پاس جاکر اسکو حوصلہ تو دے سکتا ہے ایسا مومن جو اپنے بھائی کی تیمارداری وعیادت کرتا ہے اس کا ضامن بھی اللہ تعالیٰ ہے۔

مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ:

جو صبح یا شام مسجد کا رخ کرے وہاں جاکر صلاۃ ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کی بندگی سے اپنے قلب وقالب کو منور کرے یہ اس کا جانا صبح ہو یا شام دن کو ہو یا رات کو سخت دھوپ میں ہو یا تاریک رات میں اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔ اسکے تمام امور اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لیئے ہیں۔

مسجد جاکر صلاۃ ادا کرنے والا اپنے گھر کے بارے میں زیادہ فکر مند نہ ہو کیونکہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کی غرض سے مسجد آتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اسکے گھر عافیت کا بسیرا رہے گا جب اللہ تعالیٰ ضامن ہے تو آفات وبلیات سے محفوظ رہے گا۔

بسا اوقات انسان سوچتا ہے کہ اس کی صحت اس قابل نہیں کہ مسجد کا رخ کیا جائے اسے اللہ تعالیٰ کی اس ضمانت پر یقین رکھنا چاہیئے جب اللہ تعالیٰ ضامن ہے تو اس کی ضمانت پر بھروسہ رکھ کر مسجد کا رخ کرنا چاہیئے یقیناً

اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے لبریز کرے گا ہوسکتا ہے اس کے اخلاص کی بدولت اوراس فرمان ذیشان پر یقین کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے نجات عطا کردے۔

وَمَاذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

کبھی انسان کاروبار میں مگن ہے اس کی دوکان پر گاہک کثیر تعداد میں ہیں ادھر مسجد کے منارہ سے اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائے دلنواز بلند ہوگئی ہے اس کا نفس کہتا ہے اگر تو صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد جائے گا تو یہ موقع کھودے گا گاہک اور خریدار چلے جائیں گے تجھے کافی نقصان ہوگا۔

اے مردِ مؤمن یہ نفس کا دھوکہ ہے۔ جب اللہ اکبر کی صدا آئے فوراً مسجد کا رخ کر یقین وایمان کی دولت کو سمیٹتے ہوئے اللہ کے گھر جا کر سجدہ کا لطف ولذت لے اللہ تعالیٰ تیرا ضامن ہے وہ تیرا نقصان نہیں ہونے دے گا یہ گاہک چلے گئے تو کوئی بات نہیں رحیم کریم اللہ اپنا وعدہ یوں بھی پورا فرما سکتا ہے کہ تجھے وہاں سے رزق عطا کردے جہاں تیرا وہم وگمان بھی نہ ہو۔ یہ علامت تقویٰ ہے اور تقویٰ سے آراستہ انسان کو کریم اللہ بہت کچھ دیتا ہے۔

ﷲ ۔ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (پ ۲۸ سورۃ الطلاق آیت ۲)

جو اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ اس کیلئے نکلنے کی راہ بنا تا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا وھم وگمان نہیں ہوتا۔

مَنْ دَخَلَ عَلٰی اِمَامٍ یُعَزِّرُہٗ:

جو حاکم وقت کے ہاں گیا حاکم ہونے کے ناطے اس کی تعظیم وتوقیر کرتا ہے اسے یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ اللہ ذوالجلال والاکرام اس کا ضامن ہے۔

مَنْ جَلَسَ فِیْ بَیْتِہٖ لَمْ یَغْتَبْ اِنْسَاناً:

گھر میں عموماً انسان جب اپنے اہل خانہ کے پاس بیٹھتا ہے اپنے اعزہ واقارب کے پاس بیٹھتا ہے مختلف انواع لوگوں پر تبصرے شروع ہو جاتے ہیں دوسرے لوگوں کی اچھائیوں کے ساتھ ان کی برائیوں کا ذکر بھی چھڑ جاتا ہے پھر انسان ان کی خامیوں کا برملا اظہار کرتا ہے۔ غیبت کرکے اپنی نیکیاں ضائع کر دیتا ہے۔ چند منٹ میں اپنی نیکیاں ضائع کر دینا کون سی دانشمندی ہے۔ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امتیوں کو غیبت جیسی قبیح مرض سے بچانے کیلئے کئی ارشادات فرمائے ان میں سے ایک یہ بھی کہ اپنے گھر بیٹھ کر کسی کی غیبت نہ کرنے والے کا ضامن اللہ

تعالیٰ ہے۔جس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے امور اپنے ذمہ کرم پر لے لے تو یقیناً وہ بڑا سعید ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

ثَلَاثَۃٌ ''کُلُّھُمْ ضَامِنٌ'' عَلَی اللّٰہِ اِنْ عَاشَ رُزِقَ وَکُفِیَ اِنْ مَاتَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ مَنْ دَخَلَ بَیْتَہٗ فَسَلَّمَ فَھُوَ ضَامِنٌ'' عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَھُوَ ضَامِنٌ'' عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ ضَامِنٌ'' عَلَی اللّٰہِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۴۹۴)	جلد۲	صفحہ۱۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۴۹۴)	جلد۲	صفحہ۹۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۹۹)	جلد۲	صفحہ۲۵۲
قال المحقق:	صحیح		
المستدرک		جلد۲	صفحہ۷۳
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		

السنن الکبری للبیہقی رقم الحدیث (۱۸۵۳۸) جلد ۹ صفحہ ۲۸۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تین ایسے خوش نصیب ہیں کہ ان تینوں کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے

ایک وہ آدمی جو فی سبیل اللہ جہاد کیلئے نکلا اس کا ضامن اللہ ہے یہاں تک کہ اسے وفات دے دے تو اسے جنت میں داخل فرمائے یا اسے اجر وثواب اور مال غنیمت دیکر گھر لوٹائے۔

ایک وہ آدمی جو (صلاۃ ادا کرنے کیلئے) مسجد کی طرف چلا تو اس کا ضامن اللہ ہے یہاں تک کہ اسے وفات دے تو اسے جنت میں داخل فرمائے ورنہ اسے اجر وغنیمت دیکر واپس لوٹائے۔

ایک وہ آدمی جو گھر میں ''السلام علیکم'' کہہ کر داخل ہو تو اس کا ضامن (بھی) اللہ ہے۔

-☆-

اللّٰہ تعالٰی بطور مباہات فرشتوں سے ذکر کرتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمْرٍو قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ وَعَقَبَ مَنْ عَقَبَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مُسْرِعاً قَدْ حَفَزَہُ النَّفْسُ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُکْبَتِہٖ فَقَالَ اَبْشِرُوْا ھٰذَا رَبُّکُمْ قَدْ فَتَحَ بَاباً مِنْ اَبْوَابِ السَّمَاءِ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلَائِکَۃَ یَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ قَدْ قَضَوْا فَرِیْضَۃً وَھُمْ یَنْتَظِرُوْنَ اُخْرٰی.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۰۱)	جلد۱	صفحہ۴۳۶
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٦٦٠)	جلد۱	صفحہ۲۴٦
قال الالبانی:	صحیح		

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (٦٦١) جلد ٢ صفحہ ٢٨٩

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا

ہم نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ صلاۃ المغرب ادا کی (صلاۃ کے بعد) جس نے اپنے گھر جانا تھا وہ چلا گیا اور جس کی قسمت میں مسجد میں رہ جانا تھا وہ رہ گیا۔ تو اچانک حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جلدی جلدی تشریف لائے کہ آپ تیز سانس لے رہے تھے اور اپنا تہبند اٹھایا ہوا تھا اور (ہم جو مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ان سے) فرمایا:

تمہیں مبارک ہو! یہ تمہارا رب ہے اس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے تمہارے سبب فرشتوں سے فخر فرما رہا ہے۔ اللہ فرما رہا ہے:

(اے فرشتو) دیکھو میرے بندوں کو دیکھو انہوں نے ایک فریضہ (صلاۃ المغرب) ادا کرلی ہے اور دوسرے فریضہ (صلاۃ العشاء) کا انتظار کررہے ہیں۔

-☆-

دنیا قعر مذلت میں گری ہوئی تھی لات ومنات کی پوجا عام تھی اللہ وحدہٗ لاشریک کے پرستاروں تقریباً دنیا سے ناپید تھے اچانک رسول عربی صلی

اللہ علیہ والہ وسلم رحمۃ للعالمینی کا تاج مرصع سجائے ہوئے اس عالم رنگ وبو میں تشریف لائے کہ دنیا توحید کے انوار سے چمک اٹھی اللہ اکبر کی کبریائی اور عظمت کے ڈنکے بجنے لگے لوگ بتوں سے منہ موڑ کر اللہ الکریم کی عبادت کرنے لگے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اھل ایمان میں اللہ کی عبادت کا ذوق وشوق یوں بڑھا کہ وہ ایک صلاۃ ادا کر کے دوسری صلاۃ کے انتظار میں بیٹھ جاتے اور جب تک وہ جبین بندگی وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں نہ جھکا لیتے انہیں چین نہ آتا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما کے بیان کے مطابق ایک دن صلاۃ المغرب ادا کر کے ہم مسجد میں صلاۃ العشاء کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ اچانک حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تشریف لانے کی کیفیت واضح کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کوئی بہت بڑی خوشی ہوئی ہے اور وہ خوشخبری اھل ایمان کو سنانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آسمان کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اللہ رب العزت فرشتوں سے ان سب بیٹھنے والوں کا ذکر بطور فخر فرماتا ہے کہ دیکھو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ایک فرض صلاۃ ادا کر کے دوسری

فرض صلاۃ کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

یہی وہ فرشتے ہیں جنہوں نے تخلیق آدم کے وقت اللہ تعالیٰ سے کہا تھا:

اَتَجۡعَلُ فِيۡهَا مَنۡ يُّفۡسِدُ فِيۡهَا وَيَسۡفِكُ الدِّمَآءَ

اے اللہ! کیا تو ایسی مخلوق کو اپنا خلیفہ بنانے والا ہے جو زمین میں فساد پھیلائے گا اور خون بہائے گا۔ جواباً وحدہٗ لاشریک نے فرمایا تھا:

اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ.

میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

فرشتوں کی نظر کسی فسادی اور خونخوار پر تھی لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اپنے خاص بندوں پر تھی جو توحید سے سرشار اس کی بندگی کے مزے لے رہے ہونگے انہیں عبادت کا یوں ذوق وشوق ہوگا کہ دنیا کی ساری نعمتیں اور دنیا کا سارا سامان اس کے مقابلہ میں ان کی نظر میں ہیچ ہوگا وہ ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں اس کے گھر، مسجد میں بیٹھے رہیں گے۔

خوشا وہ پاک باطن اور پاکباز جو مساجد سے محبت کرتے ہیں ایک صلاۃ کی ادائیگی کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے رہتے

ہیں۔

آج بھی جو انسان کلمہ گو ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں مسجد میں بیٹھا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر بھی بطور مباہات فرشتوں سے فرماتا ہے اور جس کا آج ذکر بطور فخر ہو رہا ہے کل قیامت کو اس پر عنایات کا عالم کیا ہوگا۔

اے اللہ! ہمیں بھی مساجد سے محبت عطا فرما اور ہمیں بھی ایک صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار کی سعادت ارزانی فرما۔ آمین

بِبَرَکَۃِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ.

حقیقی عزت والا

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَنْ تَوَضَّأَ فِيْ بَيْتِهٖ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللّٰهِ وَحَق" عَلَى الْمَزُوْرِ اَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۲
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۳۲۲)		جلد ۱	صفحہ ۲۴۸
قال الالبانی:	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۰۸۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۹
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی فی الکبیر واحد اسنادیہ رجالہ رجال الصحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۱۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۳
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۱۱۶۹)		جلد ۳	صفحہ ۱۵۷

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۵)	جلد۲	صفحہ ۸۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۳۷)	جلد۵	صفحہ ۱۹۳
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۴۳۶)		صفحہ ۳۱۹
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۹۶۷۳)	جلد۱۰	صفحہ ۴۵۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۵۰۰)	جلد۱۴	صفحہ ۱۹۶
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶۱)	جلد۵	صفحہ ۳۱۷
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶۱)	جلد۳	صفحہ ۲۸۱
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس نے اپنے گھر میں وضو کیا اور احسن طریقے سے وضو کیا پھر وہ مسجد میں آیا تو وہ اللہ کی زیارت کرنے والا ہے تو جس کی زیارت کیلئے آیا جائے اس پر حق بنتا ہے کہ زیارت کرنے والے کی عزت کرے۔

-☆-

حقیقی عزت اسی کی ہے جسے اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائے۔ خالق

و مالک جل جلالہٗ جس کے سر پر عزت و کرامت کا تاج سجا دے اس کی ہمسری کون کر سکتا ہے۔ دنیا کی یہ ظاہری عزتیں سب عارضی عزتیں ہیں بلکہ یہ عزت کے پردے میں رسوائیاں ہیں ہاں جسے اللہ تعالیٰ عزت سے نوازے پروردگار جسے مکرم بنا دے وہ ایسی عزت سے سرفراز ہے جہاں ذلت و رسوائی کا شائبہ نہیں۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰی جِبْرِیْلَ! اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحْبِبْهُ فَیُحِبُّهٗ جِبْرِیْلُ فَیُنَادِیْ جِبْرِیْلُ فِی اَهْلِ السَّمَاءِ : اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقُبُوْلُ فِی الْاَرْضِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۰۳۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۷۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۳۷)	جلد ۵	صفحہ ۱۹۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۶۲۲)	جلد ۹	صفحہ ۵۴۳

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۸۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۷۲)	جلد ۵	صفحہ ۱۰۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۸۱
قال الالبانی:	صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد ۳	صفحہ ۲۵۸
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۴۳۶)		صفحہ ۳۱۹
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۱۹۶۷۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۵۰

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا

اللہ تعالیٰ جب بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل امین کو ندا دیتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی محبت کرو تو جبریل امین اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل امین علیہ السلام آسمان والوں کو ندا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو پس اھل السماء (آسمان والے) اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر زمین میں اس کیلئے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے اس کو کتنی ارفع واعلیٰ عزت عطا فرماتا ہے اھل السماء اس سے محبت کرتے ہیں خود جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اھل الارض میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ زمین والوں کے دل اس کی جانب کھنچے چلے جاتے ہیں دلوں میں اس کی محبت موجزن ہو جاتی ہے۔ جو مسجد کا رخ کرے اللہ کے گھر میں آئے تو اللہ تعالیٰ کا مہمان ٹھہرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مہمان کو عزت وسرفرازی عطا فرماتا ہے اس کی رحمت سے کچھ بعید نہیں کہ مسجد سے محبت کرنے والا اس میں صلاۃ ادا کرنے والا اللہ کا محبوب بن جائے اور جب وہ محبوب بنا تو پھر آسمان کی مخلوقات اس سے محبت کرنے لگے گی اور آسمان کی مخلوق میں جان نکالنے والا فرشتہ بھی ہے جب وہ محبت کرے گا تو یقیناً اسکا خاتمہ بالخیر ہوگا اور جس کا خاتمہ بالخیر ہوگا وہی حقیقی عزت والا اور وہی کامیاب وکامران ہے۔

اھل زمین جب محبت کرتے ہیں تو اور کچھ نہ کر سکیں تو اسے دعاؤں سے نوازتے ہیں اور جس کے لیے دعا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے نیک وصالح بندے ہوں تو اس کے بختوں پر قربان ہونا چاہیئے۔

اللّٰہ کی خوشنودی

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَاتَوَطَّنَ رَجُل" اَلْمَسَاجِدَ لِلصَّلاةِ وَالذِّکْرِ اِلاَّ تَبَشْبَشَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِ کَمَا یَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ عَلَیْهِمْ

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۸۰۰)	جلدا	صفحہ۲۳۵
المستدرک		جلدا	صفحہ۲۱۳
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۱۶۰۷)	جلد۴	صفحہ۴۸۴
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث(۱۵۰۳)	جلد۲	صفحہ۳۷۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۸۰۵۱)	جلد۸	صفحہ۱۴۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۸۳۳۲)	جلد۸	صفحہ۲۸۶

قال احمد محمد شاکر: ....

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۸۴۶۸) جلد ۸ صفحہ ۳۲۸

مسند ابی دواد الطیالسی رقم الحدیث (۲۳۳۴) صفحہ ۳۰۷

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو خوش قسمت آدمی مساجد کو صلاۃ اور ذکر کیلئے اپنا وطن بنالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے یوں خوش ہوتا ہے جیسے کافی عرصہ سے غائب شدہ کے آنے والے سے اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔

-☆-

کس آدمی کو وطن سے محبت نہیں ہے؟ ہر آدمی اپنے وطن کی محبت سے سرشار ہے وطن پر آنچ آنے لگے تو اہل عزم وہمت اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔

اس روح ارجمند کے بختوں پر قربان جائیں جو مسجد کو اپنا وطن بنالیتا ہے اور مسجد سے محبت اسے ہر محبت سے بے نیاز بنالیتی ہے اگر کسی لمحے وہ مسجد سے باہر چلا جائے تو اس کی روح کا قرار چھن جاتا ہے مسجد سے دوری اس کی روح کیلئے ناقابل برداشت ہوتی ہے اور ماہی بے آب کی طرح

تڑپاتی ہے۔ اسے مسجد میں پہنچ کر ایسے سکون وقرار ملتا ہے جیسے مچھلی کو پانی میں اطمینان وسکون ملا کرتا ہے۔ ایسے نیک بخت سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتا ہے اس کی اس ادا پر اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضا کا پروانہ عنایت فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشی کو کس انداز سے بیان فرمایا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ مبارکہ سے ملاحظہ ہو:

تَبَشْبَشَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِ کَمَا یَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ عَلَیْهِمْ:

اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے کسی غائب شدہ کے آنے سے اس کے گھر والوں کو خوشی ہوتی ہے۔

یہ خونی رشتے کس درجہ گہرے ہوتے ہیں اور ان کے اثرات کہاں تک پہنچتے ہیں کہ ایک عزیز کہیں چلا جائے تو باقی گھر والوں کا قرار وسکون چھن جاتا ہے ان کی زندگی پھیکی ہو جاتی ہے جب وہ واپس آئے تو تمام اہل خانہ کے چہرے خوشی سے دمک اٹھتے ہیں اور ان کے چہروں کی شادابی ان کی دلی کیفیت کا اظہار کر رہی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے وہ ان تمام لوازمات سے پاک ہے لیکن اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امتی سے کتنا پیار فرماتا ہے

کس درجہ محبت فرماتا ہے جیسے وہ مسجد کو اپنا گھر اپنا وطن بنالے اللہ تعالیٰ کو بھی خوشی ہوتی ہے جیسے غائب کے آنے سے گھر والوں کو ہوا کرتی ہے۔

مسجد اللہ کا گھر ہے اور اہل ایمان جب بیت اللہ کو اپنا وطن بنالیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل کی قدر کرتا ہے اور خوشی کا اظہار فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تمام نعمتوں سے افضل واعلیٰ ہے اور اللہ کی رضا سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں۔

ہمارے بعض اسلاف نے مساجد کو اپنا وطن بنایا پھر ساری زندگی مساجد میں گزار دی۔ ان میں سے عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرام نمایاں ہے کہ آپ نے ساری زندگی مساجد کو اپنا وطن بنایا مساجد سے یوں محبت کی جیسے انسان اپنے وطن سے محبت کرتا ہے۔

تَبَشْبَشَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْه کا انوکھے رنگ سے ظہور ہوا کہ آپ کی قدسی صفات اولاد امجاد نے بھی مساجد کو ہی وطن بنالیا۔ اللہ تعالیٰ خوش ہوا اور یوں خوش ہوا کہ وادی کشمیر جنت نظیر خوبصورت مساجد سے جگمگا اٹھی جہاں پانچوں وقت اللہ اکبر اللہ اکبر کی دلنواز صدائیں بلند ہوتی ہیں اور اہل ایمان کی جبینیں اسکی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوکر سکون وقرار پاتی ہیں۔

اے اللہ! جب تو کسی سے خوش ہوتا ہے تو اتنا کچھ عطا کرتا ہے کہ وہ حصر وشمار میں نہیں آتا جب تو نے خوش ہوکر حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو دیا تو کتنا دیا اسکی کسی کو کیا خبر ہاں آپ کے غلاموں کے نسبت شریفہ سے جگمگاتے بُشرے آج بھی بتاتے ہیں کہ تو نے خوش ہوکر دیا ہے تو بہت کچھ دیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْداً کَثِیْراً وَلَکَ الشُّکْرُ یَااَللّٰهُ نَحْمَدُکَ وَنَشْکُرُکَ یَارَحِیْمُ یَاکَرِیْمُ اَللّٰهُمَّ لَاتَحْرِمْنَا مِنْ فَضْلِ جُوْدِکَ وَارْزُقْنَا مِنْ لَّدُنْکَ کَمَا رَزَقْتَ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِجَاهِ مَنْ بَعَثْتَهٗ رَحْمَةً لِلْعٰلَمِیْنَ عَلَیْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَطْیَبُهَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَزْکٰهَا.

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَتَوَضَّأُ اَحَدُکُمْ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ وَیُسْبِغُهٗ ثُمَّ یَاْتِی الْمَسْجِدَ لَا یُرِیْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ فِیْهِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ اِلَیْهِ کَمَا یَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِطَلْعَتِهٖ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۸۰۵۱) — جلد ۸ — صفحہ ۱۴۹

قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۹۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۴
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۵۰)	جلد ۱۴	صفحہ ۹۲
قال المحقق:	رجالہ ثقات ورجال الشیخین		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۳۳۴)		صفحہ ۳۰۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۴۸۴
قال المحقق:	اِسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۶۸
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط الشیخین ولم یخرجاہ		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تم میں سے جب کوئی وضو کرے تو احسن طریقے سے وضو کرے اور

اسے مکمل کرے پھر مسجد آئے تو صرف صلاۃ ادا کرنے کے ارادہ سے آئے تو

ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ ایسے خوش ہوتا ہے جیسے گھر کے لوگ کسی اپنے دور گئے ہوئے عزیز کی واپسی پر خوش ہوتے ہیں۔

-☆-

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کی نظر شفقت میں

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً اَسْوَدَ اَوْ اِمْرَأَةً سَوْدَاءَ کَانَ یَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَاَلَ النَّبِیُّ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ. فَقَالَ اَفَلاَ کُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِی بِهٖ دُلُّوْنِی عَلٰی قَبْرِهٖ اَوْقَالَ عَلٰی قَبْرِهَا فَأَتٰی قَبْرَهَا فَصَلّٰی عَلَیْهَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۵۸) واللفظ لہ	جلد۱	صفحہ ۱۶۰
ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۲۷)	جلد۲	صفحہ ۲۴۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن داود	رقم الحدیث (۳۲۰۳)	جلد۲	صفحہ ۲۳۰
صحیح سنن ابن داود	رقم الحدیث (۳۲۰۳)	جلد۲	صفحہ ۳۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۶۵۰)	جلد۱۰	صفحہ ۳۸۶

صحیح مسلم رقم الحدیث (۹۵۶) جلد۲ صفحہ۳۵۱

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک سیاہ رنگ والی عورت مسجد سے (روزانہ) تنکے چنا کرتی تھی، جھاڑو دیا کرتی تھی۔ وہ مرگئی۔ حضور نے اس عورت کے بارے میں پوچھا تو صحابہ کرام نے عرض کی:

یارسول اللہ! اس کا انتقال ہوگیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے مجھے کیوں نہ بتایا؟

مجھے بتاؤ اس کی قبر کہاں ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی صلاۃ الجنازہ ادا کی۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ : أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ (اَوْ شَابًّا) فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا (اَوْ عَنْهُ) فَقَالُوْا: مَاتَ ، قَالَ "اَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِی" قَالَ : فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا (اَوْ اَمْرَهٗ) فَقَالَ: "دُلُّوْنِی عَلٰى قَبْرِهٖ" فَدَلُّوْهُ. فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ

إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَ ةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا . وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (٩٥٦)	جلد ٢	صفحہ ٣٥١
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (٧٠١٤)	جلد ٤	صفحہ ٧٨
قال شعیب:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی داود الطیالسی	رقم الحدیث (٢٤٤٦)		صفحہ ٣٢١
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٨٦٣٤)	جلد ١٤	صفحہ ٢٨١
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (٣٢٠٣)	جلد ٣	صفحہ ١٦١
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (٣٢٠٣)	جلد ٢	صفحہ ٣٠٠
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (١٢٩٩)	جلد ٢	صفحہ ٢٧٢
شرح السنۃ	رقم الحدیث (١٤٩٩)	جلد ٥	صفحہ ٣٦٣
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (١٥٢٧)	جلد ٢	صفحہ ٢٤٤
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (١٢٤٧)	جلد ٢	صفحہ ٢٥
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (١٢٧٢)	جلد ١	صفحہ ٤٤٨

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ ایک دن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے مفقود پایا تو اس کے بارے میں حاضرین سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا اس کا انتقال ہو گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے کیوں نہ خبر دی؟

راوی حدیث بیان کرتے ہیں گویا انہوں نے اس کے معاملہ کو بالکل معمولی سمجھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے بتاؤ اس کی قبر کہاں ہے؟

انہوں نے اس کی قبر کی نشان دہی کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی قبر پر (ہی) صلاۃ الجنازہ ادا فرمائی پھر ارشاد فرمایا:

بیشک یہ قبور اھل قبور سمیت ظلمتوں سے بھری ہوئی تھیں۔ ان پر میرے صلاۃ ادا کرنے کی وجہ سے اللہ عزوجل نے ان قبور کو ان کیلئے منور فرمادیا ہے۔

-☆-

اللہ کے پیارے حبیب حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم رحمۃ للعالمینی کی خلعتِ زیبا زیب تن فرما کر اس عالم آب وگل میں تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا شفقت و پیار ہیں۔ آپ اپنی امت کے ہر فرد کے خیر خواہ ہیں ان میں سے جو بھی کوئی نیک کام کرتا آپ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اور خوشی ہر اھل ایمان کیلئے سعادتوں کی سعادت ہے۔

درج بالا حدیث پاک میں ملاحظہ کیجئے

ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد شریف میں آتی جھاڑو دیکر چلی جاتی۔ مسجد شریف میں کوئی تنکہ دیکھتی اسے اٹھا کر باہر پھینک دیتی ہے بظاھر یہ ایک معمولی عمل ہے لیکن جو لجپال ہو اس کا کام لجپالی ہی ہوا کرتا ہے اس عمل کو دیکھنے والے افراد تو معمولی سمجھیں لیکن امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے معمولی نہیں سمجھ رہے آپ کی نگاہِ پاک میں اس کی بڑی قدر و منزلت ہے آپ کے معبود حقیقی اللہ جل جلالہ کے گھر کوئی صاف کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر توجہ نہ فرمائیں یہ کیسے ہوسکتا ہے۔

بہرحال ایک رات اس عورت کا انتقال ہوگیا وہ اس دارفانی کو خیر باد کہہ گئی۔ لوگوں نے اس کی ظاہری صورت کی بنا پر اور معمولی خاندان سے ہونے کی بنا پر اسے کوئی اہمیت نہ دی اور رات کی تاریکی میں ہی اسے

سپرد خاک کر دیا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے جمیع افراد کے حالات سے باخبر ہیں اس عورت کی حالت بھی آپ سے مخفی نہ تھی لیکن اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے اور اپنی امت کو درس دینے کیلئے آپ نے فرمایا:

اَفَلاَ کُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِیْ؟ تم نے مجھے کیوں نہ بتایا؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لے گئے۔

یہ عورت کس درجہ خوش بخت تھی کہ اس کی قبر پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے۔ جس کی قبر پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جائیں وہ قبر یقیناً رشک ارم ہے اور قبور میں اس کا ایک مقام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر جا کر صلاۃ الجنازہ ادا فرمائی:

یہ عورت مسجد سے محبت کرتی تھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی محبت سے محروم نہیں رکھا۔

یہ عورت مسجد کی صفائی کرتی تھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کے باطن کو اجلا و مصفا بنا دیا تھا۔

یہ عورت مسجد کی طرف آتی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

اس کے مرنے کے بعد اسکی قبر پر جلوہ گری فرمائی۔

اہل ایمان آیئے! ہم بھی مساجد سے محبت کریں اسکی صفائی وطہارت کا اہتمام کریں۔ یقین رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض مبارک صرف اس دور تک نہ تھا بلکہ یہ فیضان قیامت تک جاری وساری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اس عورت کے نبی نہ تھے بلکہ ہر کلمہ گو کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں اور کچھ بعید نہیں کہ آج جو لوجہ اللہ مسجد کی صفائی کرتا ہے کل جب اس کی موت کا وقت آئے گا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر کو بھی کرم نوازیوں سے سرفراز فرمائیں گے۔

صحیح مسلم کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ:

بیشک یہ قبریں اہل قبور سمیت ظلمتوں سے بھری ہوئی ہیں۔ میرے ان پر صلاۃ ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان قبور کو ان کیلئے منور فرماتا ہے۔

قبور تاریک جگہیں ہیں یہاں روشنی ونور نام کی کوئی چیز نہیں جو قبر میں چلا گیا وہ تاریکی وظلمت میں ڈوب گیا ہاں جس خوش قسمت کی قبر پر اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلاۃ ادا کریں اس کیلئے استغفار

فرمائیں اس کو اپنی دعاؤں سے نواز دیں اسکی قبر نور سے بھر جاتی ہے اور اس کی قبر نور کا مرکز قرار پاتی ہے۔

آج جنکی بھی قبریں اندر سے منور ہیں وجہ یہ ہے کہ ان پر نور الانوار سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم ہے نور والی سرکار نے اپنی دعا سے انکی قبر کو منور فرما دیا ہے۔

اے ایمان والے! ایسا کوئی عمل کر لے جس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو جائیں پھر جب اللہ کے پیارے حبیب راضی ہونگے تو یقین رکھنا کہ وہ تیری قبر پر بھی کرم فرمائیں گے اور اسے انوار وتجلیات سے بھر دیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنے والے اعمال میں سے ایک عمل مساجد کی صفائی ونظافت ہے۔ آج مساجد سے محبت کر لیجئے اسکی صفائی کا اہتمام کیجئے جواباً اللہ کے محبوب اپنے جمال جہاں آرا سے تمہاری قبر کو قابل رشک بنائیں گے اور وہ جنت کا حصہ قرار پائے گی۔

ملائکہ مشغول دعاء

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَ فِیْ صَلَاةٍ مَاکَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِکَةُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِهِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ یَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیْهِ مَالَمْ یُحْدِثْ فِیْهِ مَالَمْ یُؤْذِفِیْهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۹)	جلدا	صفحہ ۴۳۵
قال المحقق:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۸)	جلدا	صفحہ ۲۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۵)	جلدا	صفحہ ۱۵۷
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۹)	جلدا	صفحہ ۱۸۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۹)	جلدا	صفحہ ۱۳۷

قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۰)	جلد۲	صفحہ ۱۵۰
قال ابوعیسیٰ:	حدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۴۷۱)	جلد۲	صفحہ ۳۵۷
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ		
المصنف لعبدالرزاق:	رقم الحدیث (۲۲۱۰)	جلد۱	صفحہ ۵۸۰
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد۱	صفحہ ۴۰۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۰۶)	جلد۸	صفحہ ۱۹۶
قال احمد محمد شاکر:	حدیث صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم میں سے کوئی بھی صلاۃ ادا کرنے کیلئے مسجد میں داخل ہو تو صلاۃ کی ادائیگی جب تک اسے مسجد میں روکے رکھے وہ صلاۃ میں ہی ہے۔

تم میں سے جس نے جہاں صلاۃ ادا کی اور وہ وہاں بیٹھا رہا تو جب تک وہ وہاں بیٹھا رہے ملائکہ (فرشتے) اس کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما

اے اللہ! اس پر رحم وکرم فرما

اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما

یہ دعائیں جاری رہتی ہیں جب تک کہ وہ صلاۃ ادا کرنے والا بے وضو نہ ہو جائے یا جب تک کسی کو اذیت نہ دے۔

-☆-

مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں جب بھی اہل ایمان مساجد میں داخل ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ اسکی عنایات کریمانہ کی پھوار شروع ہو جاتی ہے پھر جب تک مساجد میں مشغول عبادت رہیں اللہ کے ذکر کی لذت سے سرشار رہیں یہ رحمتیں اور برکتیں برستی رہتی ہیں۔

كَانَ فِىْ صَلَاةٍ مَاكَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ:

جب تک اہل ایمان صلاۃ ادا نہیں کر لیتے وہ صلاۃ میں ہیں۔

یعنی صلاۃ الجماعۃ (باجماعت نماز) ادا کرنے میں ابھی نصف گھنٹہ باقی ہے ایک مرد مومن صلاۃ ادا کرنے کی غرض سے مسجد میں آ گیا اور اسکے انتظار میں بیٹھ گیا صلاۃ تو آدھ گھنٹہ بعد ادا کی جائے گی لیکن اللہ الکریم کی کرم نوازی ملاحظہ ہو کہ اس کا یہ آدھ گھنٹہ جو انتظار صلاۃ میں بسر ہو رہا ہے وہ بھی

صلاۃ میں شمار ہوگا۔ اسے اس آدھ گھنٹہ میں قیام رکوع وسجود کا ثواب مسلسل ملتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کو اپنے گھر، مسجد سے کس درجہ پیار ہے اور جو آدمی اسکے گھر کا رخ کرتا ہے اس پر بھی وہ کتنا شفیق ہو جاتا ہے مسجد داخل ہوتے ہی اسے عبادت کا ثواب دینا شروع کر دیتا ہے۔ فرشتے اس کے اعمال نامہ میں صلاۃ کا ثواب لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب تک وہ صلاۃ ادا نہ کرے اس کا ثواب مسلسل لکھا جاتا ہے۔

اَلْمَلَائِکَۃُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِہٖ:

ملائکہ اللہ کی رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں جب تک تم میں سے کوئی اپنی اس جگہ میں بیٹھا رہے جس جگہ اس نے صلاۃ ادا کی تھی۔

اللہ تعالیٰ کی عنایات وکرم نوازیوں کا سلسلہ صرف صلاۃ ادا کرنے تک نہیں بلکہ یہ سلسلہ صلاۃ ادا کرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے جب تک صلاۃ ادا کرنے والا اپنی جگہ بیٹھا رہے کرم کی پھوار مسلسل برستی رہتی ہے بلکہ صلاۃ ادا کرنے کے بعد اللہ کی رحمتوں کا جوبن نرالا ہو جاتا ہے اسکے ملائکہ، اسکے نوری فرشتے، معصوم مخلوق دست بدعا ہو جاتی ہے اور عرض کرتی ہے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْهُ

اللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْهِ

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر رحمتیں نازل فرما،

اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما۔

یہ خاک کا پتلا کس درجہ فیروز بخت ہے جب عبادت کر کے صلاۃ ادا کر کے اللہ کے گھر میں بیٹھا ہے تو نوری مخلوق اس کیلئے دعائیں شروع کر دیتی ہے اس کی مغفرت اسکے لئے رحمت اور اسکی قبولیت توبہ کی دعائیں کی جاتیں ہیں۔ اولاد آدم کی کتنی خوش بختی ہے کہ نوری مخلوق اس کیلئے دعائیں کرتی ہے اور جس کے لئے دعائیں فرشتے کریں اس کے مقدروں کی رفعت کا عالم کیا ہوگا۔ یہ فرشتے اللہ کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کرتے تو انکا دعا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ امتی کس درجہ فائق ہے کہ جس کیلئے اللہ فرشتوں کو حکم دے کہ اس کیلئے دعائیں کرو۔ تو یقین جانیئے ایسا آدمی اللہ کی مغفرت اسکی رحمت اور اسکی جانب سے قبولیت توبہ کی سعادت لے کر اٹھتا ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَایَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ صَلَاةٍ مَاکَانَ فِیْ مُصَلَّاهُ یَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ تَقُوْلُ الْمَلَائِکَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰی یَنْصَرِفَ اَوْیُحْدِثَ

فَقِیْلَ مَایُحْدِثُ! قَالَ یَفْسُوْاَوْیَضْرُطُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۷۱)	جلد۱	صفحہ۱۸۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۷۱)	جلد۱	صفحہ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۳
مسند ابوعوانہ	رقم الحدیث (۱۳۲۰)	جلد۱	صفحہ۳۶۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۴۴)	جلد۹	صفحہ۱۹۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوهریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

بندہ جب تک اپنے مصلّٰی میں بیٹھا صلاۃ کا انتظار کرتا ہے تو وہ صلاۃ میں ہی ہے۔

ملائکہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں

اے اللہ! اس کے گناہ معاف کردے

اے اللہ! اس پر رحمتیں نازل فرما

فرشتوں کی ان دعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا ہے جب تک کہ صلاۃ ادا کرنے والا واپس نہ پلٹ جائے یا بے وضو نہ ہوجائے۔

-☆-

گناھوں کی معافی کا آسان طریقہ:

قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ : مَنْ كَانَ كَثِيْرَ الذُّنُوْبِ وَاَرَادَ اَنْ يَحُطَّهَا عَنْهُ بِغَيْرِ تَعَبٍ فَلْيَغْتَنِمْ مُلَازَمَةَ مَكَانِ مُصَلاَّهُ بَعْدَالصَّلاَةِ يَسْتَكْثِرُ مِنْ دُعَاءِ الْمَلاَئِكَةِ وَاسْتِغْفَارِهِمْ لَهُ فَهُوَ مَرْجُوٌ" اِجَابَتُهُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى "وَلاَ يَشْفَعُوْنَ اِلاَّ لِمَنِ ارْتَضٰى"

اعلام الساجد صفحہ ۲۱۴

ابن بطال کہتے ہیں: جو آدمی کثیر الذنوب ہو اور یہ چاہے کہ اس کے گناہ بغیر مشقت کے مٹادیے جائیں تو اسے چاہیے کہ مسجد میں جس جگہ اس

نے صلاۃ (نماز) ادا کی ہے صلاۃ ادا کرنے کے بعد وہیں بیٹھا رہے تا کہ وہ اپنے حق میں فرشتوں کی دعائیں کثیر تعداد میں حاصل کر سکے اور اپنے حق میں انکا استغفار بھی لے سکے۔ اسے امید رکھنی چاہیئے کہ اس کے حق میں فرشتوں کی دعا قبول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَا یَشْفَعُوْنَ اِلاَّ لِمَنِ ارْتَضٰی. (سورۃ الانبیاء ۲۱/۲۸)

وہ فرشتے سفارش نہیں کرتے مگر اس کی جسے وہ پسند فرمائے۔

شارح بخاری حضرت ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے کتنا سھل اور مفید نسخہ ارشاد فرمایا ہے۔

جس کی زندگی گناہوں اور معصیتوں میں گزر گئی اب اسے آخرت یاد آئی علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں حاضری یاد آئی اب اسکی تمنا ہے کہ اسکے گناہ مٹا دیئے جائیں اسکے جرموں پر قلم عفو پھیر دیا جائے اسکے لئے آسان اور سھل طریقہ یہ ہے کہ

وہ مسجد میں صلاۃ ادا کرنے کے بعد اسی جگہ بیٹھا رہے۔ زبان قلب وقالب سے ذکر کرتا رہے جب تک وہ بیٹھا ہے فرشتے اللہ سے عرض کرتے ہیں: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ.

اے اللہ اس کے گناہ معاف کردے اے اللہ اس پر رحم فرمادے۔

جب تک یہ بیٹھا رہے گا فرشتوں کی پاک زبان سے اس کیلئے یہ کلمات جاری رہیں گے۔فرشتوں کی یہ دعائیں انشاءاللہ رنگ لائیں گی اور اسے گناہوں کے بوجھ سے ہلکا کردیا جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی

فرشتے اسی کیلئے دعائیں اور التجائیں کرتے ہیں جو اللہ کو پسند آتا ہے۔مسجد میں صلاۃ ادا کرنے والا اپنی جگہ بیٹھا ہے وعدہ الٰہی کے مطابق فرشتے اسکے لئے دعاءواستغفار کرتے ہیں فرشتوں کی دعاءواستغفار سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرتا جاتا ہے۔ہوسکتا ہے ابتداء میں اسکے چند گناہ معاف کیے جائیں لیکن جب وہ مسلسل بیٹھا ہی رہے گا ور ہر صلاۃ کے بعد بیٹھے گا تو یقیناً ایک وقت وہ آئے گا کہ اسکے جملہ گناہ معاف کردیے جائیں گے اور اسکی لوحِ دل کو گناہوں کی ظلمات سے پاک وصاف کردیا جائے گا۔

ہاں وہ بندہ مومن جو پہلے ہی نیک ہے وہ مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کرنے کے بعد وہیں بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اسکے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں یہ دعائیں اس کے درجات کی بلندی کی باعث ہیں اور اسے قرب الٰہی کی دولت سے سرفراز کرنے کا ذریعہ ہیں۔

اوتاد المساجد

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَاداً، اَلْمَلَائِکَةُ جُلَسَاؤُهُمْ اِنْ غَابُوْا یَفْتَقِدُوْهُمْ وَاِنْ مَرِضُوا عَادُوْهُمْ وَاِنْ کَانُوا فِیْ حَاجَةٍ اَعَانُوْهُمْ ثُمَّ قَالَ جَلِیْسُ الْمَسْجِدِ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ اَخٌ" مُسْتَفَادٌ" اَوْ کَلِمَةٌ" مُحْکَمَةٌ" اَوْرَحْمَةٌ" مُنْتَظِرَةٌ".

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

المستدرک		جلد۲	صفحہ۲۹۸
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
تلخیص المستدرک		جلد۲	صفحہ۳۹۸
قال الذھبی:	صحیح علی شرط البخاری ومسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۸۸)	جلد۹	صفحہ۲۰۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		

المصنف لعبدالرزاق رقم الحدیث (۲۰۵۸۵) جلد۱۱ صفحہ ۲۹۷

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک کچھ لوگ اوتادالمساجد ہیں۔ ملائکہ (فرشتے) ان کے ہمنشین ہوتے ہیں۔ اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔ اگر وہ بیمار ہوجائیں تو فرشتے ان کی عیادت، تیمارداری کرتے ہیں، اگر وہ کسی حاجت میں ہوں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا:

جلیس المسجد (مسجد میں بیٹھنے والا) تین خصال پر ہے:

۱۔ اخ مستفاد (ایسا بھائی جس سے استفادہ کیا جاتا ہے)

۲۔ کلمہ محکمہ

۳۔ رحمۃ منتظرۃ

اوتادالمساجد:

بعض چیزوں کے بنانے میں میخ (کیل) استعمال ہوتے ہیں مثلاً میز کرسی وغیرہ کے پائے میخ کی وجہ سے پیوست ہوتے ہیں اس میز کے جوڑوں میں کیل استعمال ہوتے ہیں اس میز کا قیام ان میخوں کی وجہ سے ہے

اگر یہ نہ ہوں تو میز میز نہ رہے بلکہ منتشر ہو جائے۔ میخ ہی ایسی چیز ہے جس نے ایک میز و کرسی کو قائم رکھا ہوا ہے۔ ان کے اعضا آپس میں ملے ہیں تو میخ کی وجہ سے ان میں اتصال ہے تو میخ کی وجہ سے اور وہ پوری چیز حسن سے آراستہ ہے تو بھی اس میں میخ کا بنیادی کردار ہے۔

مساجد اللہ کے گھر ہیں اور بیت اللہ کی ایک ظاہری تعمیر ہے اور ایک اس کی باطنی اور روحانی تعمیر ہے۔ ظاہری تعمیر میں دیوارایں چھت اور دروازے ہیں ان کو آپس میں پیوست رکھنے کیلئے مختلف قسم کے مصالحہ جات استعمال ہوتے ہیں۔ اس سازوسامان کی وجہ سے دیواریں ایک دوسرے سے پیوست ہیں اور چھت ان پر قائم ہے۔ اگر یہ سامان کمزور ہو یا یہ اپنی طاقت ختم کردے تو مسجد کی دیواریں قائم نہ رہ سکیں اور مسجد چھت سمیت گر جائے گی۔

اسی طرح مسجد کی باطنی اور روحانی تعمیر ہے اور اس میں بنیادی کردار اللہ کے مخصوص بندوں کا ہے جنہیں اوتاد المساجد کہا جاتا ہے مسجد کی رونق مسجد کی آبادکاری ان کے دم قدم سے ہے اگر یہ موجود ہیں تو مسجد آباد ہے وہاں ذکر الٰہی کی کثرت کرنے والے ہیں صلاۃ ادا کرنے والوں کا ایک جم غفیر ہے اگر یہ نہ ہوں تو مسجد کی رونق ماند پڑ جاتی ہے وہاں صلاۃ ادا کرنے والوں کی

قلت ہوتی ہے اگر کوئی آ بھی جائے تو بددلی سے صلاۃ ادا کرتا ہے۔ایسے خوش قسمت افراد جن سے مسجد کی آبادکاری وابستہ ہے یہ مسجد کی باطنی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں ان کا وجود مسعود سراپا رحمت ہوتا ہے ان کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا ان کے ساتھ صلاۃ ادا کرنے والا سعادت مند ہوا کرتا ہے یہ اخلاق کے پیکر جن کے انگ انگ میں ذکر الٰہی کے سوتے پھوٹتے ہیں اگر ظاہری طور پر کسی ویران و بے آباد جگہ میں فروکش ہو جائیں اور وہاں ظاہری مسجد کا ڈھانچہ تک نہ ہو تو پھر بھی دیکھتے دیکھتے وہ ویران جگہ آباد ہو جاتی ہے اور ان کے دم قدم سے جنگل میں منگل کا سماں ہوتا ہے اور جہاں وہ بیٹھتے ہیں وہ جگہ مسجد کا روپ دھار لیتی ہے اور پھر وہاں صلاۃ ادا کرنے والوں اور سر بندگی جھکانے والوں کی کثرت ہوا کرتی ہے وہ بھی وہاں جام توحید لبوں سے لگاتے ہیں اور مے توحید سے شادکام ہوا کرتے ہیں۔ایسے سعید افراد شریعت اسلامیہ کی اصطلاح میں ''اوتاد المساجد'' کہلاتے ہیں۔

اَلْمَلَائِکَۃُ جُلَسَاءُ ھُمْ:

اوتاد المساجد جن سے مساجد کی آبادی وابستہ ہے اتنے خوش نصیب ہوتے ہیں کہ ملائکہ (فرشتے) ان کے ہمنشین و جلیس ہوا کرتے ہیں۔انسان

کے سیرت و کردار کی شناخت اس کے ہمنشین و جلیس سے ہوا کرتی ہے تو جن کے ہم نشیں و جلیس اللہ کی نوری مخلوق فرشتے ہوں تو ان کی عزت و عظمت کا عالم کیا ہوگا۔

ہر مخلوق اپنی ہم جنس سے محبت کرتی ہے اس کا راہ و رسم اور میل جول اپنی ہی جنس سے ہوا کرتا ہے۔ مثلاً انسان انسان کا ہم نشیں ہے تو گھوڑے اور خچر کو گھوڑے اور خچر سے انس و یگانگت ہے۔ یہ فرشتے نوری مخلوق ہیں اور لطیف ہیں انسان خاکی مخلوق کثیف ہے تو فرشتے لطیف ہو کر کثیف کے ہمنشیں کیسے ہو گئے تو اس کا جواب بالکل واضح ہے اوتاد المساجد ذکر الٰہی کی مے سے ہر وقت سرشار رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد ان سے کثافت کو آہستہ آہستہ دور کرتی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ وقت آتا ہے جب ذکر الٰہی سے کثیف انسان لطیف بن جاتا ہے خاکی نوری کا روپ دھار لیتا ہے فرشی ہو کر عرش کی جانب محو پرواز ہوتا ہے اب جب ایسے افراد کا وجود لطیف ہو گیا تو لطیف مخلوق ان کی ہمنشیں ہوئی۔ ان کا وجود خاکی عارضہ سے نکل کر نوری ہو گیا تو نوری مخلوق فرشتے ان کے جلیس ہوئے۔

عارف باللہ حضرت مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ مسجد شریف میں تشریف فرما ہوتے اور آنے والوں کے دلوں کو مے توحید سے سرشار

کررہے ہوتے کہ اچانک فرماتے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی آرہے ہیں ان کیلئے جگہ کشادہ کردو تھوڑی دیر کے بعد مفسر قرآن حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آتے۔

ایک دن کسی نے عرض کی حضور! قاضی صاحب ابھی تشریف نہیں لاتے بلکہ وہ مسجد سے باہر ہوتے ہیں آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ قاضی صاحب آرہے ہیں؟ تو آپ نے جواباً فرمایا جب میں فرشتوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ کھڑے ہوگئے ہیں تو مجھے علم ہوجاتا ہے کہ قاضی صاحب آرہے ہیں۔

عارف باللہ حضرت مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ کا وجود مسعود لطیف ونوری ہوچکا تھا اس لیئے آپ کی نگاہ پاک نوری مخلوق کو دیکھ لیا کرتی تھی۔

اِنْ غَابُوْا یَفْتَقِدُوْھُمْ:

اوتادالمساجد اگر غائب ہوجائیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔

جب کسی کو کسی سے محبت وانس ہوجاتا ہے تو وہ اس کی جدائی برداشت نہیں کرتا روزانہ اس کی صحبت میں بیٹھنے والا اگر کسی دن اسے نہ پائے تو اس کی کمی محسوس کرتا ہے اور اسکی تلاش وجستجو کرتا ہے۔ مسجد میں اپنا وقت گزارنے والے اور مسجد سے محبت کرنے والے کتنے بخت آور ہیں کہ فرشتے ان کے

جلیس ہوا کرتے ہیں اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے انکی کمی محسوس کرتے ہیں کیونکہ اللہ والا جہاں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتا ہے اس جگہ اس کے انوار سرایت کر جاتے ہیں وہ جگہ باقی جگہوں سے ممتاز ہو جاتی ہیں نوری مخلوق جب اللہ والے کے ذکر و فکر کو دیکھتی ہے اسکی تسبیح و مناجات سے شاد کام ہوتی ہے تو انہیں اس جگہ اس اللہ والے کے انوار بھی نظر آتے ہیں اگر کسی دن وہ کہیں چلا جائے تو فرشتے اس کے انوار والی جگہ میں اسے نہ پا کر اسکی تلاش و جستجو کرتے ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ فرشتے جس کی تلاش و جستجو کریں وہ بڑا اسعادت مند ہے۔

وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ:

انسان کو بیماری کا عارضہ لاحق ہوتا رہتا ہے اور بیمار کی تیمارداری کیلئے لوگ آتے رہتے ہیں لیکن بیمار بیمار میں فرق ہوا کرتا ہے اگر بیمار اپنی قوم کا سردار ہے تو پوری قوم تیمارداری کیلئے آتی ہے اگر سرمایہ دار ہے تو سرمایہ والے اس کی تیمارداری کرتے ہیں اگر وہ غرباء و مساکین کا خیر خواہ اور ہمدرد ہے تو غرباء و مساکین اسکی تیمارداری کرتے ہیں اور اس کیلئے دست بدعا رہتے ہیں۔

لیکن اوتاد المساجد کی شان نرالی ہے اگر یہ بیمار ہو جائیں تو ان کی

عیادت و بیمار پرسی کیلئے کوئی آئے نہ آئے اللہ کے فرشتے ضرور ان کی تیمارداری کرتے ہیں اس آدمی کے دار آخرت میں رتبہ و مقام کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جس کی بیمار پرسی کیلئے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو بھیج دے۔ رحمت والے فرشتوں کا وجود سراپا رحمت ہے یہ جہاں بھی جائیں وہاں رحمت ہی رحمت ہوا کرتی ہے تو جو فرشتے تیمارداری کیلئے آئے اگر مریض کی حیاۃ باقی ہے ابھی اس کی زندگی کی سانسیں پوری نہیں ہوئیں تو فرشتوں کی تیمارداری سے مرض سے نجات مل جائے گی اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ابھی مرض سے شفا کا نہیں تو پھر اسکے درجات کی بلندی یقینی ہے اور اگر اس کی زندگی پوری ہو چکی ہے اور اسکے اس جہاں فانی سے جانے کا وقت آچکا ہے تو فرشتوں کی تیمارداری کا واضح مطلب ہے کہ وہ اس جہاں سے اپنی نعمتِ ایمان سلامت لیئے جارہا ہے اور اس جہاں سے ایمان سلامت لے جانا سب سے اہم بات ہے۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَاابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَارَبِّ! کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْعُدْتَہٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَہٗ یَاابْنَ آدَمَ! اِسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ یَارَبِّ! کَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ ؟ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّہٗ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْاَطْعَمْتَہٗ لَوَجَدْتَ ذَالِکَ عِنْدِیْ۔ یَاابْنَ آدَمَ! اِسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ یَارَبِّ! کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِہٖ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ سَقَیْتَہٗ وَجَدْتَ ذَالِکَ عِنْدِیْ؟

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۴
قال راوہ مسلم			
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۶۹)	جلد ۵	صفحہ ۱۵۰
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۷۱۷
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۹۵۲)		جلد ۱	صفحہ ۵۶۳
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا

اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت کیوں نہیں کی؟

وہ عرض کرے گا اے میرے رب! تو تو رب العالمین ہے میں تیری کیسے عیادت کرتا؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو نے اس کی عیادت نہیں کی کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے بھی وہیں پاتا۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھے کھانا کیوں نہیں کھلایا تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اسے میرے ہاں پاتا۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا تو نے مجھے پانی

نہیں پلایا تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پانی پلاتا آپ تو رب العالمین ہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے فلاں بندے نے پانی طلب کیا تھا تو نے اسے پانی نہیں پلایا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو اسے میرے ہاں پاتا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ الصمد ہے ساری کائنات اس کی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں اور لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْئٌ'' اس کی شان ہے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ ایسے افراد بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بیماری کو اپنی بیماری قرار دے رہا ہے۔تو جو فرزند آدم اپنی خواہشات کو قربان کر دے اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں اپنی رضا گم کر دے اور اس کے گھر سے محبت کرے اور اس درجہ محبت کرے کہ جب تک ایک دن میں پانچ وقت اس کے گھر حاضری نہ دے لے اسے چین و سکون نصیب نہیں ہوتا۔

اگر کوئی فرزند آدم ان کی تیمارداری نہیں کرتا تو کوئی بات نہیں کیونکہ ان کی تیمارداری کیلئے نوری مخلوق موجود ہے۔ بلکہ اس حدیث پاک کی روشنی میں یہ الفاظ قابل غور ہیں

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَہٗ.

کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے بھی اس کے ہاں پاتا۔

سبحان اللہ! قادر و قیوم اور بے نیاز اللہ کو اپنے بندے سے کس درجہ پیار ہے کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاں ہوتا ہے اور جس کے پاس اللہ تعالیٰ ہو اس کی عظمت و عزت کا کیا کہنا۔

اِنْ کَانُوْا فِیْ حَاجَۃٍ اَعَانُوْھُمْ:

اوتاد المساجد کو اگر کسی چیز کی ضرورت پیش آ جائے اگر کوئی انسان انکی مدد و اعانت کیلئے تیار نہیں تو کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ کے فرشتے انکی مدد کرنے کیلئے تیار ہیں اور فرشتوں کی یہ شان ہے

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَا اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ.

اللہ تعالیٰ جو انہیں حکم دیتا ہے اسکی نافرمانی نہیں کر سکتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

فرشتے اوتاد المساجد کی مدد و اعانت اس لیئے کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس آدمی کے قرب الٰہی کا کیا کہنا جس کی مدد و اعانت کیلئے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے۔

اخ" مُسْتَفَاد":

مسجد میں بیٹھنے والا مسجد کو اپنا وطن بنانے والا اللہ کی رحمتوں سے یوں لبریز ہوتا ہے کہ اس کا وجود سراپا خیر و برکت بن جاتا ہے اور لوگ خود بخود اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی زبان میں وہ برکت رکھ دیتا ہے کہ قریب بیٹھنے والا بھی اس کی برکات سے محروم نہیں رہتا۔

کَلِمَۃ" مُحْکَمَۃ":

اوتاد المساجد چونکہ دنیاوی محبتوں سے نکل چکے ہوتے ہیں انکا مطمع نظر اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا ہے اس لیئے وہ فانی دنیا کی باتیں نہیں کرتے بلکہ باقی جہاں کی باتیں کرتے ہیں اور سننے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا بلکہ ان کی زبان مبارک سے نکلنے والے الفاظ سننے والے کی تقدیر بدل دیتے ہیں پھر وہ پند و نصائح اس کے قلب میں یوں پیوست ہوتے ہیں کہ اس کا دل بھی فانی لذتوں سے برائت کا اظہار کر دیتا ہے اور پھر وہ بھی باقی جہاں کی لذتوں سے شاد کام ہوتے ہیں۔

اوتاد المساجد مسجد میں بیٹھ کر قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہیں حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے سیرت و کردار کو آراستہ کرتے ہیں یا اپنے اسلاف کے اقوال مبارکہ سے دل کی کھیتی کو سیراب کرتے ہیں یہ

سب باتیں بڑی محکم ہیں۔قرآن وحدیث اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ہے۔یہ دونوں دلوں کو جلا بخشنے کیلئے کافی ہیں اور وہ نفوس قدسیہ جنکے سینے مشکوٰۃ نبوت کے انوار سے منور وفروزاں ہیں انکی باتیں بھی ریا کے داغوں سے پاک ہوتی ہیں اس لیئے ان کے اقوال تاثیر سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

رَحْمَةٌ" مُنْتَظِرَةٌ":

اوتادالمساجد چونکہ دنیا کی رنگینوں سے منہ موڑ کر اللہ کے گھر بیٹھے رہتے ہیں اسی کے ذکر میں مست رہتے ہیں تو یقیناً ان پر رحمتوں کی برسات ہوتی ہے وہ جب بھی بیت اللہ میں بیٹھتے ہیں رحمت الٰہیہ کے انتظار میں بیٹھتے ہیں رحمت کے انتظار میں بیٹھنا رحمت میں ہی بیٹھنا ہے۔

آگ سے آزادی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى فِي مَسْجِدٍ جَمَاعَةٍ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً لَا تَفُوْتُهُ الرَّكْعَةُ الْاُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عِتْقًا مِنَ النَّارِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۴۵)	جلدا	
قال المحقق:	حسن		
الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۶۵۲)		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۸)	جلدا	صفحہ ۴۳۴
قال محمود محمد محمود:	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۷)	جلدا	صفحہ ۲۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۱)	جلدا	صفحہ ۲۷

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۴۱) جلد ۱ صفحہ ۱۴۸

قال الالبانی: صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے

جس نے چالیس راتیں مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کی (اس اہتمام کے ساتھ) کہ اس کی صلاۃ العشاء کی پہلی رکعت بھی فوت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے لکھ دیتا ہے کہ یہ آگ سے آزاد ہے۔

-☆-

کسی جرم کی پاداش میں انسان کو جیل جانا پڑ جائے تو وہاں سے آزادی کیلئے ہزاروں جتن کرتا ہے جیل سے باہر آنے کیلئے اپنے تمام ذرائع استعمال کرتا ہے۔ اس کے عزیز واقارب بھی چین سے نہیں بیٹھتے اس کو چھڑانے کیلئے ان کو بڑی سے بڑی قربانی دینی پڑے تو بھی دریغ نہیں کرتے۔

قیامت کا عذاب سخت ترین عذاب ہے قہر خداوندی سے انسان کے پسینے چھوٹ رہے ہونگے جب اسے جرموں کی پاداش میں آگ میں داخل کیا جائے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ اللہ ذوالجلال والاکرام کی نافرمانی کتنی مہنگی

ہے۔ اس عذاب سے چھٹکارے کیلئے اس وقت اس سے تمام ذرائع مفقود ہونگے وہ بے بس ہو کر نہایت حسرت سے داخل جہنم ہوگا۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عذاب نار سے رہائی کیلئے ایک سھل اور آسان نسخہ ارشاد فرمایا ہے۔

چالیس دن مسجد جا کر صلاۃ باجماعت یوں ادا کی جائے کہ پہلی رکعت تک فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے آگ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔

سبحان اللہ! ایک بندہ مومن کیلئے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی رحمتیں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل اللہ تعالیٰ کس درجہ رحیم وکریم ہے کہ چالیس دن صلاۃ باجماعت سے آگ سے رہائی مل جاتی ہے۔

اللہ رحیم وکریم سے یہ امید رکھنی چاہیئے کہ

جو شخص یہ عہد پیمان کرلے کہ وہ چالیس دن صلاۃ باجماعت ادا کرے گا اور اس کی پہلی رکعت بھی صلاۃ الجماعت کے بغیر نہیں گزرے گی اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق واعانت شامل حال رہی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر شفقت اس کی دستگیری کرتی رہی تو اسے اس نیک عمل کے طفیل ہمیشہ مسجد جا کر صلاۃ الجماعت کی سعادت مل جائے گی اور کریم اللہ کی کرم

نوازیاں اسے گناہوں کی آلودگیوں سے بھی محفوظ رکھیں گی۔ پھر وہ ایک مردمومن کے روپ میں اپنی حیاۃ مستعار کے دن گزارے گا کہ وہ جہاں سے بھی گزر جائے گا اھل ایمان اس کے وجود سے راحت وآرام پائیں گے اور قدسی بھی سلامی کیلیے تیار ہونگے۔

قیامت کو نورتام

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۰
قال المحقق:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۵
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۹
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

خوش خبری سنادیجئے!

ان افراد کیلئے جو رات کے اندھیروں میں (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) کثرت سے مساجد کی طرف چل کر آتے ہیں کہ ان کیلئے قیامت کے دن مکمل نور ہے۔

-☆-

دن اور رات کا نظام سورج کے طلوع وغروب کے ساتھ وابستہ ہے سورج طلوع ہوتے ہی ہر طرف اجالا ہو جاتا ہے۔ روشنی سے ہر چیز نہا جاتی ہے لیکن سورج کے غروب ہوتے ہی تاریکی کا بسیرا ہو جاتا ہے دیکھتے ہی دیکھتے ہر چیز تاریکی میں ڈوب جاتی ہے ہر طرف ظلمت ہی ظلمت اور اندھیرا ہی اندھیرا ہو جاتا ہے۔

انسانی زندگی خطرات سے عبارت ہے خطرات ہر وقت انسان کے درپئے آزار ہیں لیکن دن کی نسبت رات کو اور روشنی کی نسبت تاریکی میں زیادہ خطرات ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کچھ دیوانے ایسے بھی ہیں جنہیں کسی

کی کوئی پرواہ نہیں دن ہو یا رات ان کے سروں سے سودائے عشق الٰہی نہیں نکلتا ان کا کیف انہیں ہر حال میں خراماں خراماں مساجد کی طرف لے جاتا ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کا بندہ عشق الٰہی کی مے سے مست ہو کر تاریکیوں میں بھی مساجد کا رخ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا کرم اسے محروم نہیں رکھتا بلکہ اتنا کرم فرماتا ہے کہ انسان کو انسان ہوتے ہوئے اپنی تنگ دامانی کا احساس ہوتا ہے۔ایسے خوش بخت آدمی کیلئے جو تاریکیوں میں اندھیروں میں مساجد کا رخ کرتا ہے اسکی جبین اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں سجدے کرنے کیلئے بے تاب ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن خوب نوازے گا۔اسے نور کی نعمت عطا فرمائیگا۔

قیامت کے دن نور کا ہونا ایمان کی نشانی ہے نور اھل ایمان کو نصیب ہوگا۔اس حدیث پاک سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اندھیری راتوں میں مساجد کی طرف چل کر جانے والے کے ایمان کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے گا۔کیا صلاۃ ادا کرنے والے کیلئے یہی ایک انعام کافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کی حفاظت فرمائے گا اور وہ دنیا سے باایمان رخصت ہوگا۔

قیامت کے دن جس کے پاس نور کا ایک ذرہ ہوگا وہ بھی رحمتِ الٰہی سے معمور ہوگا تو اندازہ لگایئے جس کے پاس نور تام ہوگا اس پر رحمات الٰہیہ کا جوبن کیسا ہوگا۔ مسجد سے محبت کرنے والا اور اسکی طرف تاریک راتوں میں چل کر آنے والا اللہ تعالیٰ کی عنایات کریمانہ سے مالا مال ہوگا اس کے پاس مکمل نور ہوگا وہ نور نہیں جو ہماری نظر میں تام ہے بلکہ وہ نور جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر پاک میں تام ہے۔

مفہوم واضح ہوا مساجد کی طرف چل کر آنے والا نور تام والا ہے اور نور تام والا میدان حشر کے ھول سے محفوظ ہوگا۔ سورج کی تپش اور گرمی سے مامون ہوگا۔ ظل الٰہی میں بڑے آرام وسکون سے جلوہ گر ہوگا۔ حوض کوثر کے جام لبوں سے لگا رہا ہوگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت سے سرفراز ہوگا۔ اسے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ میدان حشر میں اس کا سر نوری تاج سے جگمگا جائے گا۔ اسے بڑے امن وعافیت سے پلصراط سے گزار کر داخل جنت کر دیا جائے گا۔

یہ سب برکات نور تام کی ہیں اگر نور تام ہے تو یہ تمام اشیاء بلکہ اس سے بھی مزید اس کے مقدر میں ہونگی۔

اے مساجد سے محبت کرنے والے خوش بخت! دیکھ تیرے پروردگار

نے تیرے لئے کتنا کچھ تیار کیا ہے اس محبت میں اضافہ کرتے جانا کہ زندگی کے آخری سانس تک محبت مساجد کے دیپ جلاتے جانا۔

اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو اور مساجد سے رغبت کی توفیق عطا فرمائے۔

-☆-

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک بھی ملاحظہ ہو:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : لِيَبْشَرِ الْمَشَّاؤُوْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِنُوْرٍ تَامٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجه	رقم الحدیث (۷۸۰)	جلدا	صفحہ ۴۲۶
قال محمود محمد محمود:	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحدیث (۶۳۹)	جلدا	صفحہ ۲۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم		جلدا	صفحہ ۲۱۲
قال الحاکم:	صحیح علیٰ شرط الشیخین		

تلخیص المستدرک		جلدا	صفحہ۲۱۲
قال الذھبی:	علی شرطھما		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۵۸۰۰)	جلد۶	صفحہ۱۴۷
قال المحقق:	حدیث صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۹۸)	جلد۲	صفحہ۳۷۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۹۹)	جلد۲	صفحہ۳۷۷
قال المحقق:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سھل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا

رات کے اندھیروں میں (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) کثرت سے مسجدوں کی طرف آنے والے خوش ہو جائیں کہ ان کیلئے قیامت کے دن مکمل نور ہے۔

-☆-

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث پاک ملاحظہ فرما کر اپنی کشت ایمان کو تر و تازہ کیجئے:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ لَيُضِئُ لِلَّذِيْنَ يَتَخَلَّلُوْنَ اِلَى الْمَسَاجِدِ فِى الظُّلَمِ بِنُوْرٍ سَاطِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۰۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۸
قال الھیثمی:	اسنادہ حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۰
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۳۱۷)		جلد ۱	صفحہ ۲۴۶
قال الالبانی:	اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو افراد رات کی تاریکی میں کثرت سے مساجد میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لیئے قیامت کے دن چمکتے نور سے روشنی فرمائے گا۔

-☆-

تاریک راتوں میں مساجد کی طرف چل کر آنے والے خوش بخت

افراد کو کامل و مکمل نور تو ملے گا ہی جس سے ان کے چہرے چاند کو شرمار ہے ہونگے ان کے اعضاء نور میں ڈھلے ہونگے لیکن اللہ تعالیٰ ان پر مزید کرم یوں فرمائے گا کہ

ان کیلئے چمکتے نور سے روشنی فرمائے گا۔

آج اس عالم دنیا میں جب کسی کی بارات گزرتی ہے، دولھا کا چہرہ اندرونی خوشی کے سبب دمک رہا ہوتا ہے لیکن باراتیوں کو اور اھل محبت کو پھر بھی چین نہیں آتا انکا جی نہیں بھرتا۔ پھول کی پتیاں نچھاور کی جاتی ہیں، قمقمے روشن کیے جاتے ہیں اس گزرگاہ کو سجایا جاتا ہے چمکایا جاتا ہے جہاں سے دولھا نے گزرنا ہوتا ہے۔ یہ احباب کی محبت کی نشانی ہوا کرتی ہے اور یہ انکی طرف سے واضح اعلان ہوتا ہے ہماری دعا ہے اللہ یہ خوشیاں دائمی عطا فرمائے۔

بلاتشبیہ و تمثیل - اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والا مساجد سے محبت کرنے والا تاریک راتوں میں مساجد میں آکر سر بندگی جھکانے والا قیامت کو خود سراپا نور ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت کا جی نہیں بھرے گا بلکہ اس کا استقبال بھی نور سے ہوگا وہ جہاں سے جہاں سے گزرے گا اس جگہ کو نور کی پتیوں سے مزین کیا جائے گا اور اسکی گزرگاہ کو کرم والے نور سے منور کر دیا

جائے گا۔

نُوْر ''سَاطِع'':

سَطَعَ – سَطْعاً وَسُطُوْعاً النُّوْرُ : اِرْتَفَعَ وَانْتَشَرَ.

المنجد-/۳۳۳

سَطَعَ -النور کا معنی ہے نور کا بلند ہونا اور پھیل جانا۔

قیامت کے دن مساجد سے محبت کرنے والے اور انکو آباد کرنے والے افراد کیلئے بلند ہوکر پھیل جانے والے نور سے اللہ تعالیٰ روشنی فرمائے گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جس نور کو بلند ہونے والا اور پھیل جانے والا فرمائیں اس کی بلندی اور اسکے پھیلاؤ کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ یعنی وہ جہاں سے جہاں گزرے گا یہ بلند ہونے والا اور پھیل جانے والا نور اس کا استقبال کرے گا۔

دار آخرت کی نعمتوں کو فنا نہیں وہ اللہ الباقی کی کرم نوازی سے باقی اور ابدی ہیں۔ یہ مفہوم بھی ہوسکتا ہے کہ صلاۃ ادا کرنے والا تاریکیوں میں مساجد کا رخ کرنے والے کا جس نور سے استقبال کیا جائے گا وہ نور فانی نور نہیں بلکہ باقی نور ہے تو یہ مساجد کو آباد کرنے والا جہاں جہاں سے گزرے گا

وہاں بلند ہو کر پھیل جانے والا نور بھی ہمیشہ رہے گا تا کہ ابدالاباد تک جو بھی اسے دیکھے سبحان اللہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ مساجد اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والا یہاں سے گزر گیا ہے۔

وَمَاذَالِکَ عَلَى اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

ظلِّ الٰہی میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِکَ وَ تَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَاَةٌ ذَاتَ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَاتُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰه خَالِیاً فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری　　رقم الحدیث (٦٦٠)　　جلد۱　　صفحہ۲۰۹

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۳۱)	جلد۲	صفحہ ۴۱۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۹۱)	جلد۴	صفحہ ۵۹۸
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد۲	صفحہ ۳۵۴
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۳۵۸)	جلد۱	صفحہ ۱۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۲۸)	جلد۹	صفحہ ۲۷۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۴۸۹)	جلد۱	صفحہ ۲۸۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۷۰۱)	جلد۱	صفحہ ۲۲۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۲۳)	جلد۱	صفحہ ۴۲۴
التمھید ابن عبدالبر		جلد۲	صفحہ ۲۸۰
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۶۶۸۷)	جلد۱۲	صفحہ ۲۳۹

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے

سات خوش نصیب ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دیگا جس دن اس کے ظل کے علاوہ کوئی ظل نہ ہوگا۔

۱۔ عدل وانصاف کرنے والا حکمران۔

۲۔ جوان جس کی نشو ونما عبادت الٰہی میں ہوئی۔

۳۔ وہ مرد جس کا دل مساجد سے معلق ہے۔

۴۔ وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کی اس پر انکا اجتماع ہوا اور اسی پر وہ جدا ہوئے۔

۵۔ وہ آدمی جسے منصب و جمال والی عورت نے اپنی طرف بلایا تو اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

۶۔ وہ آدمی جس نے (اللہ کی راہ میں) صدقہ یوں چھپا کر دیا کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جان سکا کہ اسکے دائیں ہاتھ نے راہِ الٰہی میں کیا دیا ہے۔

۷۔ وہ آدمی جس نے خلوت میں اللہ کا ذکر کیا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

-☆-

ظلِ الٰہی:

قیامت کے دن سورج آگ برسا رہا ہوگا گرمی اور تپش انتہا پر ہوگی پسینے بہہ رہے ہونگے لیکن کچھ خوش قسمت ایسے بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے

سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔ یہ ٹھنڈا سایہ راحت و آرام سے لبریز ہوگا جو اس سایہ میں آجائے گا سب غم بھول جائے گا میدان حشر میں لوگ مارے مارے پھر رہے ہونگے لیکن ظل الٰہی میں بیٹھنے والے شاداں وفرحاں ہونگے۔

ظل الٰہی سے مراد کیا ہے؟

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ عرش الٰہی کا سایہ ہوگا اللہ تعالٰی نے اس سایہ کی نسبت اپنی طرف کردی ہے اس ٹھنڈے سایہ کو ظل الٰہی کہا گیا ہے۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ اللہ تعالٰی قیامت کو ایک سایہ پیدا فرمائے گا اور اسے شرف وکرامت بخشنے کیلیے اس کی نسبت اپنی طرف فرمادی ہے۔

کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اس کی مراد کو اللہ تعالٰی کے سپرد کردیں ویسے بھی اُس جہاں میں وہ وہ انعامات ہیں جو آج انسانی عقل وخرد میں نہیں آسکتے۔ حدیث پاک کے یہ الفاظ شاھد ہیں:

مَـالاَ عَيْـنٌ رَأَتْ وَلاَ اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلاَ خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ.

جنت میں وہ انعامات ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کسی کان نے سنے اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا گزر ہوا۔

جب جنتی انعامات بشر کی فہم وسوچ سے وراء ہیں تو جسے اللہ تعالیٰ نے ظل اللہ کہا ہے وہ کیسے ذہن میں آ سکتا ہے۔اس لئے یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں

ظِلُّ اللّٰهِ حَقّ" وَكَيْفِيَّتُهُ مَجْهُوْلَة" وَالسَّوَالُ عَنْها بِدْعَة"

ظل اللہ حق ہے اس کی کیفیت مجہول ہے اس کی حقیقت کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے۔

یہی وہ سایہ ہے جس میں بیٹھ کر درج ذیل اہل ایمان مزے لوٹ رہے ہونگے:

اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ:

عدل وانصاف کرنے والا حکمران

مسند حکومت پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں کا بچھونا ہے۔ جہاں ہر قسم کے لوگوں کے مطالبات اور انکی توقعات ہیں ان توقعات کو پورا کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں پھر حکومت کا نشہ عجب نشہ ہے یہاں آ کر اکثر اللہ کو بھول جاتے ہیں انہیں اپنی موت بھول جاتی ہے وہ ظلم وعدوان پر اتر آتے ہیں اور ظلم کی چکی یوں پستی ہے کہ الامان الحفیظ۔طاقت کا نشہ انسان کو فرعون بنا دیتا ہے۔اس کا نفس امارہ سرکشی کی حدود کو پھلانگ جاتا ہے جب وہ

زیادتی پر آتا ہے تو کسی کو بھی معاف نہیں کرتا۔

نفس امارہ کم تر از فرعون نیست

ہاں وہ خوش قسمت اہل ایمان جو اقتدار کی کرسی پر بیٹھ کر آپے سے باہر نہیں ہوتے بلکہ اقتدار کو ایک امانت تصور کرتے ہوئے مخلوقِ خدا کی خدمت کرتے ہیں عدل و انصاف کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتے مخلوق سکھ کا سانس لیتی ہے ہر طرف اطمینان و سکون کی بہاریں ہوتی ہیں ایسے عادل حکمران اللہ تعالیٰ کا خصوصی عطیہ ہیں جب تک تمام رعایا کھانا نہ کھالے وہ اپنے حلق سے نوالہ نہیں اتارتے جب تک مظلوم کو انصاف نہ مل جائے انہیں چین نہیں آتا۔ رعایا تو رات آرام سے سوتی ہے لیکن عدل و انصاف کرنے والا حکمران ساری رات رعایا کے غم میں بے قرار رہتا ہے۔ اگر اس کا کوئی قریبی رشتہ دار جرم کرے تو اسے بھی سزا دینے سے نہیں ہچکچاتا بلکہ اگر اس کا اپنا بیٹا اس کا جگر پارہ بھی جرم کر لیتا ہے تو اسے بھی سرعام کوڑوں کی سزا دیتا ہے ایسے خوش قسمت افراد کیلئے قیامت کے دن ظل الٰہی انتظار کر رہا ہوگا۔ جیسے ہی لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے انہیں ظل الٰہی میں جگہ دے دی جائے گی۔

شَابٌ نَشَأَ فِی عِبَادَةِ اللّٰہِ:

وہ جوان کتنا سعادت والا ہے جس کی جوانی عبادت الٰہی میں بسر ہو رہی ہے اس کا دامن معصیتوں کے داغوں سے پاک ہے اس کے چہرے پر اطاعت الٰہی کا نور ہے وہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل میں لگا رہتا ہے اس کا ہر سانس خالق و مالک کے ذکر سے لبریز ہے وہ دنیا کی رنگینوں سے منہ موڑ چکا ہے اسے دنیا اور متاعِ دنیا سے کوئی سروکار نہیں وہ اللہ الباقی کی یاد میں مگن ہے۔

اس جوان کے بختوں پر نثار جائیں جس کی جوانی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی میں گزر رہی ہے وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتوں کا فدائی ہے وہ سر سے لے کر پاؤں تک سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے اس کی آنکھیں خشیت الٰہی سے جھکی ہوئی ہیں اس کی زبان ذکر الٰہی کے سے تر و تازہ ہے نفس اور خواہشات نفس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا نفس پوری قوت صرف کرتا ہے کہ اسے مغلوب کر دیا جائے لیکن وہ تائید الٰہی سے اس درجہ طاقت ور ہے کہ شیطانی و نفسانی قوتیں اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتیں۔

یہ وہ جوان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حقیقی جمال و کمال سے نوازا ہے

اس کی آنکھوں کا خمار بتاتا ہے کہ اس کی راتیں جلوہ الٰہی میں بسر ہوتی ہیں یہ ذکر الٰہی میں اس درجہ مستغرق ہو چکا ہے کہ اس پر دیوانگی کا گمان ہوتا ہے لیکن سن لیجئے ایسے دیوانے کی ایک دیوانگی پر ہزاروں فرزانے قربان کیے جا سکتے ہیں۔ یہ قرآن کریم سے حد درجہ محبت کرتا ہے قرآنی انوار اس کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جاتے ہیں۔ پھر یہ بولتا ہے تو قرآن کریم کی تائید و اعانت سے بولتا ہے اور چلتا ہے تو انوار قرآن کی معیت میں چلتا ہے۔ ایسے ہی خوش قسمت جوان کیلئے قیامت کے دن ظل الٰہی میں جگہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی دولت سے مالا مال ہوگا۔

رَجُل'' قَلْبُهٗ مُعَلَّق'' بِالْمَسَاجِدِ:

عمارات کو رنگ و روغن کیا جاتا ہے انہیں آراستہ کیا جاتا ہے انکی سجاوٹ کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے ان میں قندیلیں لٹکائی جاتی ہیں غالیچے بچھائے جاتے ہیں لیکن جس عمارت میں مکین نہ ہو اسکی یہ سجاوٹ چہ معنی دارد جس عمارت کو کوئی آباد ہی نہ کرے تو یہ اہتمام کس کام کا۔ عمارت کا اصلی حسن اس کے مکیں سے ہوتا ہے۔

بیت اللہ۔ مسجد کی تعمیر کی جاتی ہیں اسے بڑے اہتمام سے بنایا جاتا ہے اس میں قندیلیں تک لٹکائی جاتی ہیں لیکن مسجد کا اصل حسن اس کے آباد

کرنے والوں کی وجہ سے ہے مسجد اگرچہ ظاہر طور پر اتنی دل کش نہ ہو لیکن اس کے مکین وہاں صلاۃ ادا کرنے والے تقویٰ وطھارت کی دولت سے آراستہ ہوں ذکر الٰہی سے شاد کام ہوں وہ مسجد حقیقی طور پر آباد ہے اس مسجد کا حسن ہی حقیقت میں دوبالا ہے۔

وہ آدمی جس کا دل مساجد میں معلق ہے ہر وقت اسے مسجد کا خیال رہتا ہے اگرچہ وہ مسجد سے باہر ہی کیوں نہ ہو لیکن اس کا دل مسجد میں رہتا ہے اسے سکون ملتا ہے تو مسجد میں اسے آرام ملتا ہے تو مسجد میں وہ مسجد سے دور یوں ہوتا ہے جیسے مچھلی پانی سے دور ہوتی ہے ایسے آدمی کو رجل'' معلق بالمساجد کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔

مسجد میں قندیل سے مسجد منور ہوتی ہے اس میں اجالا ہوتا ہے لیکن مسجد کی حقیقی قندیل اس آدمی کا دل قرار پاتا ہے مسجد کے روحانی ماحول کو اس کا دل یوں منور کرتا ہے جیسے ظاہری ماحول کو قندیل منور کرتی ہے۔ مساجد میں حقیقی اجالا ایسے ہی افراد کی وجہ سے ہے یہ جیسے ہی مسجد میں داخل ہوتے ہیں مسجد میں ایک عجب کیف چھا جاتا ہے دلوں کے پیمانے چھلک اٹھتے ہیں انکی آمد سے ماحول جگمگ جگمگ کر اٹھتا ہے دلوں کی زبانیں فوراً سبحان اللہ سبحان اللہ کا ورد کرتی ہیں۔

قیامت کے دن ایسے افراد کو بھی ظل الٰہی میں جگہ دی جائے گی۔

رَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ:

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک دوسرے سے محبت بہت بڑی بات ہے۔اللہ تعالیٰ کیلئے ایک کلمہ گو کی اپنے دوسرے کلمہ گو بھائی سے محبت اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے۔وہ محبت جو حرص ولالچ کے بغیر ہو اور اس محبت میں ذاتی مفادنہ ہوتو یہ محبت اللہ تعالیٰ کو بڑی محبوب ہے اور ایسے آدمی کو اللہ تعالیٰ اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز فرماتا ہے۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ رَجُلاً زَارَ اَخاً لَهُ فِیْ قَرْیَةٍ فَاَرْصَدَاللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَکاً فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ ؟ قَالَ اُرِیْدُ اَخاً لِیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَکَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ لاَ غَیْرَ اِنِّی اَحْبَبْتُهُ فِی اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْاَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَهُ فِیْهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۵۷۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۳۱
قال شعیب الارونو:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۶۷)	جلد ۵	صفحہ ۱۴۹
الادب المفرد	رقم الحدیث (۳۵۰)		صفحہ ۱۲۸
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۴۶۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۵۱
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۶۲)	جلد ۹	صفحہ ۱۶۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۲۶۵۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۸۷
تھذیب الترغیب والترھیب			صفحہ ۴۳۷

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے اپنے ایک بھائی کی دوسرے گاؤں میں زیارت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی گزرگاہ میں ایک فرشتے کو مقرر فرمادیا۔ جب وہ زیارت کرنے والا اس فرشتے کے قریب آیا تو اس فرشتے نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ تو اس نے کہا میرا ایک بھائی اس گاؤں میں ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتے نے کہا کیا تجھ پر اس کا کوئی

احسان ہے کہ جس کا تو بدلہ چکانا چاہتا ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ کی رضا کیلئے اس سے محبت کرتا ہوں۔

فرشتے نے کہا میں تیری طرف اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں سن لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے ایسے محبت کرتا ہے جیسے تو اپنے اس بھائی سے محبت کرتا ہے۔

-☆-

غور کیجئے! حدیث پاک میں مذکور آدمی صرف اللہ کی رضا کیلئے اپنے ایک دینی بھائی سے ملنے کیلئے نکلتا ہے تو اسکی راہ میں فرشتہ کھڑا اس کا انتظار کرتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے رضا الٰہی کیلئے اپنے بھائی سے محبت کرنے والے سن لے اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے ایسی ہی محبت فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا لوجہ اللہ اپنے بھائی سے محبت کرنے والے سے محبت کرنا قیامت کو ظل الٰہی میں جگہ دے دے گا جسے عرصہ محشر میں ظل الٰہی نصیب ہو وہ بڑا سعید ہے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مستحق ہے۔

رَجُل" دَعَتْهُ اِمْرَأَة" ذَاتَ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّی اَخَافُ اللّٰهَ:

عورت کا فتنہ اعظم فتنہ ہے۔ اس فتنہ سے بچ نکلنے والا کامل الایمان ہوا کرتا ہے۔ عورت کے مکر و فریب سے محفوظ رہنا اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت

کے بغیر ناممکن ہے۔

منصب و جمال والی عورت خود دعوت دے ایسی صورت میں ظاہری طور پر کسی قسم کا خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔ انسان نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنا دین و ایمان ضائع کر جاتا ہے۔ ایسے نازک لمحات میں جو اپنے نفس پر قابو پا لے اور کہہ دے

اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ میں اللہ سے ڈرتا ہوں

تو یقیناً وہ آدمی تائید ایزدی سے مالا مال ہے اور اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کے حصار میں ہے۔

رَجُل" تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا:

آدمی اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرے لیکن چھپا کر کرے کسی کو خبر نہ ہوا ایسا آدمی یقیناً ریا کاری جیسی قبیح بیماری سے پاک ہے اس کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان ہے وہ کسی سے داد کا طلبگار نہیں اور نہ دنیا میں سخی کے لقب سے مشہور ہونا چاہتا ہے۔ اس کا مطمع نظر صرف اور صرف اللہ ذوالجلال والاکرام کی رضا ہے۔ ایسا آدمی جب صدقہ کرتا ہے اور اتنا چھپا کر کرتا ہے کہ اس کے ایک ہاتھ کو خبر تک نہیں ہوتی کہ کیا صدقہ کیا ہے یہ سعید روح قیامت کے دن ظل الٰہی کے مزے لے رہی ہوگی۔

اتنا چھپا کر کرنا کہ بائیں ہاتھ کو علم ہی نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا صدقہ کیا ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

اس کی ایک صورت بہت واضح ہے کہ انسان اپنی رقم سے کچھ رقم نکالتا ہے اور اسے دیکھے اور گنے بغیر صدقہ کر دیتا ہے تو اس نے کتنے پیسے صدقہ کیے اسکی اسے بھی خبر نہیں جب اسے خود خبر نہیں تو پھر اس کے بائیں ہاتھ کو کیسے خبر ہو گی۔ ایسا کرنے والا یقیناً پروردگار عالم کے خصوصی انعامات کا مستحق ہو گا۔

رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِياً فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ:

خلوت میں بیٹھ کر یوں ذکر الٰہی کیا کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

جلوت کی بجائے خلوت میں ذکر کئی فوائد کا حامل ہے۔ یہ ریا کاری کے عیب سے مُعرّا ہوتا ہے۔ دلجمعی نصیب ہوتی ہے یکسوئی وہ نعمت ہے جو کسی کسی کو ملا کرتی ہے۔ عالم تنہائی میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنا اور پھر اللہ کی محبت یوں غالب آئے کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں بہت بڑی سعادت ہے۔ ایسے سعید آدمی کیلئے بھی ظل الٰہی ہو گا۔

ضیافت الٰہیہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ نُزُلاً کُلَّمَا غَدَا اَوْرَاحَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٦٢)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٦٦٩)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۳۷)	جلد ۵	صفحہ ۳۸۵
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۴۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۲
قال البغوی:	حدیث متفق علی صحتہ		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۴۹۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۶
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۷۰)	جلد ۳	صفحہ ۸۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۵۷)	جلد ۹	صفحہ ۵۱۶

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو صبح یا شام (صلاۃ کی ادائیگی کیلیۓ) مسجد گیا تو اللہ تعالیٰ جتنی مرتبہ وہ صبح یا شام مسجد کی طرف گیا، کے بدلے اس کی جنت میں مہمانی فرماۓ گا۔

-☆-

جنت میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بارشیں ہونگی۔انسانی تصورات سے بڑھ کر وہاں نعمتیں ہونگی۔ جنت جنت ہے اس کی ہر نعمت حقیقی نعمت ہے اور اس کا ہر کمال حقیقی کمال ہے۔

ان ساری نعمتوں سے اس نعمت کا درجہ بہت بلند ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ اپنی طرف فرمادے ساری نعمتیں جملہ اکرامات اللہ تعالیٰ کے ہیں لیکن ان میں سے جس نعمت وکرم کو وہ اپنا کہہ دے یقیناً وہ نعمت وکرم باقی انعامات سے فائق وبرتر ہے۔

جنت میں اس خوش بخت کے بختوں تک کسی کی رسائی ہے جس کے بارے میں خالق ومالک فرماۓ

میں اس کی ضیافت ومہمانی کروں گا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اس کیلئے ہے جو وہ صبح وشام اللہ کے گھر، مسجد کی طرف کشاں کشاں جاتا ہے اس دنیا میں جتنی مرتبہ وہ اللہ کے گھر جائے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اتنی ہی مرتبہ اس کی ضیافت و مہمانی کا اہتمام فرمائے گا۔

کھانے کی لذت اپنی جگہ لیکن کھلانے والے ہاتھ کی لذت وکیف کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ جنت کی نعمتیں اپنی جگہ لیکن اللہ تعالیٰ کی ضیافت و مہمانی کے کیف وسعادت کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔

اے بندۂ مومن!

آج اللہ کے گھر سے رشتہ استوار کیجئے۔ مسجد سے محبت کیجئے صبح وشام قصداً بیت اللہ کی زیارت کیجئے اس میں صلاۃ ادا کیجئے۔ اس پاک وطیب جگہ سے تعلق ورشتہ ختم نہ کیجئے تو یقین رکھیے اللہ قادر وقیوم قیامت کے دن رشتہ وتعلق ختم نہیں فرمائے گا کیونکہ یہ بات اس کے کرم سے بعید ہے کہ کوئی اسے اس جہاں فانی میں یاد کرے تو وہ غیر فانی جہاں میں اسے یاد نہ کرے۔

اللہ سے ملاقات نور کی معیت میں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَنْ مَشٰی فِیْ ظُلْمَۃِ اللَّیْلِ اِلَی الْمَسْجِدِ لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ بِنُوْرٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۴۶)	جلد ۵	صفحہ ۳۹۳
قال الارنووط:	صحیح بشواھدہ		
مجمع الزوائد		جلد ۲	صفحہ ۳۳
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی ورجالہ ثقات		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸

قال الالبانی: صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جو رات کی تاریکی میں چل کر (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) مسجد آیا تو وہ
قیامت کے دن نور کی معیت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔

-☆-

سبحان اللہ!

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات بہت بڑی سعادت ہے کہ اس سے بڑھ کر سعادت اور کون سی ہوگی اور یہ وہ بڑا انعام ہے کہ اس کے سامنے جملہ انعامات ہیچ نظر آتے ہیں۔ خاک کے پتلے کیلئے اللہ عزوجل کا یہ لطف وکرم، فرزند آدم پر اللہ تعالیٰ یہ عنایات، اس لطف وکرم اور عنایات پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔

اللہ رب العزۃ سے ملاقات؟ اللہ اکبر

آج کسی دنیاوی حکمران سے ملاقات کا وقت طے ہوتو انسان کو رات کو نیند نہیں آتی ساری رات اس ملاقات کے تصور میں گم رہتا ہے اور یہ تصور ملاقات اسکی پلکوں سے نیند چھین لیتا ہے۔

احکم الحاکمین رب العالمین سے ملاقات یوم قیامت کو یہ تصور بھی اھل ایمان کی پلکوں سے نیند اڑا دیتا ہے۔ رات بھر کروٹیں بدلتے ہیں تو اللہ وحدہٗ لاشریک کا ذکر کرتے ہیں ٹھنڈی راتوں کو اٹھ کر وضو کر کے مصلی پر کھڑے ہو جاتے ہیں احکم الحاکمین سے مناجات کا لطف ولذت لیتی ہیں۔

اس رب العالمین اور خالق ارض وسما کا وعدہ ہے جسے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں بیان فرمایا:

مَنْ مَشٰی فِیْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِنُوْرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جورات کی ظلمت وتاریکی میں عازم مسجد ہوا تو وہ قیامت کے دن عزت وجلال والے اللہ سے نور کی معیت میں ملاقات کرے گا۔

تاریک رات میں اللہ کے گھر، مسجد میں جبین بندگی جھکانے کیلئے آنے والا یہ مت سمجھے کہ اس کا یہ عمل ہر کسی سے مخفی ہے ہوسکتا ہے اعزہ واقارب سے یہ عمل پوشیدہ رہ جائے لیکن جس خالق ومالک کے گھر جا کر سجدہ ریزیاں کرتا ہے اس خالق ومالک سے یہ عمل پوشیدہ نہیں بلکہ اس کا یہ عمل اللہ رب العزت کی خصوصی رحمتوں سے لبریز ہو کر لکھا جا رہا ہے۔

یہ جہان جہان فانی ہے ناپائیدار اور ختم ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ

ابدی و سرمدی ہے غیر فانی ہے اس جہان فانی میں تاریک رات میں مسجد جا کر سر بندگی جھکانے والے کو اللہ الباقی باقی جہاں میں ملاقات کا شرف بخشے گا۔ جب کسی بڑے سے ملاقات ہوتی ہے تو انسان کے چہرے کی رونق قابل دید ہوا کرتی ہے خوشی و مسرت کے سوتے اس کے بشرے سے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ الباقی سے ملاقات کے وقت اس مومن کی ملاقات یوں ہوگی کہ اس کے اطراف میں نور ہی نور ہوگا نور کی معیت میں شرف ملاقات بخشا جائے گا۔ گویا وحدہٗ لاشریک سے ملاقات کے وقت اس عبادت گزار کے چہرے سے نور چھن چھن کر باہر آ رہا ہوگا بلکہ جملہ اعضاء نور کی پھوار سے لبریز ہونگے۔

ایک عظیم بشارت:

اس حدیث پاک میں غور کیا جائے تو رات کی تاریکی میں مسجد جانے والے کیلئے ایک بہت بڑی نوید ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ کیونکہ قیامت کو نورا سے ہی ملے گا جو دنیا سے باایمان جائے گا۔ اب رات کو اٹھ کر مسجد جا کر صلاۃ ادا کرنے والا وہ خوش نصیب ہے کہ وعدہ الٰہی ہے کہ اس کا ایمان سلامت رہے گا اور اسکی دنیا سے رخصتی ایمان سے ہوگی۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااللّٰہُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْن۔

مسجد حرام میں ایک صلاۃ ایک لاکھ صلاۃ سے افضل

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِی، اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِیْمَا سِوَاهُ؛ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، اَفْضَلُ مِنْ مِئَةِ اَلْفٍ فِیْمَا سِوَاهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۱۷۳)	جلد۲	صفحہ۱۱
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱۷۶۹)	جلد۲	صفحہ۱۷۲
سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۴۰۶)	جلد۲	صفحہ۱۸۶
قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۱۶۳)	جلد۱	صفحہ۴۲۱

قال الالبانی:	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۱۲۹)	جلد۴	صفحہ۳۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۴۳۲)	جلد۲	صفحہ۲۲۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۶۲۹)	جلد۱۱	صفحہ۵۱۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری مسجد میں ایک صلاۃ (نماز) دیگر مساجد میں ایک ہزار صلاۃ سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے اور

مسجد حرام میں ایک صلاۃ دیگر مساجد میں ایک لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے بہتر ہے۔

-☆-

مسجد حرام مکہ مکرمہ کی وہ مبارک مسجد ہے جس میں کعبہ مشرفہ ہے۔ اھل ایمان اس کعبہ کی جانب رخ کر کے صلاۃ ادا کرتے ہیں۔ یہ اھل ایمان کا قبلہ ہے۔ اسی مسجد مبارک میں مقام ابراھیم بھی ہے جس کے بارے میں اللہ ذوالجلال والاکرام کا ارشاد گرامی ہے:

فَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى

مقام ابراھیم کو جائے صلاۃ بناؤ۔

یہ مسجد مبارک پہلے ہمارا قبلہ نہ تھی بلکہ پہلے ہمارا قبلہ بیت المقدس تھا اسی کی جانب رخ کر کے صلوات ادا کی جاتی تھیں۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات پسند لگی کہ اھل ایمان کا قبلہ مسجد حرام ہو جائے اور آپ نے اپنا چہرہ بار بار آسمان کی طرف بلند کیا۔ فوراً جبریل امین وحی الٰہی لے کر آ گئے

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ہم آپ کا قبلہ وہ مقرر کرتے ہیں جو آپ کو پسند ہے (چونکہ آپ کو مسجد حرام کا بطور قبلہ ہونا پسند ہے) اس لیئے اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔

اے مسجد حرام! تیری جلالت شان پر قربان جائیں تو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر انتخاب میں آ گئی ہے۔ ہمارا قبلہ تو بیت المقدس تھا لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو پسند آ گئی اس لیئے اللہ تعالیٰ نے تجھے اھل ایمان کا قبلہ مقرر کر دیا۔ تجھے جو شرف و بزرگی ملی یہ سب

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر پاک کا فیضان ہے۔ نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری ایک صلاۃ کو ایک لاکھ صلاۃ سے افضل و برتر کر دیا۔

مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کے برابر

عَنْ مَیْمُوْنَۃَ قَالَتْ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَفْتِنَافِیْ بَیْتِ الْمَقْدَسِ قَالَ: ھُوَ اَرْضُ الْمَحْشَرِ وَاَرْضُ الْمَنْشَرِ، اِیْتُوْہُ فَصَلُّوْا فِیْہِ فَاِنَّ صَلاۃً فِیْہِ کَاَلْفِ صَلاۃٍ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یَّتَحَمَّلَ اِلَیْہِ؟

قَالَ: مَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یَّاْتِیَہٗ فَلْیُھْدِ اِلَیْہِ زَیْتًا یُسْرَجُ فِیْہِ فَاِنَّ مَنْ اَھْدٰی اِلَیْہِ زَیْتًا کَانَ کَمَنْ قَدْ اَتَاہُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۷۰۸۸)	جلد ۱۲	صفحہ ۵۲۳
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۶
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۵۸۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۶۷۵

قال الھیثمی: ورواہ ابو یعلی بتمامہ من حدیث میمونہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلم ورجالہ ثقات

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۴۹۸)	جلد ۱۸	صفحہ ۶۰۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۵۵)	جلد ۲۵	صفحہ ۳۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۸۰۸۷)	جلد ۱۲	صفحہ ۴۹۹

ترجمۃ الحدیث:

حضرت میمونہ رضی اللہ عنھا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ! ہمیں بیت المقدس کے بارے میں فتویٰ دیجئے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وہ ارض المحشر اور ارض المنشر ہے وہاں جاؤ اور صلاۃ ادا کرو کیونکہ بیت المقدس میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کی طرح ہے۔

ہم نے عرض کی یارسول اللہ! جو وہاں جانے کی طاقت نہ رکھتا ہو؟ تو آپ نے فرمایا جو وہاں (بیت المقدس) جانے کی استطاعت نہ رکھتا ہوتو وہاں وہ تیل بطور ہدیہ بھیج دے تاکہ اس سے چراغ فروزاں ہوں کیونکہ جس نے وہاں ھدیہ تیل بھیجا وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے وہاں حاضری دی۔

-☆-

فَاِنَّ صَلَاۃً فِیْہِ کَاَلْفِ صَلَاۃٍ:

بیت المقدس مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ ہزار صلاۃ کی طرح ہے۔

مسجد اقصیٰ اھل ایمان کا قبلہ اول ہے وہاں ایک صلاۃ ادا کرنا دیگر مساجد میں ایک ہزار صلاۃ ادا کرنے کی طرح ہے۔یہی وہ مبارک مسجد ہے کہ معراج کی رات حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مسجد میں تشریف لے گئے اور انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام کی امامت فرمائی۔ یہی وہ عظیم المرتبت مسجد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے بارے میں فرمایا:

الَّذِیْ بارَکْنا حَوْلَہٗ

مسجد اقصیٰ وہ مسجد ہے جس کے اردگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں۔

یہ سراپا خیر و برکت مسجد مسلمانوں کا قبلہ اول اس میں ایک صلاۃ ادا کرنا ایک ہزار صلاۃ ادا کرنے کے مترادف ہے۔یعنی اگر کسی آدمی نے مسجد اقصیٰ جا کر ایک صلاۃ الفجر ادا کی تو اللہ تعالیٰ اسے ایک ہزار صلاۃ الفجر کا اجر وثواب عطا فرمائے گا اور جس نے ایک پورے دن کی صلوات (پانچ نمازیں) ادا کیں تو اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ہزار دن کی صلوات (پانچ ہزار نمازوں) کا ثواب عطا فرمائے گا۔

مسجد نبوی میں ایک صلاۃ

دس لاکھ صلاۃ سے بہتر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمانَ ابْنِ الْاَرْقَمِ عَنْ جَدِّهِ الْاَرْقَمِ أَنَّهُ

قَالَ:

جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ،

أَيْنَ تُرِيْدُ، فَقُلْتُ : اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدَسِ فَقَالَ اِلٰى تِجَارَةٍ؟ فَقُلْتُ

لاَ وَلٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ فَقَالَ،

صَلاَةٌ" هٰهُنَا – يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ – خَيْرٌ" مِنْ اَلْفِ صَلاَةٍ

هٰهُنَا – يُرِيْدُ اِيْلِيَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ رقم الحدیث (۲۹۰۲) جلد ۶ صفحہ ۹۴۶

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۶۱۸۶) جلد ۳ صفحہ ۶۴۱

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ

تلخیص المستدرک جلد۳ صفحہ ۵۰۴

قال الذھبی: صحیح

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۹۰۷) جلد۱ صفحہ ۳۰۶

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۵۸۶۳) جلد۳ صفحہ ۶۷۲

قال الھیثمی: ورجال الطبرانی ثقات

ترجمۃ الحدیث:

حضرت الارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں

میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور نے مجھ سے فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟

میں نے عرض کی ''بیت المقدس جانے کا ارادہ ہے''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تجارت کی غرض سے جانا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں! لیکن میرا ارادہ ہے کہ میں وہاں صلاۃ ادا کروں تو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہاں مسجد نبوی میں ایک صلاۃ وہاں بیت المقدس میں ایک ہزار صلاۃ سے افضل ہے۔

-☆-

ابھی پچھلی حدیث پاک میں ملاحظہ کر چکے ہیں کہ بیت المقدس میں

ایک صلاۃ ادا کرنا ایک ہزار صلاۃ کے برابر ہے۔اس حدیث پاک میں ہے کہ مسجد نبوی میں ایک صلاۃ ادا کرنا بیت المقدس میں ایک ہزار صلاۃ سے افضل ہے۔

تو مفہوم بالکل واضح ہوا کہ (ہزار کو ہزار سے ضرب دیجئے) مسجد نبوی میں ایک صلاۃ دس لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے افضل و برتر ہے۔

اس بات کو تھوڑا اور عام فہم لیجئے

حدیث پاک میں مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کی طرح ہے تو

مسجد اقصیٰ میں	دو صلاۃ	دو ہزار صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	دس صلاۃ	دس ہزار صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	پچاس صلاۃ	پچاس ہزار صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	سو صلاۃ	ایک لاکھ صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	پانچ سو صلاۃ	پانچ لاکھ صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	ایک ہزار صلاۃ	دس لاکھ صلاۃ کی طرح ہے

اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی دوبارہ پڑھیے

صَلاَۃٌ ھٰھُنَا – یُرِیْدُ الْمَدِیْنَۃَ – خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلاَۃٍ

هٰهُنَا - يُرِيْدُ اِيْلِيَا.

میری مسجد نبوی میں ایک صلاۃ مسجد اقصیٰ میں ہزار صلاۃ سے بہتر ہے۔ مسجد اقصیٰ میں ہزار صلاۃ کا اجر دس لاکھ صلاۃ کی طرح ہے تو مسجد نبوی میں ایک صلاۃ (جو مسجد اقصیٰ کی ہزار صلاۃ کے برابر ہے) کا اجر وثواب دس لاکھ صلوات (نمازوں) سے افضل واعلیٰ ہے۔

مسجد حرام میں ایک صلاۃ ادا کرنا ایک لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے افضل وبرتر ہے وجہ واضح ہے کہ مسجد حرام ہمارے آقا ومولیٰ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند آ گئی جو مسجد اللہ کے محبوب کو پسند آئے وہاں ایک صلاۃ ادا کرنا ایک لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے افضل واعلیٰ ہے۔ مسجد حرام ہمارا قبلہ نہ تھا بلکہ ہمارا قبلہ بیت المقدس تھا۔ اس مسجد حرام سے اللہ کے محبوب کو پیار ہو گیا تو رب تعالیٰ نے اسے قبلہ قرار دیا۔

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

ہم آپ کا قبلہ وہ مقرر کرتے ہیں جو آپ کو پسند ہے (چونکہ آپ کو مسجد حرام پسند ہے) اس لیئے آپ اپنا چہرہ بوقت صلاۃ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔

اے اھل ایمان! اپنے ایمان سے پوچھیئے جو مسجد اللہ کے محبوب کو پسند ہو وہاں تو ایک لاکھ صلاۃ کا اجر وثواب ہے اور جس جگہ وہ خود رہتے ہوں اور جہاں آپ نے قیامت تک آرام کرنا ہو وہاں ثواب کم ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تو اس صحیح حدیث پاک نے بات بالکل واضح کر دی کہ مسجد نبوی کی ایک صلاۃ بقیہ مساجد کی دس لاکھ صلوات سے افضل واعلیٰ اور شان والی ہے۔

یاد رہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں اور رسولوں سے افضل و برتر ہیں۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت باقی تمام امتوں سے افضل واعلیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم تمام انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام کے صحابہ سے افضل واعلیٰ اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد، مسجد نبوی تمام انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام کی مسجدوں سے افضل واعلیٰ شان والی ہے۔

مرتب احقر العباد محمد کریم سلطانی کہتا ہے

چند سال قبل مدینہ منورہ حاضری کا اتفاق ہوا۔ رات عشاء کی صلاۃ کے بعد جب حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بند کر دیا جاتا ہے مسجد شریف سے فارغ ہو کر بازار کتابوں کی دوکان پر چلا گیا۔ وہاں سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ جلد ششم نظر آئی اور اسے خرید کر اپنے ہوٹل کے کمرے میں آ گیا۔

رات گئے تک اس کتاب کو پڑھتا رہا تو جب اس حدیث

صَلاۃَ" ھٰھُنَا – یُرِیْدُ الْمَدِیْنَۃَ – خَیرٌ" مِنْ اَلْفِ صَلاۃٍ

ھٰھُنَا – یُرِیْدُ اِیْلِیَا۔

تک پہنچا تو یہاں رک گیا اسے دوبارہ بلکہ سہ بارہ پڑھا اور ہوٹل کے کمرے میں دو رکعت نفل شکرانہ ادا کیئے۔

اتفاق سے حضور سیدی وابی زید مجدہ مدینہ منورہ حاضر تھے۔ صبح صلاۃ الفجر کے بعد کتاب لے کر ان کے کمرے میں چلا گیا اور کتاب حضور کے سامنے رکھ دی۔

آپ نے دیکھ کر میرے سر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور میرا ماتھا چوم لیا اور فرمایا:

بیٹا! کل تم نے روزہ رکھنا ہے؟ میں نے عرض کی کل نہ پیر ہے نہ جمعرات کل بدھ ہے کل کے روزہ میں کیا حکمت ہے؟

آپ نے فرمایا:

بیٹا! ہم نے ابھی چند دن یہاں رہنا ہے ہم جمعرات کو روزہ رکھ لیں گے اور تمہاری پرسوں بروز جمعرات واپسی ہے اس لیئے تم کل روزہ رکھ لو اور فرمایا:

المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۹۱۵۹)	جلد۵	صفحہ۱۳۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۵)	جلد۱	صفحہ۳۴۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۶)	جلد۱	صفحہ۱۹۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۸۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۶۶)	جلد۱	صفحہ۴۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۲۸۳)	جلد۱۰	صفحہ۵۳
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۱۳۴۸)		صفحہ۱۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۱۹۱)	جلد۷	صفحہ۳۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سفر نہ کیا جائے مگر تین مساجد کی طرف۔ میری مسجد۔ مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تین مساجد کی جلالت شان کی وجہ سے ایسا انداز اختیار فرمایا۔ واقعی یہ مساجد افضل المساجد ہیں۔ دنیا کی کوئی بھی مسجد ان مساجد کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ایک مسجد میں ہزار صلاۃ کا اجر وثواب تو ایک مسجد میں لاکھ صلاۃ سے زائد اجر وثواب تو ایک مسجد میں دس لاکھ صلاۃ سے بہتر اجر وثواب۔

لیکن اس حدیث پاک کا یہ مفہوم لینا کہ کوئی اور سفر جائز نہیں اس نظریہ کا اسلامی تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اگر یہی مفہوم ہے کہ صرف ان تین جگہ سفر جائز ہے تو اسلام ایک متحرک دین نہیں رہے گا پھر یہ دین راہبوں کے دین سے مشابہ ہو جائے گا۔ یہ دین ایک متحرک دین ہے اور اس دین نے فلاح وخیر سے بھرپور کئی سفر کیے جاتے ہیں۔

طلبِ علم کیلئے سفر:

مَنْ سَلَکَ طَرِیْقاً یَطْلُبُ بِہٖ عِلْماً سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقاً اِلَی الْجَنَّۃِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۱۶۱۲) جلد ۱۶ صفحہ ۱۷

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۴)	جلد ا	صفحہ ۲۸۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرطھما		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۲۹)	جلد ا	صفحہ ۲۷۵
قال المحقق:	حدیث حسن		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۴۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۵۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۴۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۹۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۴۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۵)	جلد ا	صفحہ ۱۳۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث اصحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۸۵)	جلد ا	صفحہ ۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۱۰)	جلد ۹	صفحہ ۳۷۸

ترجمۃ الحدیث:

جو کسی راستہ میں چلا کہ اس سے علم حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا جنت جانے کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔

-☆-

علم کیلئے سفر کرنا محمود و مستحسن ہے۔ ایسے مسافر کا اللہ جنت جانے کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سنیئے آپ فرماتے ہیں:

رَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ فِيْ حَدِيْثٍ وَاحِدٍ. ۔صحیح البخاری باب الخروج فی طلب العلم ۱/۴۱۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے صرف ایک حدیث پاک کی خاطر حضرت عبداللہ بن انیس تک ایک ماہ کا سفر کیا۔

-☆-

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ تھے۔ دین متین سے انہیں کس درجہ الفت و پیار تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے کس درجہ محبت و چاہت تھی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک حدیث پاک ہے وہ اس جگہ رہتے ہیں جہاں جانے کیلئے ایک ماہ کا سفر درکار ہے تو یہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشق حدیثِ نبوی میں سرشار ہو کر اور طلبِ علم کے جذبہ سے لبریز ہو کر ایک ماہ کا سفر کر کے حضرت عبداللہ بن اُنیس کے پاس پہنچتے ہیں اور ایک حدیث پاک کا علم حاصل کر کے واپس آتے ہیں۔

یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ ہم سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو سمجھتے تھے اور یہ زیادہ فیضان نبوت سے لبریز تھے۔ان کا ہر قدم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق اور آپ کے ارشادات کے موافق ہوا کرتا تھا۔

سفرِ ہجرت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِراً اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْوَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْراً رَحِيْماً.

-سورۃ النساء۴/۱۰۰-

اور جو اپنے گھر سے نکلے ہجرت کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھر اسے (راہ میں) موت آ جائے تو اس کا اجر اللہ (کے ذمہ کرم) پر ہے اور اللہ غفور رحیم ہے۔

-☆-

مسلمین حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کی نیت کر کے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جاتے تھے اور یہ سفر ہجرت بڑا مبارک اور خیرات سے لبریز سفر ہے۔دورانِ سفر اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو اس

کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے۔ جس کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے لے اسکی رفعت شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا. اَوْاِمْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۴)	جلد۱	صفحہ۳۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۷)	جلد۴	صفحہ۱۶۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۲۷)	جلد۴	صفحہ۵۲۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۲۴)	جلد۳	صفحہ۳۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۶۱۲)	جلد۸	صفحہ۹۱
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۷۰۵۰)	جلد۵	صفحہ۱۹۶
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۲)	جلد۱	صفحہ۵۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۴۳۴)	جلد۶	صفحہ۱۵۹

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۴۳۷)	جلد۲	صفحہ۴۸۰
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد۱	صفحہ۲۳۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵)	جلد۱	صفحہ۶۲
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۱۰)		جلد۱	صفحہ۱۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۷۴۳۹)	جلد۴	صفحہ۴۸۸

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کیلئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی تو جس نے ھجرت کی اللہ اور اسکے رسول کی طرف تو اس کی ھجرت اللہ اور اسکے رسول کی طرف ہے اور جس نے ھجرت دنیا کیلئے کی تاکہ اسے پائے یا کسی عورت کیلئے تاکہ اس سے شادی کرے تو سن لیجئے اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ھجرت کی ہے۔

-☆-

مھاجر صحابہ کرام کا کتنا اجر ہے اگر تین مساجد کے علاوہ دیگر سفر ممنوع ہوتے تو مھاجر کو اتنا بڑا اجر ہر گز نہ ملتا۔

سفر جہاد:

......سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَايُخْرِجُهٗ اِلاَّ اِيْمَان" بِيْ وَتَصْدِيْق" بِرُسُلِيْ، اَنْ اَرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْاُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَاقَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَاثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَاثُمَّ اُقْتَلُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۷۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۴۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۱۵۷)	جلد ۷	صفحہ ۱۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۲۱۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۰
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۴۸۴)	جلد ۹	صفحہ ۲۶۴

قال البیہقی: حدیث الکلم رواہ البخاری الصحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل اس آدمی کا ضامن وکفیل ہے جو اس کی راہ میں گھر سے نکلتا ہے اور اسے مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق ہی جہاد کیلئے نکالتی ہے۔(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ میں اسے گھر لوٹاوں اجر وغنیمت کے ساتھ یا اسے جنت میں داخل کردوں۔

(حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) اور اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں کسی بھی لشکر جہاد سے پیچھے نہ رہتا اور یقیناً میری خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کردیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں۔

-☆-

جو جہاد کیلئے سفر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن وکفیل بن جاتا ہے۔اگر اس جہاں میں رہنا باقی ہے تو اسے اجر وثواب کے ساتھ مال غنیمت بھی دے گا اگر اگلے جہاں جانے کا فیصلہ ہے تو اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔

اگر ان تین مساجد کے علاوہ سفر ممنوع وحرام ہوتا تو ملت اسلامیہ جہاد نہ کرتی اور اللہ تعالیٰ جہاد کرنے والے کا کبھی بھی کفیل وضامن نہ ہوتا اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی لشکر جہاد میں روانہ ہوتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خیبر جا کر جہاد کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تبوک جا کر جہاد کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سب سے پہلے، غزوۂ بدر میں شرکت کی

کیا کوئی اھل ایمان سوچ سکتا ہے کہ یہ سفر ممنوع وحرام ہیں۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

مقصد صرف ان تین مساجد کی شان وعظمت بیان کرنا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مخصوص انداز میں ان کی جلالت شان بیان کی لیکن کم فہمی نے ان مساجد کے علاوہ ہر سفر کو ممنوع قرار دے دیا۔

قبور کی زیارت کیلئے سفر:

كُنتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ الاَ فَزُوْرُوْهَا.

صحیح البخاری

میں نے تمہیں قبور کی زیارت سے روکا تھا اب قبور کی زیارت کیا کرو۔

بعض امور ابتداء اسلام میں اور حکم رکھتے تھے بعد میں اس سابقہ حکم کو منسوخ کر کے نیا حکم فرما دیا گیا۔ انہیں امور میں زیارۃ قبور بھی ہے۔ ابتداء اسلام میں اس سے منع کیا گیا لیکن بعد میں اس کی اجازت مرحمت فرما دی گئی۔

اب دنیائے اسلام کے مسلمین قبور کی زیارت کیلئے جاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کا اجر وثواب پاتے ہیں۔ اب ایک مسلم کا گھر قبور سے فاصلہ پر ہے اور اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرنا ہے تو اسے بلا روک ٹوک اجازت ہے۔ اسی طرح ایک مسلم کفار کے اس علاقہ میں رہتا ہے جہاں مردوں کو جلا دیتے ہیں اور اس کے دل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کی تڑپ ہے تو وہ اس ارشاد گرامی پر عمل کرنے

کیلئے اگر کسی دوسرے شہر بھی جاتا ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

ان قبور کی اپنی اپنی حیثیت ہے لیکن سید العالمین فخر آدم و بنی آدم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس کی شان سب سے نرالی اور جداگانہ ہے۔ اب اگر کوئی مسلم اس پاک جگہ کی زیارت کی نیت سے گھر سے چلتا ہے اگرچہ اسے کئی شہر عبور کرنا پڑیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ ایسا کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرنا ہے اور عامل بالسنۃ کا اجر و ثواب سب سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔

آیئے ایک اور حدیث پاک ملاحظ کریں اور اس سے اپنی کشتِ ایمان کو تر و تازہ کریں:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ عَلَّمَ اَخَاهُ الْقُرْاٰنَ حَجَّتِ الْمَلَائِکَۃُ اِلٰی قَبْرِهٖ کَمَا یَحُجُّ النَّاسُ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ.

لمحات الانوار للغافقی المتوفی (۶۱۹ھ)

رقم الحدیث (۱۰۵) جلد ۱ صفحہ ۹۱

الحدیث صحیح: قال الالبانی، رجاله کلهم ثقات غیر ابن شبیب قال فی طبقات الأصبهانیین (۲۴۳): محمد بن

عبدالرحيم بن شبيب ابوبكر، توفي سنة ست وتسعين ومائتين، كان من ائمة القراء، حدث عن عثمان بن ابى شيبة وابن ماسر جس، واسحاق بن اسرائيل ومشكدانه وَمما لَمْ نكتب الاعنه.

تعليق لمحات الانوار الدكتور رفعت فوزى عبدالمطلب

جامعه ام القرىٰ—مكة المكرمة

حضرت ابوهریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اپنی بھائی کو قرآن سکھایا ملائکۃ اس کی قبر کی زیارت کرتے ہیں جیسے لوگ بیت اللہ الحرام کی زیارت کرتے ہیں۔

-☆-

سبحان اللہ! لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینے والا کتنا خوش نصیب ہے کہ ملائکہ (فرشتے) اس کی قبر کی زیارت کرتے ہیں۔ وہ معلم قرآن جس کی قبر کی زیارت فرشتے کریں جو ہر کام اللہ کے حکم سے کرتے ہیں تو ایک مسلم بھائی اس کی قبر کی زیارت کیلئے کیوں نہ جائے جبکہ قبور کی مطلقاً زیارت کا حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک ہے۔ جس نے ایک بھائی

کو قرآن کی تعلیم دی اس کی قبر کا یہ عالم ہے کہ وہ زیارت گاہِ قدسیاں ہے تو جس ذات اقدس واطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ انور میں قرآن اترا اور انہوں نے ایک کو قرآن نہیں سکھایا بلکہ سب مسلمین کو قران کی تعلیم دی تو ان کے روضہ اقدس پر قدسیوں کے ہجوم کا عالم کیا ہوگا۔ اب اگر کوئی کلمہ گو حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس واطہر کی زیارت کیلئے جاتا ہے تو اس پر اللہ ذوالجلال والاکرام کی رضا کے انوار کا عالم کیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر دل وجان سے عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی زندگیاں آپ کے ارشادات پر قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تبلیغ دین کیلئے سفر:

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ رَجُلاً وَاَمَرَهُ اَنْ يَدْفَعَهُ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرىٰ فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ : فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۴۶۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۷۶۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۵۸۴۵)	جلد ۵	صفحہ ۶۶

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خط مبارک دیکر ایک آدمی کو بھیجا اور اسے حکم دیا یہ خط بحرین کے گورنر کو دیا جائے تو بحرین کے گورنر نے اسے کسریٰ تک پہنچایا۔ جب کسریٰ نے اسے پڑھا تو اس نے اسے چاک کر دیا۔ راوی کا گمان ہے کہ حضرت ابن مسیّب نے یہ کہا، خط مبارک چاک کرنے کی خبر پہنچنے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کیلئے دعائے قہر فرمائی کہ انہیں ریزہ ریزہ کر دیا جائے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحرین اپنے ایک صحابی کو بھیجتے ہیں تاکہ آپ کا مکتوب مبارک گورنر بحرین تک پہنچا دے۔ تو کیا سینکڑوں میل کا سفر جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق ہو بے

کار جائے گا اور اس سفر کو بھی ممنوع اور حرام قرار دیا جائے گا۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

اس صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک سفر مبارک ہمارے ہزاروں سفروں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہر اھل ایمان کو دین کی تفہیم کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رہے ایک مومن و مسلم کا ہر سفر خیرات و برکات سے لبریز ہوتا ہے اور اس کا کوئی بھی سفر ثواب واجر کی نیت کے بغیر نہیں ہوتا اسے علم ہے کہ

اگر میں علم کے حصول کیلئے سفر کروں گا تو فرشتے اپنے پروں سے سائباں تان دیں گے اور اللہ تعالیٰ میرے لئے جنت کی راہ آسان کر دے گا۔

اگر ہجرت کرنی ہے تو اسے مھاجر الی اللہ ورسولہ کا اجر وثواب ملے گا۔

اگر سفر جہاد کیلئے نکلتا ہے تو شھادت کا سودا سر میں لیکر نکلتا ہے پھر اللہ الکریم کی مرضی جو چاہے عطا فرما دے۔

اگر تبلیغ دین کیلئے نکلتا ہے تو تبلیغ کا اجر وثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی رحمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔

ایک اور مفہوم:

حدیثِ شدِّ رحال کا ایک اور مفہوم ذکر کیا جاتا ہے کہ

ان مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف حصول ثواب کیلئے سفر ممنوع ہے۔ یہ مفہوم بھی شریعت اسلامیہ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات میں قابل قبول نہیں ہے۔

مسجد قباء میں صلاۃ ادا کرنے کا اجر:

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ، ثُمَّ اَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءَ ، فَصَلّٰى فِيْهِ صَلاَةً ،كَانَ لَهٗ كَاَجْرِ عُمْرَةٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۸۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۸
قال المحقق:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۱۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث الصحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۶۹۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۰

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٦٩٨)	جلد۱	صفحہ۲۳۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴٦۵۷)	جلد۴	صفحہ۹۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۹۲۴)	جلد۱۲	صفحہ۴۰۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر مسجد قباء آیا وہاں اس نے صلاۃ ادا کی تو اسے عمرہ جتنا اجر ملے گا۔

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ ظَهِيْرِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ؛ اَنَّهُ قَالَ

صَلاَ ةٌ" فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۸۲)	جلد۲	صفحہ۱۷۷
قال المحقق:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۴)	جلد۱	صفحہ۳۴۸

قال الترمذی:	حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۴)	جلد۱	صفحہ۱۹۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۱۱)	جلد۲	صفحہ۱۸۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث الصحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۶۷)	جلد۱	صفحہ۴۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۵)	جلد۱	صفحہ۴۷
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۲۹۵)	جلد۵	صفحہ۴۰۸

ترجمة الحديث:

حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں نے بیان فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسجد قباء میں ایک صلاۃ (نماز) عمرہ کی طرح ہے۔

یعنی مسجد قباء میں ایک صلاۃ ادا کرنے سے عمرہ کا اجر وثواب مل جاتا ہے۔

اب اگر کوئی مومن عمرہ کا ثواب لینے کیلئے مسجد قباء کی طرف سفر کرتا ہے تو کیا یہ اس کا سفر ممنوع قرار پائے گا۔ ہرگز نہیں بلکہ اسے اس

کا اجر وثواب ملے گا اور اسے عمرہ کا اجر وثواب عطا کیا جائے گا۔ ایک آدمی علاقہ بدر میں رہتا ہے اور وہ گھر سے مسجد قباء کی نیت کر کے اپنی سواری، کار پر (جہاں جنگ بدر ہوئی) آتا ہے اور صلاۃ ادا کرتا ہے تو اس آدمی کی صلاۃ کو کوئی بھی مسلمان ناقص یا ممنوع نہیں قرار دے سکتا کیونکہ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور آپ کی سنتوں پر عمل کرنے والا اللہ تعالیٰ کو بڑا محبوب ہوا کرتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عمل مبارک:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيْ قُبَاكُلَّ سَبْتٍ رَاكِباً وَمَاشِياً وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۸۵)	جلد۲	صفحہ ۱۷۹
قال الحق:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۹۹)	جلد۳	صفحہ ۱۸۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۸۴۶)	جلد۴	صفحہ ۴۲۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ہفتہ کے روز مسجد قباء آتے کبھی سوار ہو کر اور کبھی پیدل اور حضرت عبداللہ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس مسجد کی طرف ہر ہفتہ کے دن آئیں کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر تو اس مسجد کی طرف سفر کر کے صلاۃ ادا کرنا بہت بڑا اجر وثواب ہو عمرہ کا ثواب تو ہے ہی سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اجر وثواب بھی مل جاتا ہے۔

عامل بالسنۃ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں اس عمل کو۔ مسجد قباء میں حاضری کو جاری وساری رکھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین متین کی صحیح سمجھ کی سعادت عطا فرمائے۔

ہمارے ایک محبت والے برطانیہ میں رہتے ہیں وہ چند سال پہلے ملنے کیلئے آئے میں نے ان سے احوال پوچھے تو دوران گفتگو انہوں نے بتایا مسجد میری رہائش سے 60یا80 کلومیٹر دور ہے۔ مجھے جب کبھی شوق آتا ہے تو میں اپنی گاڑی پر بیٹھ کر 60یا80 کلومیٹر کا سفر طے کر کے مسجد جا کر صلاۃ ادا کرتا ہوں۔

اب غور کیجئے! ایسے جذبہ والا مسلم اگر صلاۃ الجماعۃ کی سعادت کیلئے

مسجد جاتا ہے اور وہاں جانے کیلئے اسے 60یا80 کلومیٹر کا سفر طے کرنا پڑتا ہے یہ نہیں کہ اس کا یہ سفر بے کار گیا اور یہ سفر سفر معصیت ہوگا بلکہ ہمیں یقین ہے کہ اللہ رب العزۃ اس کے اس جذبہ پر اسے بہت زیادہ اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ وہاں اخلاص دیکھا جاتا ہے۔ اخلاص وللّٰہیت سے لبریز جب بندہ مومن مسجد کا رخ کرتا ہے تو رحمت الٰہیہ کا نزول جوبن پر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے مساجد سے محبت عطا فرمائے اور انکی طرف جانے کا جذبہ صادقہ عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

ان تصریحات کی موجودگی میں اب حدیث شدّ رحال کا یہ مفہوم لینا کہ ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور طرف سفر کرنا حرام وممنوع ہے اور وہ سفر سفر معصیت ہے اس مفہوم کا مزاج شریعت اور تعلیمات نبویہ علیٰ صاحبھا الصلاۃ والسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

مسئلہ کی وضاحت کیلئے ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاَ اِعْتِکَافَ اِلاَّ فِی الْمَسَاجِدِ الثَّلاَثَۃِ

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۲۷۸۶)	جلد ۶	صفحہ ۶۶۷
قال الالبانی: صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۸۵۷۴)	جلد ۴	صفحہ ۵۱۹
المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۹۵۱۱)	جلد ۹	صفحہ ۳۵۰
المصنف لعبدالرزاق رقم الحدیث (۸۰۱۶)	جلد ۴	صفحہ ۳۴۸
المصنف ابن ابی شیبہ	جلد ۳	صفحہ ۹۱

ترجمۃ الحدیث:

اعتکاف نہیں مگر تین مساجد میں۔

یہاں بھی ان تین مساجد میں اعتکاف بیٹھنے کی فضیلت کا اظہار مقصود ہے اور بس۔ تو کیا دنیا کی باقی مساجد میں اعتکاف ممنوع وحرام ہے اور باقی مساجد میں اعتکاف بیٹھنے والے گناہ کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

جب دیگر مساجد میں اعتکاف حرام وممنوع نہیں تو کسی اور طرف سفر بھی حرام وممنوع نہیں ہاں جیسے ان مساجد میں اعتکاف بیٹھنا دیگر مساجد کے اعتکاف سے افضل و برتر ہے اسی طرح ان تین مساجد کی طرف سفر کرنا بھی افضل و برتر ہے۔

-☆-

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے فرمان ذیشان سے کسی حدیث کی خود تشریح فرمادیں تو پھر کسی کو رائے زنی کا اختیار نہیں وہ امت کے والی اور ہم سب کے خیر خواہ ہیں نبوت ورسالت کے تاج مرصع سے مزین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وضاحت ملاحظہ ہو:

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَ مَارَكِبَتْ إِلَيْهِ الرَّوَاحِلُ مَسْجِدِيْ هٰذَا وَالْبَيْتُ الْعَتِيْقُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۱۶)	جلد۴	صفحہ۴۹۵

باب ذکر المساجد المستحب للمرء الرحلۃ الیھا۔

قال الارنووط: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۷۱۸)	جلد۱۱	صفحہ۵۳۹

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مجمع الزوائد	جلد۴	صفحہ۶ بالفاظ مختلفہ

وقال الھیثمی: رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جن جگہوں کی طرف قافلے چلتے ہیں (سفر کیا جاتا ہے) ان میں سے بہتر میری یہ مسجد اور بیت عتیق (مسجد حرام) ہے۔

-☆-

سبحان اللہ! بات بے غبار ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں دیگر جگہوں کی طرف سفر کو ممنوع اور حرام نہیں کیا بلکہ اجازت دی ہے اور ان مساجد کی طرف سفر کو باقی سفروں سے بہتر وافضل قرار دیا ہے۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااَللّٰہُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الشُّکْرُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبَرْکَةِ مَنِ اتَّخَذْتَهُ حَبِیْباً فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَطْیَبُهَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَزْکٰهَا.

باجماعت صلاۃ الفجر اور صلاۃ العصر کی اہمیت

عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

لاَ يَلِجُ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۰
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

آگ میں داخل نہ ہوگا جو (بقیہ صلوات پر مداومت کے ساتھ خصوصی اہتمام سے) طلوع شمس سے پہلے صلاۃ (الفجر) اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے صلاۃ (العصر) ادا کرتا ہے۔

-☆-

طلوع شمس سے پہلے اور غروب شمس سے پہلے یہ دو وقت ایسے ہیں کہ ان میں صلاۃ ادا کرنا نفس پر بہت شاق گزرتا ہے۔ طلوع شمس سے پہلے نیند زوروں پر ہوتی ہے بستر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اس وقت بندہ مومن اٹھتا ہے اسے نیند سے زیادہ اللہ الواحد کی رضا محبوب ہے محبت الٰہی کے نشہ سے سرشار ہوکر وضو کرتا ہے پھر مسجد کا رخ کرتا ہے بقیہ اھل اسلام کے ساتھ صلاۃ الفجر ادا کرتا ہے، یہ مومن اس قابل ہے کہ اسے انعامات سے نوازا جائے۔

غروب شمس سے پہلے عموماً کاروبار زوروں پر ہوتا ہے رات آنے سے پہلے کام سمیٹنا ہوتا ہے اس وقت صلاۃ العصر کے لئے وقت نکالنا شیوۂ ایمانی ہے۔ اللہ رب العزۃ کا ارشاد گرامی ہے:

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

صلوات (نمازوں) پر مداومت اختیار کرو خصوصاً صلاۃِ وسطیٰ (نماز عصر) پر۔ جو مرد مومن اس صلاۃ کو بڑے اہتمام سے ادا کرتا ہے وہ بھی اس قابل ہے کہ اسے بھی انعامات سے نوازا جائے۔

درج بالا حدیث پاک میں ایسے اھل ایمان کیلئے نوید ہے کہ وہ آگ سے محفوظ رہیں گے اور عذابِ آگ سے کوسوں دور ہوگا۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلاَةِ الْفَجْرِ وَصَلاَةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۶)	جلد ۵	صفحہ ۲۹

قال المحقق: اسنادہ صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۷۳۷) جلد ۵ صفحہ ۲۹ -

قال المحقق: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

باری باری آتے ہیں تم میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے اور وہ صلاۃ الفجر اور صلاۃ العصر میں اکٹھے ہوتے ہیں پھر تم میں رات گزارنے والے فرشتے عروج کرتے ہیں تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے تم میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ تو وہ جواباً عرض کرتے ہیں:

ہم انہیں اس حال میں چھوڑ کر آئے ہیں کہ وہ صلاۃ ادا کر رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو اس وقت بھی وہ صلاۃ ادا کر رہے تھے۔

-☆-

باجماعت صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء کی اہمیت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَافِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۴)	جلد۱	
قال المحقق:	صحیح	التعلیق علی ابن ماجہ	
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۶)	جلد۱	صفحہ۴۴۳
قال المحقق:	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۰۳)	جلد۱	صفحہ۲۴۴
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ صلاۃ العشاء اور صلاۃ الفجر میں شرکت کا کس درجہ اجر ہے تو وہ ضرور ان میں شریک ہوں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل رینگ کر آنا پڑے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

اِنَّ اَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَافِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۴۵)	جلد۱	
قال المحقق:	صحیح		
الارواء	رقم الحدیث (۴۸۶)		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۷۹۷)	جلد۱	صفحہ۴۳۴

قال محمود محمد محمود: متفق علیہ

صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (۸۰۴) جلد۱ صفحہ ۲۴۵

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک منافقین پر بوجھل ترین صلاۃ، صلاۃ العشاء اور صلاۃ الفجر ہے اگر انہیں علم ہو جائے کہ ان میں شرکت کا کتنا اجر وثواب ہے تو وہ ان میں ضرور شریک ہوں اگر چہ گھٹنوں کے بل چل کرنہ آنا پڑے۔

-☆-

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْماً الصُّبْحَ فَقَالَ: شَاهِدَ فُلاَنٌ"؟ قَالُوْا: لاَ، قَالَ شَاهِدَ فُلاَنٌ"؟ قَالُوْا: لاَ، قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلاَتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَافِيْهِمَا لَاَتَيْتُمُوهَا وَلَوْ حَبْواً عَلَى الرُّكَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلاَئِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهٗ لاَ بْتَدَرْتُمُوْهُ وَاِنَّ صَلاَةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلاَتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلاَتُهٗ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلاَتِهٖ

مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ" فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۴)	جلد۱	صفحہ۱۶۵
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۴)	جلد۱	صفحہ۲۰۷

ترجمة الحديث:

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ایک دن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صلاۃ الفجر پڑھائی پھر حضور نے فرمایا کیا فلاں آدمی صلاۃ میں شریک ہوا؟ صحابہ نے عرض کی نہیں! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (پھر) فرمایا: کیا فلاں آدمی صلاۃ میں شریک ہوا؟ صحابہ رضی اللہ عنھم نے عرض کی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر تمہیں علم ہو کہ ان دو صلوات میں کس درجہ اجر و ثواب ہے تو تم ضرور شریک ہوا گرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔ بیشک صفِ اول صفِ ملائکہ کی طرح ہے۔ اگر تمہیں علم ہو کہ پہلی صف میں شرکت کا کیا درجہ ہے تو تم جلدی جلدی اس صف میں شرکت کرو۔ بیشک ایک آدمی کی

دوسرے کے ساتھ صلاۃ اسکے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے پاک ہے اور آدمی کی دوآدمیوں کے ساتھ صلاۃ ادا کرنا ایک آدمی کے ساتھ صلاۃ ادا کرنے سے زیادہ پاک ہے۔صلاۃ میں جتنی تعداد زیادہ ہوگی اتنی ہی اللہ کو محبوب ہوگی۔

-☆-

مسجد میں
عشاء کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے
نصف رات عبادت کا ثواب اور
فجر کی صلاۃ باجماعت اداکرنے سے
پوری رات عبادت کا ثواب ملتا ھے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابی داود . رقم الحدیث (۵۵۵) جلد ا صفحہ ۱۶۵

قال الالبانی: حسن

سنن ابی داود رقم الحدیث (۵۵۵) جلد ۱ صفحہ ۲۰۷

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے صلاۃ العشاء باجماعت ادا کی گویا اس نے نصف رات قیام (عبادت) کا ثواب پایا اور جس نے عشاء اور فجر باجماعت ادا کی گویا اس نے پوری رات قیام (عبادت) کا اجر و ثواب پایا۔

-☆-

اے ایمان والے! اپنی قسمت پر ناز کر کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بن مانگے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بنا دیا ہے۔ یہ سب شرف اور سب عزتیں حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کے ناطے ہیں۔ پہلی امتیں رات رات بھر عبادت کرتیں تو انہیں اس کا اجر و ثواب ملتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس خیر الامم پر یہ لطف و کرم فرمایا کہ جو بھی مسلمان رات عشاء کی صلاۃ مسجد جا کر باجماعت ادا کرتا ہے اور اللہ رب العزۃ اسے آدھی رات کی عبادت کا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور جو آدمی عشاء کی صلاۃ کے ساتھ فجر کی صلاۃ مسجد میں جا کر باجماعت ادا کرتا ہے تو

اللہ تعالیٰ اسے پوری رات عبادت کا اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔

ان احادیث مبارکہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم آخرت میں جنت اور جنت کی بہاریں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کیلئے بنایا ہے۔ ایک ایک عمل پر اتنا اجر وثواب اللہ اکبر!

یہ اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی ہے اے اہل ایمان! آیئے اللہ ذوالجلال والاکرام سے عہد کریں اے خالق ومالک پہلی کوتاہیاں اور لغزشیں اور معصیتیں معاف فرما۔ آئیندہ سے ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ عشاء اور فجر کی صلاۃ باجماعت قضا نہیں ہوگی زندگی کے جتنے سانس باقی ہیں تیری توفیق وامانت سے صلاۃ الجماعت ادا کرتے ہیں گے۔

اے ارحم الراحمین! ہمیں اپنی رحمتوں سے مالا مال فرما۔

اے ارحم الراحمین! ہمیں اپنی بندگی کی توفیق وسعادت عطا فرما۔

ای ارحم الراحمین! ہمیں اپنی یاد کا کیف اور سجدوں کا لطف عطا فرما

یہ تو سعادت صرف اس کیلئے ہے جو عشاء اور فجر کی صلاۃ مسجد جا کر باجماعت ادا کرتا ہے تو اس آدمی کی سعادتوں کا اندازہ لگایئے جو فجر وعشاء باجماعت ادا کرنے کے ساتھ ساری رات بندگی کے مزے لوٹتا ہے۔ رات

پھر اس کے دل کی تار اللہ کے نغمے چھیڑتی ہے وہ صلاۃ التہجد کو بھی پابندی سے ادا کرتا ہے۔ سحری کے استغفار کو بھی جانے نہیں دیتا اور رات کی طویل گھڑیوں میں اللہ کے حضور دست بدعا بھی رہتا ہے۔

مسجد میں ایک باجماعت صلاۃ تنہا پچیس صلوات (نمازیں) ادا کرنے سے بہتر ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

صَلاَةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلاَتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ وَ صَلاَتِهٖ فِیْ سُوْقِهٖ بِضْعاً وَعِشْرِیْنَ دَرَجَةً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۴۲) جلدا

قال المحقق: صحیح

صحیح ابی داود رقم الحدیث (۵۶۸)

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۸۶) جلدا صفحہ۴۲۹

قال المحقق: الحدیث متفق علیہ

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۳)	جلدا	صفحہ۲۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۷)	جلدا	صفحہ۲۰۷
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۲۷۶)	جلدا	صفحہ۳۲۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۱
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۶)	جلدا	صفحہ۴۲۱
قال ابوعیسیٰ:	ھذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۱۰۹)	جلد۹	صفحہ۴۰۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۴۵۲)	جلد۹	صفحہ۴۹۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۶۹۰)	جلد۹	صفحہ۵۵۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۴۴)	جلد۹	صفحہ۵۷۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلدا	صفحہ۲۰۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلدا	صفحہ۱۶۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا صلاۃ باجماعت ادا کرنا اس کے گھر میں تنہا اور بازار میں صلاۃ ادا کرنے سے ۲۰ سے کچھ اوپر درجے ہے۔

-☆-

اسلام ایک اجتماعی دین ہے یہ دین پوری انسانیت کے بھلے کیلئے آیا ہے اور جو خوش قسمت افراد اس نور بھرے دین کی سنہری لڑی میں پروے جاتے ہیں اسلام ان پر خصوصی توجہ اور شفقت فرماتا ہے۔

اگر تنہا صلاۃ کا حکم ہوتا تو اکثر حضرات اس کی ادائیگی سے غافل ہوجاتے اور یہ غفلت انکی اُخروی محرومی کا ذریعہ بن جاتی اس نقصان سے بچاؤ کیلئے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلاۃ باجماعت کا حکم دیا ہے کہ کمزور ارادے والے بھی اس کی ادائیگی کے خوگر ہوجائیں۔

نورانی ماحول میں اذان کی پیاری آواز کانوں کے ذریعے دل میں اتری جارہی ہو اور نبی کریم وحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی جوق در جوق مسجد کا رخ کررہے ہوں تو اگر کوئی آدمی سستی کے مرض میں مبتلا ہو تو وہ بھی اس ماحول سے متاثر ہوکر مسجد کا رخ کرے گا اور ہوسکتا ہے اسے صلاۃ باجماعت میں سجدہ کا وہ کیف نصیب ہوجائے کہ پھر عمر بھر اللہ کی بارگاہ میں

جھکنا اس کی طبیعت ثانیہ بن جائے۔

انسان تنہا ۲۰ سے زائد صلوات ادا کرے لیکن با جماعت ایک صلاۃ

ان انفرادی ۲۰ سے زائد صلوات سے بہتر ہے۔

ذَالِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ.

-☆-

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ:

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِىْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِىْ بَيْتِهٖ وَ صَلَاتِهٖ فِىْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذَالِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَايُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِىْ صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۲۰۴۳) جلد ۵ صفحہ ۳۹۱

قال المحقق: اسنادہ صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد ا	صفحہ ۲۰۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد ا	صفحہ ۱۶۶
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۲۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۷۷)	جلد ا	صفحہ ۱۶۵
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۴

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ و حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا باجماعت صلاۃ ادا کرنا اسکے گھر میں یا بازار میں تنہا ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ درجہ ہے۔

یہ اس وجہ سے کہ

صلاۃ ادا کرنے والوں میں سے کوئی جب وضو کرے اور احسن طریقے سے وضو کرے پھر مسجد کی طرف آئے مسجد آنے کا ارادہ صرف صلاۃ ادا کرنے کیلئے ہو تو اس کے مسجد داخل ہونے تک وہ جو بھی قدم اٹھائے گا اللہ اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند کرے گا اور اس کے ذریعے اس کا گناہ معاف

فرمائے گا۔

اور جب وہ مسجد میں داخل ہوگا تو جب تک صلاۃ کی ادائیگی اسے مسجد میں روکے رکھے گی اس وقت تک وہ مسلسل صلاۃ میں ہی ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

صَلاَةُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تَضْعَفُ عَلٰی صَلاَتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ وَفِیْ سُوْقِهٖ خَمْساً وَعِشْرِیْنَ دَرَجَةً وَذٰلِکَ اَنَّهُ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلاَةِ لاَ یُخْرِجُهُ اِلَّا الصَّلاَةُ لَمْ یَخْطُ خُطْوَةً اِلاَّ رُفِعَتْ لَهٗ بِهَادَرَجَة" وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَة" فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلاَئِکَةُ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلاَ یَزَالُ فِیْ صَلاَةٍ مَاانْتَظَرَ الصَّلاَةَ .

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۷)	جلد۱	صفحہ ۲۰۷
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد۱	صفحہ ۲۰۸
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد۱	صفحہ ۱۶۶

قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٦٤٩)	جلد۲	صفحہ ۱۰۱
سنن الترمذی	رقم الحدیث (٦٠٣)	جلد۲	صفحہ ۴۹۹ مختصراً
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
الموطا لا امام مالک			صفحہ ۵۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۹)	جلد۱	صفحہ ۴۳۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۲۱۰)	جلد۱	صفحہ ۵۸۰
المصنف لا بن ابی شیبہ		جلد۱	صفحہ ۴۰۲

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ وحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

گھر میں صلاۃ ادا کرنے اور بازار میں صلاۃ ادا کرنے سے اس آدمی کی صلاۃ پچیس درجے زیادہ اجر رکھتی ہے جو مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کرتا ہے۔

یہ ایسے کہ

جب وہ وضو کرے تو احسن طریقے سے وضو کرے تو پھر صلاۃ کی ادائیگی کیلئے (مسجد کی طرف) نکلے اس کے نکلنے کا قصد صرف صلاۃ کی

ادائیگی ہوتو جو بھی وہ قدم اٹھائے گا تو اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا درجہ بلند ہوگا اور اس کا گناہ معاف کردیا جائے گا۔ جب وہ صلاۃ ادا کرے گا تو ملائکہ (فرشتے) اس کیلئے صلوات بھیجتے رہیں گے جب تک کہ وہ اپنی صلاۃ کی جگہ میں رہے گا۔

اے اللہ! اس پر صلوات نازل فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما

جب تک وہ صلاۃ کا انتظار کرے گا صلاۃ میں رہے گا۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

صَلاَۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَۃٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلاَتِہٖ فِی بَیْتِہٖ خَمْساً وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۲)	جلد ۱	
قال المحقق:	صحیح		
التعلیق الرغیب		جلد ۱	صفحہ ۱۵۲
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۹)		

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٦٤٧)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٧٨٨)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٣٥٦٧)	جلد ۳	صفحہ ۴۸۹
قال احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
لفظ المسند:	صلاۃ الجمیع تفضل علیٰ صلاۃ الرجل وحدہ خمسۃ وعشرین ضعفا کلھا مثل صلاتہ		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کی باجماعت صلاۃ (نماز) اس کی گھر میں تنہا صلاۃ سے پچیس درجے زائد ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

فَضْلُ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جُزْأً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (۲۴۲) جلد۱

قال المحقق: صحیح الروض ایضاً

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۴۷۲) جلد۱ صفحہ۱۰۵مطولاً

ولفظ النسائی

عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال

تفضل صلاة الجمع على صلاة احدكم وحده بخمسة وعشرين جزأ ويجتمع ملائكة الليل والنهار فى صلاة الفجر واقراوا ان شئتم وقران الفجر ان قران الفجر كان مشهودا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم سے کسی کی باجماعت صلاۃ اسکے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے پچیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔

-☆-

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

صَلاۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَۃٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلاۃِ الرَّجُلِ وَحْدَہٗ اَرْبَعاً وَعِشْرِیْنَ اَوْ خَمْساً وَ عِشْرِیْنَ دَرَجَۃً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۳)	جلد ۱	
قال المحقق:	حسن		
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۳)		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۳
قال المحقق:	حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا باجماعت صلاۃ ادا کرنا اس کے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے چوبیس یا پچیس درجے فضیلت رکھتا ہے۔

-☆-

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۲)	جلد ۱	
قال المحقق:	صحیح	الروض (۹۹_۱۰۹۸)	
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۰
قال المحقق:	متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۶

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا باجماعت صلاۃ ادا کرنا آدمی کے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے ستائیس درجہ فضیلت رکھتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَلصَّلاۃُ فِیْ جَمَاعَۃٍ تَعْدِلُ خَمْساً وَعِشْرِیْنَ صَلاۃً فَاِذَا صَلاَّھَا فِیْ فَلاۃٍ فَاَتَمَّ رُکُوْعَھَا وَسُجُوْدَھَا بَلَغَتْ خَمْسِیْنَ صَلاۃً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابی داود　رقم الحدیث (۵۶۰)　جلد۱　صفحہ۱۶۷

قال المحقق:　صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا

باجماعت صلاۃ ادا کرنا تنہا پچیس صلوات (نمازیں) ادا کرنے کے برابر ہے پس جب اس نے کی جنگل میں صلاۃ ادا کی تو اس کے رکوع وسجود کومکمل کرکے ادا کی تو اس صلاۃ کی فضیلت پچاس صلوات (نمازوں) تک پہنچ جاتی ہے۔

-☆-

مساجد میں
خرید وفروخت کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَیْعِ

وَالابْتِیَاعِ وَعَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِی الْمَسَاجِدِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۱
قال الالبانی:	حسن		
ارواء الغلیل مختصراً		جلد ۷	صفحہ ۳۶۳
قال الالبانی، قال الترمذی/ حدیث حسن			
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۲
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۴۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۲

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساجد میں خرید وفروخت اور (بیہودہ) شعر گوئی سے منع فرمادیا۔

-☆-

خرید وفروخت کے وقت انسان بالکل دنیادار نظر آتا ہے۔ اپنا مال بیچنے کیلئے عموماً جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں۔ جھوٹ بول کر گاہک کو مال کا قائل کیا جاتا ہے۔ مال کی وہ خوبیاں بھی بیان کردی جاتی ہیں جو اس میں نہیں ہوتیں۔ مال کا عیب چھپایا جاتا ہے جس سے خریدنے والا ظاہر کو دیکھ کر دھوکہ کھا جاتا ہے انہیں وجوہات کی بنا پر بازار کو ابغض البلاد کہا جاتا ہے۔

لیکن مساجد میں انسان دنیا سے کٹ کر آتا ہے اپنے کیے پر نادم ہونے کیلئے آتا ہے۔ اپنے تعلق باللہ کو مستحکم کرنے کیلئے آتا ہے جھوٹ فریب اور دھوکہ دہی سے سچی توبہ کیلئے آتا ہے اپنی آخرت سنوارنے اور اپنے اللہ کو راضی کرنے کیلئے آتا ہے اور طویل سجدے کرکے اپنے خالق ومالک کا قرب پاتا ہے۔ انہیں وجوہات کی بنا پر مسجد کو احب البلاد کہا جاتا ہے۔ اب اگر مسجد میں خرید وفروخت کی اجازت دے دی جائے تو خرید وفروخت کے تمام

لوازمات بھی مسجد میں آجائیں گے اور پھر مسجد جو اجب البلاد ہے کی بجائے استغفر اللہ کچھ اور بن جائے گی اس لئے مساجد میں خرید و فروخت کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

مساجد میں بیہودہ شعر گوئی کو بھی ممنوع قرار دیا گیا۔ ایسے اشعار سے انسان میں نفسانی خواہشات ابھرتی ہیں اور گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے۔ مساجد میں آمد نفسائی خواہشات کو مٹانے اور روح کو تقویت دینے کیلئے ہے گناہوں سے لوح دل پاک کرنے اور نیکیوں سے آراستہ ہونے کیلئے ہے اگر مساجد میں بیہودہ اشعار پڑھنے کی اجازت مل جائے تو مساجد کا مقصد فوت ہوجاتا ہے پھر یہ مسجد کی بجائے کسی اور چیز کا روپ دھار لیں گی۔ العیاذ باللہ! اسی لیئے بیہودہ اشعار سے مساجد کو پاک رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

-☆-

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۶۳۵) — جلد۱

قال الالبانی: حسن

التعلیق علی ابن خزیمۃ رقم الحدیث (۱۴۰۴، ۱۴۰۶)

قال المحقق: حسن

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۶۶) جلد ۱ صفحہ ۴۱۷

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما سے روایت ہے

کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں گمشدہ چیز کے

اعلان سے منع فرمایا۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

مَنْ سَمِعَ رَجُلاً یَنْشُدُ ضَالَّتَہٗ فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا رَدَّ

اللّٰہُ عَلَیْکَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِھٰذَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۶۷) جلد ۱ صفحہ ۴۱۷

قال محمود محمد محمود: صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۲۸) جلد صفحہ ۲۳۶

قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد۱	صفحہ۱۸۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد۱	صفحہ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶۸)	جلد۲	صفحہ۳۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۵۷۲)	جلد۸	صفحہ۳۵۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ البیہقی	رقم الحدیث (۴۳۴۳)	جلد۲	صفحہ۶۲۶
قال المحقق:	رواہ مسلم فی صحیح عن ابی الطاہر		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے

جو آدمی سنے کہ کوئی آدمی مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کررہا ہے تو سننے والے کو چاہیے کہ وہ کہے اللہ تیری گم شدہ چیز تجھے نہ لوٹائے۔ مساجد گم شدہ چیزوں کے اعلان کیلئے نہیں بنائی گئیں۔

-☆-

مساجد میں غلاظت پھینکنا منع ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

قَالَ: اَلتَّفُلُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ" وَکَفَّارَتُہٗ اَنْ تَوَارِیَہٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۷۴)	جلد ا	صفحہ ۱۸۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۷۴)	جلد ا	صفحہ ۱۳۹
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ تو اسے صاف کردے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْماً اِذْرَأىٰ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَكَّهَا قَالَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ فَدَعَا بِزَعْفَرَانٍ فَلَطَخَهُ بِهٖ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِ اَحَدِكُمْ اِذَا صَلّٰى فَلَا يَبْصُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۸

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ حضور نے مسجد کے قبلہ میں نخامہ دیکھا تو حضور حالت غیض میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے کرید کر صاف کرنے کا حکم دیا ارشاد فرمایا۔

راوی کہتا ہے کہ میرا گمان ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی فرمایا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زعفران منگوائی اور اس جگہ زعفران کو ملوایا اور ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی صلاۃ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے تو صلاۃ ادا کرنے والے کو چاہیئے کہ وہ سامنے نہ تھوکے۔

-☆-

مساجد کو پاک وصاف رکھنا چاہیئے اسکی نظافت کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ مساجد صاف کرنے والے کا اللہ تعالیٰ دل پاک وصاف کردیتا ہے۔ اگر کہیں غلاظت نظر آجائے تو مسجد کی اس جگہ کو اچھی طرح صاف کرنا چاہیئے اگر ہوسکے تو صاف کر کے وہاں خوشبو لگادی جائے یہ بھی سنتِ مصطفیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر عمل کا بے حساب اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔

بدبودار چیز کھا کر مساجد آنا منع ھے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الثَّوْم فَلَا یُؤْذِیْنَا بِهَا فِیْ مَسْجِدِنَا هٰذَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶۳)	جلد۲	صفحہ۳۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰۱۵)	جلد۱	صفحہ۵۴۴
قال المحقق:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۳۷)	جلد۱	صفحہ۳۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۶۶۲)	جلد۳	صفحہ۸۲

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس نے اس درخت سے کھایا یعنی کچا لہسن کھایا تو وہ ہماری اس

مسجد میں اس کی بو سے ہمیں اذیت نہ دے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَنَّہٗ غَدَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ فَوَجَدَ فِیْ بُسْتَانِھَا بَصَلاً وَثُوْماً فَاَکَلُوْا مِنْہُ وَھُمْ جِیَاعٌ" فَلَمَّا رَاحَ النَّاسُ اِلَی الْمَسْجِدِ اِذاً رِیْحُ الْمَسْجِدِ بَصَلٌ" وَثُوْمٌ" فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْخَبِیْثَۃِ فَلاَ یَقْرُبُنَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۷
مجمع الزوائد		جلد ۲	صفحہ ۲۱
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوہ خیبر میں شرکت کی وہاں کے باغات میں پیاز اور لہسن پایا تو لوگوں نے حالت بھوک میں پیاز اور لہسن کھایا

جب لوگ مسجد میں (صلاۃ کی ادائیگی کیلیئے) اے تو مسجد کی ساری فضا پیاز اور لہسن کی بو والی ہوگئی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس نے اس خبیث درخت سے کھایا ہے (جب تک اس کی بو زائل نہ ہو) وہ ہمارے قریب نہ آئے۔

-☆-

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

مَنْ اَکَلَ ثُوْماً اَوْ بَصَلاً فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْیَعْتَزِلْ مَسَاجِدَنَا وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِهٖ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۵۴)	جلد۱	صفحہ۲۵۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶۴)	جلد۲	صفحہ۳۶
سنن النسائی	رقم الحدیث (۷۰۳)	جلد۲	صفحہ۴۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۰۶)	جلد۴	صفحہ۲۶۱
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۸۲۲)	جلد۲	صفحہ۳۸۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۸۲۲)	جلد۲	صفحہ۴۵۱
قال الالبانی:	صحیح		
مجمع الزوائد:		جلد۲	صفحہ۲۰
قال الھیثمی:	صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لہسن کھایا (ان کے کھانے کی وجہ سے منہ سے بو آتی ہے اس لیئے) وہ ہم سے دور رہے اور ہماری مسجدوں سے بھی دور رہے اسے چاہیئے کہ اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہے۔

-☆-

یہ کتنی بڑی وعید ہے اس آدمی کیلئے جس کے منہ سے بو آ رہی ہو۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی لیئے مسواک کا حکم دیا ہے۔ جس سے منہ کا کریہہ مادہ خارج ہو جاتا ہے اور منہ سے بو ختم ہو جاتی ہے۔ مساجد میں اللہ کی عبادت کی جاتی ہے تو وہاں بھی پاک وصاف منہ لیکر جانا چاہیئے ایسی کوئی چیز کھا کر نہ جانا چاہیئے جس سے منہ بدبودار ہو جائے۔ یہ بدبو اہل ایمان کو تکلیف دیتی ہے اور مساجد میں موجود فرشتوں کو بھی تکلیف دیتی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ کتنے پر جلال کلمات ہیں

فَلْيَعْتَزِلْ مَسَاجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ.

جس کے منہ سے بو آتی ہے وہ ہماری مساجد سے دور رہے اور وہ اپنے گھر بیٹھا رہے۔

پیاز وغیرہ کھا کر مساجد نہیں آنا چاہیئے تاوقتیکہ اس کی بو ماردی جائے یا اس سے بو ختم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پاک دین کی پاک تعلیمات پر اور معطر دین کی عطر بیز تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بِبَرْکَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

مساجد میں الحاد-گناہ کبیرہ

عَنْ طَيْسَلَةَ بْنِ مَيَّاسٍ قَالَ

كُنْتُ مَعَ النَّجْدَاتِ فَأَصَبْتُ ذُنُوباً لاآرَاهَا اِلاَّمِنَ الْكَبَائِرِ. فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَاهِيَ؟ قُلْتُ كَذَاوَكَذَا قَالَ لَيْسَتْ هٰذِهٖ مِنَ الْكَبَائِرِ هُنَّ تِسْعٌ":

اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَقَتْلُ نَسْمَةٍ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَاَكْلُ الرِّبَا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَاِلْحَاد" فِي الْمَسْجِدِ وَالَّذِىْ يَسْتَسْخِرُ وَبُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوْقِ قَالَ لِيَ ابْنُ عُمَرَ اَتَفْرَقُ مِنَ النَّارِ وَتُحِبُّ اَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قُلْتَ اَىْ وَاللّٰهِ! قَالَ: اَحَيّ" وَالِدَاكَ قُلْتُ عِنْدِىْ اُمِّيْ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْاَلَنْتَ لَهَا الْكَلاَمَ اَطْعَمْتَهَا الطَّعَامَ لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَا اجْتَنَبْتَ الْكَبَائِرَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح الادب المفرد　　رقم الحدیث (۸)　　جلد　　صفحہ ۳۵

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

طیلسة بن میاس فرماتے ہیں

میں نجدات کے ساتھ میں چند گناہوں میں مبتلا ہوا جن کے بارے میں میری رائے یہ تھی کہ یہ کبائر میں سے ہیں۔تو میں نے اسکا ذکر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کر دیا تو آپ نے فرمایا وہ کون سے گناہ ہیں میں نے عرض وہ ایسے ایسے گناہ ہیں آپ نے فرمایا یہ گناہ کبائر سے نہیں ہیں۔

کبائر نو ہیں

۱۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا

۲۔ جان کا قتل کرنا

۳۔ جہاد سے بھاگ جانا

۴۔ پاک دامن عورت پر تہمت لگانا

۵۔ ربا (سود) کھانا

۶۔ یتیم کا مال کھانا

۷۔ مسجد میں بے دینی کرنا

۸۔ جو کسی کا تمسخر اڑاتا ہے

۹۔ نافرمانی کے سبب والدین کورلانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم آگ کے عذاب سے ڈرتے ہو اور چاہتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے عرض کی ہاں اللہ کی قسم! تو آپ نے فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں تو میں نے کہا میرے پاس میری ماں ہے تو آپ نے فرمایا

اگر تو اپنی ماں سے نرمی سے بات کرے اور اسے کھانا کھلائے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا تاوقتیکہ تو کبائر سے اجتناب کرتا رہے۔

-☆-

اِلْحَاد" فِی الْمَسْجِد:

مساجد کو بیوت اللہ، اللہ کے گھر کہا جاتا ہے۔ ان کو پاک وصاف رکھنا اھل ایمان پر فرض ہے۔ یہ مسجدیں اس لیے ہیں کہ ان میں صلاۃ باجماعت ادا کیجائے۔ ذکر کی مجلسیں منعقد کی جائیں قرآن کریم کے درس وتدریس کا انتظام کیا جائے تلاوت قرآن کریم سے اسکی رونق کو دوبالا کیا جائے اس کی آبادکاری ایمان کی نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

بیشک مساجد کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخر (قیامت) پر ایمان لاتے ہیں۔ مسجدیں اس لیے ہیں کہ انسان جب بازار کی رونقوں میں کھو کر اپنے اللہ کو بھول جاتا ہے تو وہ مسجد کا رخ کرے تاکہ اس کا اللہ سے ٹوٹا ہوا رشتہ دوبارہ بحال ہو جائے۔ مسجد سے باہر کی دنیا میں انسان فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کا باطن ظلمات میں گھر جاتا ہے وہ دوبارہ مسجد کا رخ کرے تاکہ اس کے باطن سے فسق و فجور کی تاریکیاں چھٹ جائیں اور نہاں خانۂ دل عبادت کے انوار سے چمک اٹھے۔

جو آدمی مسجد کی آبادکاری کے خلاف اس کی بے آبادی کی تگ و دو کرے اور اس میں بے دینی کو فروغ دینے کی کوشش کرے وہ یقیناً کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے ایسے آدمی کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے ابھی در توبہ کھلا ہے فوراً اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں رجوع کرنا چاہیئے اپنے کیے پر ندامت کرنی چاہیئے تاکہ اس کی رحمتیں واپس آ کر اسے اپنی آغوش میں لے لیں اگر وہ توبہ نہ کرے بلکہ اپنے عمل پر اترانا شروع کرے تو اسکے ایمان کے رخصت ہونے میں کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہتی۔

یَامُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ.

اِلْحَاد کا معنی ملاحظہ ہو

اَلْحَدَ فُلَانٌ" : عَدَلَ عَنِ الْحَقِّ وَاَدْخَلَ فِيْهِ مَالَيْسَ مِنْه

أَلْـحَـدَ ۔ اِلْحـاداً کا معنی ہے حق سے پھر جانا اور اس میں وہ چیز داخل کرنا جو اس سے نہیں ہے۔

اَلْحَدَ فی الحرام : اِسْتَحَلَّ حُرْمَتَهٗ وَانْتَهَكَهَا

اَلْحَدَ فی الحرام : حرم کی حرمت ختم کرنا اور اسے پامال کرنا

أَلْحَدَ فی الدین : طَعَنَ

اَلْحَدَ فی الدین : دین میں طعنہ زنی کرنا۔

المعجم الوسیط ۲/ ۸۱۷

اب تینوں معانی پر غور کیجئے۔

أَلْحَدَ : عَدَلَ عَنِ الْحَقِّ وَاَدْخَلَ فِيْهِ مَالَيْسَ مِنْهُ

مساجد اس لیئے ہیں کہ ان میں حق کا بول بالا ہو، احکامات الٰہیہ اور سنتِ مصطفویہ علیٰ صاحبھا الصلاۃ والتسلیم کی اشاعت وترویج ہو۔ وہ آدمی کتنا بدنصیب ہے جو مساجد میں حق سے عدول وانحراف کرے اور حق میں باطل کی آمیزش کرے ایسا کرنا یقیناً گناہِ کبیرہ ہے۔ وہ خطباء جو جوش خطابت میں حق سے عدول کرتے ہیں منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیٹھ

کر حق اور باطل کی آمیزش کرتے ہیں صرف اپنی واہ واہ کروانے کیلئے بے سروپا باتیں کر کے حق کے حسن کو داغدار کرتے ہیں انہیں یہ فرمان ذیشان اپنی نگاہوں کے سامنے رکھنا چاہیئے ۔ یہ ارتکاب کبیرہ ہے اور کبیرہ پر اصرار انسان کو کفر تک لے جاتا ہے۔

أَلْحَدَ فِي الْحَرم : اِسْتَحَلَّ حُرْمَتَهُ وَانْتَهَكَهَا.

اللہ کے گھر کی حرمت کو پامال کرنا اس کے تقدس کو نظر انداز کرنا یہ بھی گناہ کبیرہ ہے۔ مسجد، اللہ کا گھر ہے اس کی عزت وحرمت ہر مسلم پر فرض ہے اور اسکے ایمان کا تقاضا ہے اس کی بے حرمتی اور اس کے تقدس کی پامالی کا مومن سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہاں جو ایسا کرتا ہے وہ ظالم ترین ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا.

اس بدنصیب سے بڑھ کر اور کون ظالم ہے جو مساجد میں اللہ کے ذکر سے منع کرتا ہے اور اسے بے آباد و خراب کرنے کی سعی کرتا ہے۔

اَلْحَدَ في الدين : طعن

دین میں طعنہ زنی کرنا ایمان کے نہ ہونے کی نشانی ہے اور پھر دین میں طعنہ زنی کیلئے مساجد کا انتخاب پرلے درجے کی حماقت اور بدنصیبی ہے۔

دینِ اسلام نے ہمیں عزتیں عطا فرمائیں اس دین کے صدقے ہم پر اللہ ذوالجلال لطف و کرم فرماتا ہے تو جو بدبخت ان میں طعن و تشنیع کرے اسے اپنا انجام نہیں بھولنا چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَ مِنْ بَلاَءِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْآخِرَۃِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ الْقَانِتِیْ الْعَابِدِیْنَ آمِیْنَ بِبَرْکَۃِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ.

بے ادب کسی مسجد میں امامت کے لائق نہیں

عَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلاً اَمَّ قَوْماً فَبَصَقَ فِی الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حِیْنَ فَرَغَ لَایُصَلِّیْ لَکُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَنْ یُصَلِّیَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّکَ آذَیْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود — رقم الحدیث (۴۸۱) — جلد۱ — صفحہ۱۸۳

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۱
قال الالبانی:	حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۳۶)	جلد ۴	صفحہ ۵۱۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۵۱۴)	جلد ۱۳	صفحہ ۶۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو سھل السائب بن خلاد جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں سے روایت ہے کہ

ایک آدمی اہل اسلام کی ایک جماعت کی امامت کیا کرتا تھا تو اس نے (ایک دن) قبلہ کی جانب تھوک دیا۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی اس حرکت کو دیکھ رہے تھے۔

جب وہ فارغ ہوا تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ اب تمہیں صلاۃ کی امامت نہ کرائے۔

اس نے اس کے بعد انہیں صلاۃ پڑھانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اسے روک دیا اور اسے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سنا دیا۔

اس آدمی نے اس بات کا ذکر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے کیا تو حضور نے فرمایا

ہاں میں نے ہی تمہیں امامت کرانے سے منع کیا ہے۔

راوی حدیث بیان کرتے ہیں

میرا یہ گمان ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

بے شک تو نے اللہ اور اسکے رسول کو اذیت دی ہے۔

-☆-

ایک آدمی خیر القرون میں اھل اسلام کو صلوات کی امامت کرواتا ہے وہ ایک دن قبلہ کی جانب تھوک دیتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے منصب امامت سے برطرف کر دیتے ہیں حالانکہ اس نے قبلہ کی طرف تھوکا تھا اور کعبہ مشرفہ ساڑھے چار سو کلومیٹر دور ہے۔ اس کی یہ غلاظت کعبہ پر جا کر نہیں پڑی اس کے باوجود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے امامت سے ہٹا دیا وجہ واضح ہے کہ اگرچہ کعبہ مشرفہ دور ہے لیکن اس نے اس سمت کا ادب نہیں کیا جدھر کعبہ ہے۔ غور فرمائیے جو سمتِ کعبہ کا ادب نہ کرے وہ امامت کے لائق نہیں تو جو کعبہ کے کعبہ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب واحترام نہ کرے وہ امامت کے کیسے لائق ہو سکتا ہے۔

جو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کے بارے میں نامناسب بات کہے اور آپ کی شانِ رفیع کا خیال نہ رکھے تو اسے کیسے امامت کے لائق سمجھا جا سکتا ہے۔

اِنَّکَ قَدْ آذَیْتَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

بیشک تو نے اللہ اور اسکے رسول کو اذیت دی۔

کے الفاظ یاد رکھنے چاہیں۔ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان رفیع کا خیال نہ رکھے اور آپ کی شانِ اقدس میں عام الفاظ استعمال کرے تو یقیناً اس نے بھی اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اذیت دی ہے اور فرمان الٰہی ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا والآخِرۃ.

جو لوگ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔

اھل ایمان کو چاہیئے کہ جب بھی صلاۃ ادا کرنے لگیں تو دیکھ لیں مصلی امامت پر کون ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی بے ادب کے پیچھے سجدہ کر کے اپنی زندگی بھر کی کمائی ضائع کر دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا نیاز مند رہنے کی توفیق عطا فرمائے، بے ادبی اور بے ادبوں سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین

ببرکۃ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

روئے زمین مسجد وطہور

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طُھُوْراً وَمَسْجِداً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۸۹)	جلد ا	صفحہ ۱۸۶
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۴۸۹)	جلد ا	صفحہ ۱۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۶۵)	جلد ۶	صفحہ ۹۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۱
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۳۸۹)	جلد ا	صفحہ ۳۷۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳۵)	جلد ا	صفحہ ۱۲۵
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۵۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۱)	جلد ۲	صفحہ ۸

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۲)	جلد۲	صفحہ۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۳)	جلد۲	صفحہ۹

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے لئے ساری زمین کو پاک اور مسجد بنادیا گیا ہے۔

-☆-

پہلی امتوں کو صلاۃ کی ادائیگی کیلئے عبادت خانہ جانا پڑتا تھا وہ عام جگہ پر صلاۃ ادا نہیں کرسکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے تمام روئے زمین کو اس قابل بنادیا کہ اس میں بلا جھجک صلاۃ ادا کی جاسکتی ہے۔

اس خیر الامم پر کتنا بڑا اکرم ہے کہ جہاں کہیں محو سفر ہو اور دوران سفر صلاۃ کا وقت آجائے اور قریب کوئی مسجد نہ ہو تو وہیں صلاۃ ادا کرلی جائے یہ تمام زمیں اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے مسجد قرار دے دی ہے۔

اس حدیث پاک میں

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا میں "لی" (میرے

لیئے) قابل غور ہے۔

اللہ کے حبیب حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کتنا بڑا اعزاز ہے کہ اللہ جس کی شان الصمد ہے اس کو کسی کی پرواہ نہیں اور نہ وہ کسی کا محتاج ہے لیکن حضور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس درجہ محبت ہے کہ آپکی خاطر آپ کو خوش کرنے کیلئے تمام روئے زمین کو پاک اور مسجد قرار دے دیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر زمین کو صرف مسجد ہی قرار نہیں دیا بلکہ اسے طھور بھی قرار دیا ہے یعنی اتنا پاک وصاف کر دیا ہے کہ اس امت کا کوئی بھی فرد کہیں بھی ہو اور اسے صلاۃ کے وقت وضو کرنے کیلئے پانی میسر نہ ہو تو اسی طیب وطاہر زمین سے تیمّم کر لے اور تیمّم کے بعد بلا جھجک صلاۃ ادا کر لے۔

ہر دین و مذہب اپنی عبادت گاہ کا بڑا خیال رکھتا ہے عبادت گاہ کے تقدس کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی بلکہ اگر کوئی غیر کسی کی عبادت گاہ پر قبضہ کرنا چاھے تو اس دین و مذہب کے پیروکار عبادت گاہ کے تحفظ کیلئے اپنا سر تک کٹوا دیتے ہیں۔ اپنے بیوی بچے قربان کر دیتے ہیں لیکن کسی غیر کا تسلط برداشت نہیں کرتے۔

ایک مسلم کی غیرت سب سے بڑھ کر ہوتی ہے اس کا جذبہ بے نظیر و بے مثال ہوا کرتا ہے یہ اپنے دین وایمان کی خاطر سب کچھ برداشت کرنے کیلئے تیار رہتا ہے سرفروشی اور جانثاری اس کے خمیر میں ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امتی کے ضمیر کو بیدار کیا ہے اور اس کے جذبہ کو سرد نہ ہونے دیا ہے یہ اعلان کر کے کہ

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَھُوْراً وَمَسْجِداً۔

تمام روئے زمین میرے لئے پاک اور مسجد بنادی گئی ہے۔ ایک مسلم کو یہ باور کرایا ہے کہ ساری زمین تیری عبادت گاہ ہے اٹھ اور اس عبادت گاہ سے غیر کا عمل دخل ختم کردے اور اللہ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کا پرچم ہر جگہ بلند کردے۔

لیکن

الاماں اے گردش نہ آسماں
مسجدِ مومن بدستِ دیگراں

مَبَارِكِ الْاِبِلِ اور مَرَابِضِ الْغَنَم میں صلاۃ ادا کرنا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوْا فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ فَاِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِيْنَ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ صَلُّوا فِيْهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ".

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (٣٤٨)	جلد ٢	صفحہ ١٨٠
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (٣٤٩)	جلد ٢	صفحہ ١٨١
قال الترمذی:	حسن صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٧٦٨)	جلد ١	صفحہ ٤١٨

قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۵)	جلد۱	صفحہ۲۳۶
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۰۰)	جلد۴	صفحہ۵۹۹
قال الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرطھما		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۳۸۴)	جلد۴	صفحہ۲۲۴
قال الارنووط:	اسنادہ صحیح		
المصنف لابن ابن شیبہ		جلد۱	صفحہ۳۸۴
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۷۹۵)	جلد۲	صفحہ۸
مسند ابن عوانہ		جلد۱	صفحہ۴۰۲
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۵۰۲)	جلد۲	صفحہ۴۰۳
قال البغوی:	ھذا حدیث حسن		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۵۰۳)	جلد۲	صفحہ۴۰۳
قال البغوی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۵۰۴)	جلد۲	صفحہ۴۰۴
مجمع البحرین	رقم الحدیث (۶۰۱)	جلد۱	صفحہ۲۵۳
قال محمد حسن محمد:	حسن		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونٹوں کے باڑے میں

صلاۃ ادا کرنے کے بارے میں پوچھا گیا

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اونٹوں کے باڑے میں صلاۃ ادا نہ کرو کیونکہ یہ شیاطین کی آماجگاہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بکریوں کے باڑے میں صلاۃ ادا کرنے کے بارے میں استفسار کیا گیا

تو حضور نے ارشاد فرمایا

بکریوں کے باڑے میں صلاۃ ادا کرلیا کرو کیونکہ یہ برکت سے لبریز ہے۔

-☆-

اونٹ بڑے ہوتے ہیں اور انکی ٹانگیں بھی بڑی ہوتی ہیں اور جب وہ مست ہوجائے تو انسان کو کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ اس لیئے مبارک الابل میں صلاۃ ادا کرنے سے منع فرمایا کہیں ایسا نہ ہو کہ بندہ مومن صلاۃ میں مشغول ہو اور اونٹ بپھر جائے اور اسے زخمی کردے۔

اگر صلاۃ کا وقت آجائے کوئی اور جگہ نہ ہو اور اونٹ بندھے ہوئے ہوں اور انسان ان سے کچھ فاصلے پر جس سے کسی قسم کے نقصان وتکلیف

کا اندیشہ نہ ہو وہاں صلاۃ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

ملاحظہ ہو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّيْ اِلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۳
شرح السنۃ للبغوی		جلد ۲	صفحہ ۴۰۵

ترجمۃ الحدیث:

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ اپنے اونٹ کی طرف صلاۃ ادا کر رہے تھے (ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو) انہوں نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے صلاۃ ادا کرتے دیکھا ہے۔

-☆-

مساجد کے سلسلہ میں یہ چند کلمات ترتیب دیے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمتِ خاصہ کے صدقے انہیں اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور ہم

سب کو دین متین کا سچا خادم بننے کی سعادت عطا فرمائے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ وَاِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِماً وَاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ. آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبَرَکَةِ مَنِ اتَّخَذْتَهٗ حَبِیْباً فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَة عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَطْیَبُهَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَزْکٰها.

مرتب

محمد کریم سلطانی

خادم جامعہ ریاض العلوم۔ مسجد خضراء

و جامعہ تبلیغ الاسلام مفتی آباد

فیصل آباد

لیلۃ البدر: شب ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

بمطابق 13 دسمبر 2000ء

مصادر ومراجع

۱۔ قرآن کریم

۲۔ صحیح البخاری — للامام البخاری

۳۔ صحیح مسلم — للامام مسلم

۴۔ سنن الترمذی — للامام الترمذی

۵۔ صحیح سنن الترمذی — للالبانی

۶۔ سنن النسائی — للامام النسائی

۷۔ صحیح سنن النسائی — للالبانی

۸۔ سنن ابی داؤد — للامام ابی داود السجتانی

۹۔ صحیح سنن ابی داؤد — للالبانی

۱۰۔ سنن ابن ماجہ — لابن ماجہ قزوینی، تحقیق بشار عواد معروف

۱۱۔ سنن ابن ماجہ — لابن ماجہ قزوینی، تحقیق محمود محمد محمود

۱۲۔ صحیح سنن ابن ماجہ — للالبانی

۱۳۔	السنن الکبریٰ	للبیہقی
۱۴۔	شعیب الایمان	للبیہقی
۱۵۔	صحیح ابن حبان	لابن حبان
۱۶۔	تعلیق ابن حبان	شعیب الارنؤرط
۱۷۔	شرح السنۃ	للبغوی تحقیق: شعیب الارنووط
۱۸۔	مصابیح السنۃ	للبغوی
۱۹۔	صحیح ابن خزیمہ	لابن خزیمہ تحقیق: الاعظمی والالبانی
۲۰۔	المسند الحمیدی	للحمیدی
۲۱۔	المعجم الکبیر	للطبرانی
۲۲۔	المعجم الاوسط	للطبرانی
۲۳۔	المعجم الصغیر	للطبرانی
۲۴۔	مسند الامام احمد	تحقیق احمد محمد شاکر و حمزہ احمد الزین
۲۵۔	مسند الامام احمد	شعیب الارنووط

۲۶۔	تحفۃ الاشراف	
۲۷۔	مشکاۃ المصابیح	للخطیب التبریزی
۲۸۔	الترغیب والترھیب	للمنذری
۲۹۔	صحیح الترغیب والترھیب	للالبانی
۳۰۔	سنن الدارمی	للدارمی تحقیق: حسین سلیم اسد
۳۱۔	سنن الدارمی	للدارمی تحقیق: محمد عبداللہ عبدالرحمٰن
۳۲۔	ارواء الغلیل	للالبانی
۳۳۔	مسند ابی داؤد الطیالسی	لابی داود الطیالسی
۳۴۔	حلیۃ الاولیاء	لابی نعیم الاصبھانی
۳۵۔	ریاض الصالحین	للنووی
۳۶۔	مجمع الزوائد	للھیثمی
۳۷۔	المستدرک	للحاکم
۳۸۔	تلخیص المستدرک	للذھبی تحقیق: ابوعبداللہ عبدالسلام

۳۹۔ الادب المفرد — البخاری

۴۰۔ صحیح الادب المفرد — للالبانی

۴۱۔ المصنف — لابن ابی شیبہ

۴۲۔ المصنف — لعبدالرزاق

۴۳۔ مسند ابی یعلی الموصلی — لابی یعلی الموصلی
تحقیق: حسین سلیم اسد

۴۴۔ شرح مشکل الآثار — للطحاوی

۴۵۔ جامع الاصول — تحقیق عبدالقادر الارنووط

۴۶۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ — للالبانی

۴۷۔ عمدۃ الحفاظ — للسمین الحلبی

۴۸۔ مسند ابی عوانہ — للاسفرائینی
تحقیق: ایمن عارف

۴۹۔ فتح الباری — لابن حجر

۵۰۔ اتحاف السادۃ المتقین — للزبیدی

۵۱۔ مجمع البحرین — تحقیق: محمد حسن محمد

۵۲۔ موارد الظمآن — للھیثمی

۵۳۔	المطالب العالیہ	لابن حجر
۵۴۔	الطبقات الکبریٰ	للشعرانی
۵۵۔	تذکرہ مشائخ نقشبندیہ	للتوکلی
۵۶۔	النھایۃ	لابن الاثیر
۵۷۔	الموطا	للامام مالک
۵۸۔	اعلام الساجد	للزرکشی
۵۹۔	المنجد	مولیس معلوف
۶۰۔	لمحات الانوار	للغافقی تحقیق: رفعت فوزی عبدالمطلب
۶۱۔	المعجم الوسیط	الدکتور ابراھیم انیس واصدقائہ